۷۸۶

نقولِ ولایت کا ہے انتخاب
یہ ہے بوستان ولایت کا بابِ ۲

باب دوّم

از

بوستانِ ولایت

در فضائل و احوال اعظم الخلفا و خلیفۂ دوم امام مہدی موعود خلیفتہ اللہ علیہ الصلوٰۃ و السّلام

حضرت بندگی میاں سیّد خوندمیر صدّیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

(مولفہ)

حضرت مولوی سیّد خدا بخش صاحب رشدیؔ مہدوی

۷۸۶

نقولِ ولایت کا ہے انتخاب
یہ ہے بوستان ولایت کا باب

باب دوم

از

بوستانِ ولایت

درفضائل واحوال اعظم الخلفاء خلیفۂ دوم امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت بندگمیاں سیّد خوندمیر صدّیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

مؤلفہٗ

حضرت مولوی سیّد خدابخش صاحب رشدی مہدوی

باہتمام

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ

سنہ ۱۳۷۶ھ

ہدیہ غیر معاونین سے
عصہ سکۂ ہند

مطبوعہ مطبع ابراہیمیہ اسٹیشن روڈ حیدرآباد آندھراپردیش

کتبہ:- سیّد محمد خوندمیری

معاونین کے لئے
بلا ہدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لكَ الحمدُ يا ربِّ انتَ القديرِ
سزاوار حمد ہے تو ربّ قدیر
رسولكَ احمدُ نِ المصطفیٰ
ہیں سرور ہمارے جو تیرے حبیب
فاظهرهُ بعدهٗ فی الوریٰ
دلائی ہدایت وہی جس نے یاد
فصلِّ علیهما یا ذا المننْ
درود اُن پہ نازل کرا اے ذو المنن

لكَ الحمدُ انتَ العليمُ الخبيرُ
ہے تیرے لئے حمد علیم وخبیر
حبيبكَ ارسلتهٗ بالهدیٰ
ہدایت ہوئی اُن سے سب کو نصیب
مرادُكَ مهدیُ نِ المجتبیٰ
وہ مہدی ہے ذات اس کی تیری مراد
بفضلكَ یا ربِّ طولَ الزمنْ
ہے جب تک درازیٔ دورِ زمن

سه نقل است از ملک پیر محمدؒ که حضرت میران علیہ السلام بدین عبارت فرمودند که آدم صفی اللہ گندم کاشت و نوح نجی اللہؑ آب داد و ابراہیم خلیل اللہ کشت پاک کرد وخاشاک بیروں آورد و موسیٰ کلیم اللہؑ درودی کرد و عیسیٰ روح اللہؑ خرمن کرد و محمد رسول اللہؐ آرد کرد نان پخت وخود چشید و برائے فرزند داشت آں فرزند مہدی موعود است آنرا مہدی چشید و ہمہ مہاجراں را و سید خوندمیر را چشانید (انصاف نامہ باب ۱۸)

ملک پیر محمدؒ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ نے اس طرح فرمایا کہ آدم صفی اللہؑ نے گیہوں بوئے نوح نجی اللہؑ نے پانی دیا، ابراہیم خلیل اللہؑ نے کھیت پاک کیا کچرا باہر نکالا، موسیٰ کلیم اللہؑ نے کٹاؤنی کی، عیسیٰ روح اللہؑ نے خرمن کیا، اور محمد رسول اللہؐ نے آٹا کیا روٹی پکائی خود چکھے اور فرزند کے لئے رکھا وہ فرزند مہدی موعود ہے، مہدی نے اس کو چکھا اور تمام مہاجروں اور سید خوندمیر کو چکھایا۔

صلاتک یا ربّ ثمّ السّلام
ہو نازل الٰہی درود و سلام
صفیّک آدم اظہرتہ
صفی تیرے آدم جو ظاہر ہوئے
و نوحٌ ہو الشیخ فی المرسلین
ہوئے نوح جو شیخ کُل انبیاء
خلیلک ناظور زرع الھدیٰ
ہوئے پاسباں کھیت کے جو خلیل
حصاد الزراعۃ موسیٰ الکلیم
تو کھیتی کو کاٹے ہیں موسیٰ کلیم
لجمع السّنابل و ذخرھا
کئے آکے عیسیٰ نے خوشے جمع
لطبخ عجین الھدیٰ المستبین
تو پھر امیوں میں جو آئے نبی
فحصّل خبز الھدیٰ واکل
بنائی اور چکھی نبی نے جو ناں
فاحضر اصحابہ المائدۃ
وہ نانِ ہدایت جو مہدیؑ نے لی
کیا سب صحابہ کو حاضر وہاں
فاوّل من ذاق طعم الھدیٰ
جو پایا ہدایت کا اوّل طعام
وصاحبہ الخاص فی الحاضرین
رہا پھر جو سب آنے والوں میں خاص

علیٰ سائر الانبیاء الکرام
بروحِ ہمہ انبیاءِ کرام
بزرع الھدایۃ اخبرتہ
تو گندم ہدایت کے وہ بوئے تھے
سقیٰ مزرعۃ ھدی العالمین
تو کھیتی کو پانی انھوں نے دیا
براھیم نزّھہ فاستویٰ
کئے پاک اُس کو ہوا بے عدیل
بامرک یا ربّ انت الحکیم
ترے امر سے اے علیم و حکیم
بامرک روحک عیسیٰ اتیٰ
ہدایت کا خرمن ہوا مجتمع
لبعثۃ رسولک فی الامّیین
ہدایت کی روٹی پکائے نبیؐ
ومنہ الی المھدی قد وصل
نبیؐ سے وہ مہدیؑ کو پہنچی یہاں
واجلس کلا علیٰ قاعدۃ
کندوری ہدایت کی اس سے بچھی
بچھایا تھا جسکو بچھانا جہاں
من البیت کان ابن خیر الوریٰ
تھا خود صاحب خانہ ابن امامؑ
لقد خصّ بالذکر فی الفائزین
سو ذکر اس کا آیا ہے بالاختصاص

سہ ولایت محمدی و احکام متعلقہ بہ ولایت۔

فاخبر باسم الذی قد ختم
امام زمانؑ نے کہا اس کا نام
فما بقی من امام الہدیٰ
امام ہدیٰؑ نے بچائی جو نان
الی الفضل کلھما قد سبق
گئے جانب فضل ہر دو سبق
لاتم الہدیٰ خاتم منہما
کیا اک نے باقی ولایت کا کام
فمحمود قام مقام الامام
تھے محمودؓ قائم مقام امامؑ
وخوند میر صار لہ بدلا
ہوئے بدل مہدیؑ سے خوندمیرؓ
فقام بوصف قتال لامام
قتال امام زماںؑ کی صفت
فالاول بالفضل محمودنا
فضیلت میں اول ہیں محمود دینؓ
ہو السید الاعظم خوندمیر
ہیں سید اعظم سے خوندمیرؓ

بہ حجۃ الدین من بینہم
ہوئی حجت دین جس پر تمام
فمنہ الی السیدین اتی
گئے اس کو حاصل دو سید جوان
بفضلہما قومہ متفق
فضیلت پہ انکا ہیں سب متفق
لحمل الہدی خاتم منھما
لیا اک نے بار ولایت تمام
لمن لم یکن فائزا بالمرام
ہوئے اُن سے پورے جو تھے ناتمام
لاتمام حجتہ جد لا
ہوئی حجۃ السیف اُن پر اخیر
کما کان دعوی الامام الھمام
ہوئی شاہ خوندمیرؓ کو مرحمت
والاخر خوند میر محمد وحنا
ہیں بعد ان کے خوندمیرؓ افضل ترین
بنور الھدایۃ بدر منیر
بنور ہدایت ہیں بدر منیر

---

۱ تکمیل ناقصین ۲ امر قتال ۳ چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے

باز ز خاصاں کہ دو بودند اخص — صرح ہدیٰ یافت ازاں ہر دو رص

(ترجمہ) پھر سب اصحاب خاص میں جو دو مخصوص تھے ہدایت کا محل ان دونوں سے استحکام پایا ہے (از دیوان مہری مطبوعہ)

(ذکر حالاتِ ابتدائی اعظم الخلفاء خلیفۂ دوم حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بندگی میانسید خوندمیر صدیق ولایت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(نظم)

میاں شاہِ خوندمیر عالی مکاں ۔ ہیں موعودِ رحمٰن کے ہم خانداں
کہ ہیں ہاشمی فاطمی کاظمی ۔ امام زماںؑ اور خوندمیر بھی
تھے فرزندِ کاظم اسماعیل نام ۔ پسر اُنکے نعمت تھے عالی مقام
تھے نعمت کے سید جلال اک پسر ۔ تھے اک نجم دیں اُنکے فرزند دگر
ہیں موعودؑ از اولادِ سید جلال ۔ ہیں خوندمیرؓ از اولادِ نجمِ جمال
وہ شمسِ ولایتؑ یہ بدر الہدیٰ رضؓ ۔ از آلِ نبیؐ الوریٰ مصطفےٰؐ
یہاں جملہ مضموں جو مرقوم ہے ۔ سلیمانی ہی کا وہ مفہوم ہے
روایت جہاں آئی ہے کوئی اور ۔ تو راوی کا بھی ذکر ہے صاف طور
یہ دفتر میں ہے شاہِ برہانؒ کے ۔ کہ نکلے تھے نعمت جو بغداد سے
گئے مَرْو میں تھے وہ اپنا قیام ۔ وہیں ہیں وہ آسودہ عالی مقام
جلال اور نجم اُن کے ہر دو پسر ۔ بخارا میں تھے مرو سے آنکر
پھر ان دو کے فرزند وپس ماندگاں ۔ بخارا سے آئے تھے ہندوستاں
جونپور بیانہ اور باڑی میں تھے ۔ سب اجداد موعودؑ و خوندمیرؓ کے
روایت جو دفتر میں مرقوم ہے ۔ سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے
پسر نجم دیں کے تھے جید رکاں ۔ پسر ان کے احمد تھے عالی مکاں
تھے احمد کے جو سید عیسیٰ پسر ۔ پسر ان کے تھے قادن نامور
تھے قادن کے فرزند عبداللہ نام ۔ پسر خوندسعید اُنکے عالی مقام
ہوئے خوندسعید کو تھے سید جلال ۔ تھے خوندمیر ان کے پسر نیک حال
جو فرزندِ خوندمیر موسیٰ ہوئے ۔ وہ سیدِ چھجو بھی مشہور تھے
بیانہ میں کئی پشت سے تھا قیام ۔ تھا باڑی بھی اس سے قریبی مقام

بیانی تھا اک خاندان نامور — گھرانہ تھا صدیقی وہ معتبر
اسی خاندان سے تھیں موسیٰ کی ماں — یہ سب تذکروں میں ہوا ہے بیاں
بیانی ملک شیخ تھے نامدار — جو موسیٰ کے ماموں تھے عالی تبار
تھا بارہ ہزاری جو منصب انھیں — بہت نامور تھے وہ گجرات میں
وہ پیراں پٹن نہروالہ جب آئے — تو موسیٰ کو بھی اپنے ہمراہ لائے
تھے سیّد موسیٰ بہت خورد سال — پدر کا ہوا انکے جب انتقال
وہ ماموں کی جو پرورش میں رہے — بہت شان وشوکت تھے حاصل کئے
ہوئے نوجواں جب وہ اقبال مند — تو پایا گرانقدر منصب بلند
ملک تھے جو مودود شہ باڑیوال — حسنی تھے سیّد وہ نیکو خصال
خطابی ملک تھے وہ سادات سے — وہ یحییٰ منیریؒ کے تھے پوترے
ملک کی جو دختر ہوا تاج تھیں — وہ سیّد موسیٰ کے تئیں دی گئیں
انھیں کے بطن سے ہوئے خوندمیر — پسر دوسرے تھے عطن بے نظیر
دو دختر ہوئیں اس طرح جملہ چار — تھے اولاد موسیٰ کے یہ ہونہار
تھے چاروں میں چھوٹے جو سید عطن — ابھی شیر خواری میں تھے گلبدن
کہ سلطانِ گجرات کے حکم سے — ملک شیخ جب اک مہم پہ گئے
ہوئے ان کے ہمراہ موسیٰ رواں — چرارہ میں تھا کوئی باغی عیاں
ہوئی جنگ کفّار سے سخت تر — شہید اس میں موسیٰ ہوئے نامور
کئے نوش جامِ شہادت پدر — تو نانا اور ماموں نے رکھی نظر
تھے ماموں حقیقی خدا بخش نام — اور نانا تھے ماں کے چچا ذی مقام
لقب اُن کا نام اور مبارز خطاب — وہ تھے باڑیوالوں میں بارعب وداب
حقیقی جو نانا تھے مودود تھے — وہ موسیٰ سے پہلے ہی رحلت کئے
تھی عمرِ عطن تین یا چار سال — کہ مادر کا بھی ہوگیا انتقال
رہے ننھیال میں پرورش پائے تب — بصد ناز و نعمت بحسنِ ادب

تھا آٹھ سو چھیاسی جو ہجرت کا سال ‏ ‏ ولایت کا صدیق صاحب جمال
ازل سے وہ موعودؑ کا باریاب ‏ ‏ ہوا جلوہ فرما بصد آب و تاب
پدر تھے جو موسیٰ کے خوندمیر نام ‏ ‏ وہی نام پایا یہ عالی مقام
ہوئے بعدِ ہفت سال سید عطن ‏ ‏ بخلقِ جمیل و بخلقِ حسن
تھے موسیٰ کے دو نو چشم و چراغ ‏ ‏ انھیں دیکھکر تھے سبھی باغ باغ
مبارز کو ان سے محبت تھی تام ‏ ‏ تھے ماموں بھی کرتے بہت احترام
میاںؒ کے جو ماموں خدابخش تھے ‏ ‏ تھے عالم و فاضل بڑی شان کے
تھے بخن الہداد و حماد تین ‏ ‏ برادر تھے تینوں میاںؒ کے قرین
یہ سب ایک جا فہم اسرار ہیں ‏ ‏ رہا کرتے تھے بحث و تکرار ہیں
نبیؐ کے صحابہؓ کا جو تھا چلن ‏ ‏ نمایاں تھا ان میں وہ زیبا چلن
یہ ہے تذکرہ (بابا) میں مبارک بیاں ‏ ‏ کیا اس کو منظوم میں نے یہاں
شہادت جو موسیٰ کی واقع ہوئی ‏ ‏ ہوا حکم سلطان کا تھا تبھی
کہ فرزند موسیٰ جواں ہوئے جب ‏ ‏ بحال اس پہ منصب پدر کا ہو تب
گرانقدر تھا سالیانہ بحال ‏ ‏ میسر فراواں تھا مال و منال
سبھی کچھ خدا نے دیا تھا مگر ‏ ‏ تھی خوندمیرؓ کی کچھ نہ اس پر نظر
ہوئے بارہ سالہ وہ روشن ضمیر ‏ ‏ تو اک روز بولے مبارز نصیر
اے سید چلو شاہ کے اب حضور ‏ ‏ پدر کا ملے تم کو منصب ضرور
کہا مجھکو درکار منصب نہیں ‏ ‏ مجھے اہل دنیا سے مطلب نہیں
یہ سنکر ملک نے تعجب کیا ‏ ‏ کہا اپنے جی میں یہ کیا ماجرا
برادر جو تھے خورد سید عطن ‏ ‏ ملک ان کو لیکر گئے از پٹن
چپانیر پہنچے گئے پیشِ شاہ ‏ ‏ دیا شاہ نے انکو اعزاز و جاہ
وہ پانسو سواروں کا منصب تھا جو ‏ ‏ ہوئے اس سے ممتاز عطن نیک خو
باعزاز و اکرام واپس ہوئے ‏ ‏ مبارز انھیں اپنے ہمرہ لئے

چپانیر سے واپس آئے عطن
عزیز و اقارب جمع تھے بہت
ولیکن میاں سید خوندمیر
نہ نانا کو دیکھا نہ بھائی کو تب
حقیقی جو ماموں خدا بخش تھے
میاںؓ سے یہ دونو نے پوچھا سبب
میاںؓ نے کہا کیا خوشی ہو بھلا
ہے بھائی کی صورت مجھے ناگوار
یہ سنکر میاںؓ کا مبارک کلام
میاںؓ کی یہ ناراضگی کی خبر
تو حیران ہوکر انھوں نے کہا
شواہد میں ہے جو روایت یہاں
میاںؓ کے جو ماموں خدا بخش تھے
کہ اک قول ان کا یہ مشہور ہے
"ہیں ممتاز ابرار اشرار سے
ملک نے کیا ان سے تب یہ سوال
انھوں نے کہا دیکھتا ہوں مدام
وہ ہوویں گے یا بادشاہِ کلاں
شواہد کا مضمون ہوا یاں تمام
(باب ہفتم)
گذر جب گئے یوں ہی دو سال اور
بہت کی عزیزوں نے کوشش مگر
بالآخر مبارز نے اکدن کہا
کسی جا ہوں تلقیں بہ شوق و سرور
جو گھر پہنچے آکر وہ نیکو چلن
مبارز کو دینے لگے تہنیت
تھے اس وقت بالکل الگ گوشہ گیر
تھے حیران یہ دیکھکر حال سب
تھے بخن بھی ماموں ہی خوندمیر کے
ہے بھائی سے نانا سے کیوں بیر اب
کہ بھائی جو دنیا کا طالب ہوا
ملک سے بھی ملتا ہے اب مجھکو بار
تعجب لگے کرنے وہ نیکنام
مبارز کو پہنچی وہیں زود تر
کہ سیدن کا ہے یہ عجب ماجرا
مناسب ہے اس جائے اس کا بیاں
فراست میں یکتا تھے مانے ہوئے
جو جوہر شناسی کا دستور ہے
تو رفتار و گفتار و دستار سے"
ہے کیا انکی نسبت تمہارا خیال
کسی کو کریں وہ نہ جھک کر سلام
و یا رہبر خاص اہل زماں
سلیمانی کا پھر ہے یاں سے کلام
میاںؓ کا مگر کوئی بدلا نہ طور
نہ مائل ہوئے منصب و جاہ پر
کہ خوندمیر کو پیر سے دیں ملا
تو مانیں گے مرشد کا کہنا ضرور

مبارز نے اک بار یہ جو کہا — تو بخن کو تھا دھیان اس بات کا
تھے سب باڑیوالوں کے اک پیر جو — نشاں اُن کا بتلائے خوندمیرؑ کو
وہ احمد کھٹو کے تھے جانشیں — جو موضع سرکھیج میں تھے مکیں
گئے بخن ہمرہ میاں کو لئے — ارادہ میاں کا وہ ظاہر کئے
وہ خوش ہو کے بولے کہ آؤ میاں — ہے مرشد کی قبر مبارک یہاں
وہ لے جا کے بیٹھے قریب مزار — لگے سلسلہ لکھنے پھر شاندار
میاں نے کہا ہے معاملہ کیا — بتاؤ یہ کیا لکھ رہے ہو بھلا
کہا شجرہ لکھتا ہوں میں پیر کا — تمہارے ہمارے ہیں یہ مقتدا
یہ کہکر دکھایا انھیں قبر کو — میاںؑ نے کہا کام ہے یہ لغو
یہ ہے بت پرستی مریدی نہیں — پرستش یہ ہے قبر کی بالیقیں
نہ کچھ پیر مردہ سے مطلب ملے — جو ہو پیر زندہ مجھے چاہیئے
یہ کہکر نکل آئے واں سے میاں — تھے بخن بھی ہمراہ حیرت کناں
جو مشہور اک شیخ مودود تھے — پٹن ہی میں اُس وقت موجود تھے
ملے اُن سے اک وقت جاکر میاں — تو بخن نے مطلب کیا سب عیاں
انھوں نے کہا باڑی والے ہیں سب — طرف شیخ کھٹو کے اے باادب
میاں کو جو تم لائے ہو اب ادھر — مبارز ملیں گے جو کل آنکر
انھیں پوچھکر میں کروں گا مرید — ہوئے سنکے واپس یہ ہر دو رشید
میاںؑ نے یہ بخن سے رہ میں کہا — مجھے اس جگہ لائے کیوں تم بھلا
مرید اب ملک سے کرے پوچھکر — شفاعت بھی یوں ہی کرے گا مگر
کہا تب یہ بخن نے جانے بھی دو — کرو تم نہ بیعت مگر یہ کہو
جو لائے تھے دینے کو تم نذریاں — وہ دینے میں کیا ہرج تھا اے میاں
میاں نے کہا وہ نہ مودود ہے — وہ دنیا کا طالب ہے مردود ہے
عوض اس کو دینے کے یہ روپیہ — غریبوں کو رستہ میں دوں اس دفعہ

یہ کہکر میاں نے وہ سب نقد دام
دیا راہ میں مفلسوں کو تمام

کہا پھر میاں نے کہ اے ماموں جی
ملے پیر تو ہو وہ ایسا قوی

بروز جزا ہو معذّب مرید
ملائک کے ہاتھوں بقید شدید

چھڑالے اُسے پیر از حکم رب
ملائک بھی حیران رہ جائیں تب

وہاں سے چلے آئے گھر اس دفعہ
پڑا اور اک پیر سے سابقہ

تھے وہ شیخ الاسلام جو پیر شاہ
تھا نام اُن کا اصلی فقط شیخ ماہ

ملے اُن سے جس وقت جا کر میاں
وہ بولے کہ سیدن ہیں خاصے جوان

ملوں بادشاہ سے جو میں اکی بار
دلاؤں انھیں منصب شاندار

کہ منصب جو رکھتے تھے انکے پدر
سو پائیں گے اُس کو یہ نیکو سیر

یہ سنتے ہی حضرت وہاں سے اٹھے
نہ کی بات منہ پھیر کر چلدیئے

وہ جانے لگے ہو کے بے التفات
کہا شیخ نے کیا ہوئی ایسی بات

یہ سیدن ہوئے اس طرح کیوں خفا
تو بخن نے یوں شیخ سے کہدیا

نفرمائیں اب آپ کوئی خیال
کہ سیدن کا ہے اک عجب طور حال

کچھ ایسی طبیعت ہے واقع ہوئی
کہ سنتے نہیں وہ کوئی بات بھی

یہ کہکر نکل آئے بخن بھی تب
میاں سے ملے راہ میں آکے جب

کہا آپ یوں آگئے کس لئے
سبب کیا ہے خفگی کا فرمایئے

کہا میں گیا تھا برائے خدا
مگر اُس نے دنیا کی لالچ دیا

تو پھر اُس سے راہِ خدا کیا ملے
وہاں ٹھیرنا پھر میں کس واسطے

اسی طور یہ طالبِ ذاتِ حق
جو سنتے کسی میں علاماتِ حق

تو ملتے تھے اس سے برائے خدا
خدا کو پہنچنا جو مقصود تھا

یہ مقصد بر آتا نہ آیا نظر
میاں کو رہی جستجو یہ مگر

تھے جامع کو جاتے برائے نماز
درِ مدحِ اصحاب ہوتا جو باز

تو فرماتے سنکر کلامِ خطیب
ہے کیا شانِ اصحابِ خاصِ حبیب

اسی شان کا ہووے اب مقتدا
تو بر آئے بندے کا بھی مدعا

تو احباب سنکر یہ دیتے جواب
کہاں ایسے اصحاب ہوں اب جناب

میاں اُن سے کہتے ہے قادر خدا
زمانہ یہ مہدیؑ کے ہے قرب کا

کرے گا مرا بخت جب یاوری
تو مہدیؑ کریں گے مری رہبری

تھے سولہ برس کے وہ عالی مقام
یہ اس وقت کا ہے مبارک کلام

تھا مہدیؑ کی آمد کا جو انتظار
اس عرصہ میں خوندمیر عالی تبار

فرائض شریعت کے کرکے ادا
تھے مائل بہ تفریح رہتے سدا

کبھی سیر کے واسطے ارجمند
سواری کو رتھ کی تھے کرتے پسند

جو بیلوں کو تیزی سے کرتے رواں
کبھی اُن میں سستی کا پاتے نشان

تو جو سست ہوتا اسے دیکھکر
وہیں پیٹھ کو ٹھونکتے راہبر

یہ فرماتے اس سے کہ تیزی سے چل
ہوا کی طرح تب وہ چلتا نکل

تو جوڑی میں ہوتا تھا جو دوسرا
وہ بیتاب آتا نظر برملا

پھر اس پر بھی جب ہاتھ رکھتے حضور
تو وہ دوڑتا تھا بہ شوق و سرور

پرندوں کی بازی بھی مرغوب تھی
میانؓ کی یہ تفریح بھی خوب تھی

جدھر بیٹھتے آکے وہ مقتدا
اودھر کا ہی پٹھا سدا جیتتا

جو مغلوب ہوتا پکڑ کر اوسے
ذرا پیٹھ پر ہاتھ جب پھیرتے

پلٹ کر عدو سے وہ لڑتا وہیں
تو مارے بغیر اس کو رہتا نہیں

میانؓ جسکے ہوتے اوسی کی فتح
میانؓ دیکھتے تھے بشوق و فرح

تصرف میانؓ کا یہی جاوداں
تھے چھوٹے بڑے دیکھتے سب عیاں

یوں ہی بازیِ بلبلاں دیکھنے
مکاں میں جو اک دن میاں تھے کھڑے

ملک بخن آئے بشوق و سرور
کہا آکے مژدہ سنیں اب حضور

تھا جس پیر کا آپ کو انتظار
مبارک ہو آئے ہیں وہ خوندکار

یہ سنکر جو پنجرے کو ٹھکرائے شاہ
نہ بازی پہ کی آپ نے پھر نگاہ

کہ ختم ہونیکو اک لڑائی جو تھی — تھی دلچسپ نقشہ جمائی ہوئی
ہوا عشق حق اب یہاں جوش زن — طبیعت ہوئی بازیوں سے مگن

شہر پیراں پٹن المعروف بہ نہروالہ میں حضرت مہدیؑ کی آمد اور ملک بجن باڑیوال کا حضرتؑ کی خدمت میں باریاب ہونا)

پٹن میں جب آئے امام زماںؑ — ملے آکے بجّن وہاں ناگہاں
وہ بھالی پہ اک روز ہوکر سوار — چلے تھے جو تفریح کو نامدار
گئے خان سرور کے تالاب پر — ہے منقول اس جا یہ بھی خبر
کہ زوجہ تھیں مدفون اُنکی وہیں — گئے قبر بنوانے اندوہ گیں
غرض فاتحہ تھی کہ تعمیرِ قبر — بہرحال اک دن گئے جب اودھر
تھے مجذوب مشہور اک رکنِ دیں — ملازم نظر آئے اُنکے وہیں
جو دیکھا کہ خدّام رکن زماں — ضیافت کا ساماں ہیں لیکر رواں
بندھے اور کسے خوانچے سر پہ دھر — نظر آئے جاتے وہ اک سمت پر
تو بجن نے پوچھا کہاں تم چلے — ضیافت ہوئی ہے یہ کس کے لئے
انھوں نے کیا واقعہ سب بیاں — کہ شہر سے ملے ہیں امامِ زماںؑ
ہیں تالاب پر خان سرور کے اب — وہیں جارہے ہیں لئے ہم یہ سب
یہ بھیجے ہیں جو شاہ صاحب طعام — لئے جاتے ہیں ہم حضورِ امامؑ
یہ سنتے ہی بجن نے دل میں کہا — کہ ہے یہ یقیناً اہم ماجرا
جسے رکنِ دیں نے ہے بھیجا طعام — وہ ہے رہبر حق نما لاکلام
یہ ہمراہ ان کے گئے زود تر — تو اصحاب حضرتؑ کے آئے نظر
ہے قاضی قادن کا روضہ جہاں — وہیں جاگزیں تھے امام زماںؑ
نظر آیا بجّن کو منظر عجیب — جب اصحاب مہدیؑ کے آئے قریب

کوئی جامہ پہنے تھے کوئی قبا ۔۔۔ کسی کا پرانا کسی کا نیا
تھا تہمد کسی کا جو پیوند دار ۔۔۔ کسی کی تھی دستار ہی تار تار
کوئی ایک کپڑا ہی اوڑھے ہوئے ۔۔۔ کوئی صرف پاجامہ پہنے ہوئے
تھے ایک ایک کپڑے پہ پیوند دس ۔۔۔ مگر بے نیازی کا عالم تھا بس
جبینیں تھیں روشن نگاہیں تھیں تیز ۔۔۔ تجلّیِ حق سے جو تھیں نور بیز
تھے شمسِ ولایت کے انجم تمام ۔۔۔ مظاہر تھے نورِ الٰہی کے تمام
تھے بجّن جو باشان و شوکت امیر ۔۔۔ کھڑے ہوگئے آکے مثلِ فقیر
کسی نے جو آنے کا پوچھا سبب ۔۔۔ تو بولے کہ ملنا ہے حضرت سے اب
کئے عرض جاکر مہاجر کوئی ۔۔۔ ہے ملنے کو اس وقت حاضر کوئی
ہوئے رونق افروز باہر امامؑ ۔۔۔ ملک کو مخاطب کئے لیکے نام
تھا برخوردار اُن کا جو بچپن کا نام ۔۔۔ وہ بالکل ہی مخفی تھا بجّن کا نام
بلائے جو حضرتؑ اُسی نام سے ۔۔۔ وہ بے خود ہو، قدموں پہ جاکر گرے
ہوئے پھر وہ تلقین سے سرفراز ۔۔۔ کہا پھر کہ اے شاہ دانائے راز
ہیں اک طالب حق جو روشن سیر ۔۔۔ وہ تھے رات دن آپ کے منتظر
تو فرمائے یہ سُنکے شاہِ ہداؑ ۔۔۔ اُنہی کے لئے مجھکو لایا خُدا

(حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کی باریابی)

رضا پاکے بجّن ہوئے جب رواں ۔۔۔ ملے جاکے خوندمیرؓ سے شادماں
کہا ہو مبارک کہ آئے ہیں پیر ۔۔۔ تھے تم منتظر جن کے اے خوندمیر
ہے عشاقِ حق کا گروہِ پرشکوہ ۔۔۔ ہیں سیّد محمدؑ امام گروہ
ہے قدرت خدا کی وہاں جلوہ گر ۔۔۔ ملائک اتر آئے ہیں ارض پر
نہیں ان کو دنیا سے کچھ واسطہ ۔۔۔ شب و روز ہے شغلِ ذکرِ خدا
جو تھا قول و فعل اور حالِ نبیؐ ۔۔۔ نبیؐ کے صحابہؓ کی جو چال تھی

اسی کا ہے نقشہ تمام وکمال
وہی ہے جلال اور وہی ہے جمال

جو حضرت کے ہمراہ ہیں نیکنام
اٹھاتے ہیں آب وہیزم تمام

نہیں عار اُنکو کسی کام سے
غرض ہے نہ کچھ عیش و آرام سے

پھٹا اور پرانا وہ پہنے لباس
عجب بے نیازی ہیں ہیں حق شناس

میاںؒ دیکھتے بازیِ بلبلاں
یہ جوشن رہے تھے ملک کا بیاں

نہ پورا ہوا تھا ابھی وہ کلام
نہ بازی ہوئی تھی ابھی وہ تمام

کہ ٹھکرا کے پنجرے کو اکدم میاںؒ
چلے بہرِ دیدارِ شاہِ زماںؑ

ملک کی جو بھالی تھی باہر کھڑی
اُسی پر سوار ہو کے نکلے تبھی

ملک نے کہا راہ میں اے میاں
ہیں پرویش کے ہمرہ رازداں

تو بولے کہ ہے یہ کیوں پس وپیش
اے ماموں خدا کو نہیں کوئی دیش

تو پردیش بندہ خدا کا ہو کب
نہ بولو مرا نام واں جا کے اب

کہ حضرت بلائینگے مجھکو بنام
یہ ہے خاص اعجازِ حضرت امامؑ

برائے نمازِ عصر شاہِ دیںؑ
جو نکلے تھے باہر یہ پہنچے وہیں

امام زماںؑ نے کہا دیکھ کر
اے سیدِ خوندمیر آؤ ادھر

برادر ہمارے ہیں یہ اک جدی
حسینی ہیں سید یہ خوندمیر بھی

امامِ زماںؑ کی نظر میں نظر
ملی یہ ہوئے بےخود و بےخبر

گرے مست و مدہوش ہو خوندمیرؓ
تجلّی حق پا کے روشن ضمیر

امام زماںؑ نے قریب آنکر
لیا اپنے زانو پہ طالب کا سر

قریب اُنکی بینی سے بینی کئے
کئے شاہ تلقین دمِ ذکر سے

پڑھے اس گھڑی حکم حق سی حضورؑ
جو ہے آیتِ پاکِ اللہ نور

کہا پھر کہ آئے ہیں خوندمیر اب
لئے اپنے ہمراہ سامان سب

چراغ وفتیلہ و روغن تمام
لے آئے ہیں ہمراہ یہ نیکنام

سلگنا تھا بس ایک باقی رہا
سو وہ کام اس وقت پورا ہوا

نبیؐ کی ولایت کی اب شمع ہے | یہ نورٌ علیٰ نفسہٖ روشن ہوئے
تجھے میہوش خوندمیر روشن گھر | شہِ دینؑ نے اس حال پر کر نظر
انھیں اپنا پسخوردہ تنبول کا | کھلا کر یہ فرمائے تب مقتدا
اے خوندمیر اب ہوش میں آؤ تم | رہو اے برادر نہ اس طور گم
نہیں اپنے گھر کی روش بیہشی | روایت ہے فرمائے اس وقت ہی
وہیں دستِ اقدس سو مونڈھے پہ مار | یہ فرمائے پھر سرورِ نامدار
رہیں باصحو واصلانِ خدا | ہوں مستانِ حق در حضوری سدا
ہوں کارِ شریعت میں دائم بہوش | ادائے عبادت میں قائم بہوش
یہ فرماکے لائے برائے نماز | وہ ہشیار ہو پڑھنے آئے نماز
نماز عصر کی پڑھکے شاہ زمانؑ | کئے حسبِ معمول قرآں بیاں
بشکر و صحو سید خوندمیرؓ | بیانِ شہِ دینؑ سنے تا اخیر
سلیمانی میں ہے جو یاں تک بیاں | شواہد میں بھی ہے وہی سب عیاں (باب ۱)
ہوئے بعدِ مغرب بحکم امامؑ | مکاں کو جو واپس وہ عالی مقام
رہے جذب میں آٹھ دن بے خبر | تو پھر وقتِ عصر آئے وہ لوٹ کر
پڑھی عصر ہمراہِ شاہ زمانؑ | سنا پھر میاںؓ نے قرآں کا بیاں
امام زماںؑ بعد مغرب کے تب | یہ فرمائے نزدیک کر کے طلب
معاملہ پیش آیا ہے حق سے جو | برادر تم اس وقت ہم سے کہو
یہ کی عرض اے سرورِ بے نیاز | عیاں آپ پر ہے سب احوالِ راز
تو فرمایا حضرتؑ نے تم اے میاں | زباں سے کرو ماجرا سب بیاں
سنیں دوسرے بھی تمہارا مقال | میاںؓ نے کیا اس طرح عرض حال
پڑی آپ پر جب نظر پہلی بار | تو پھوٹے مری آنکھ اے خوندکار
جو دیکھا ہوں میں آپکو درمیاں | کہ دیکھا میں اپنے خدا کو عیاں
یہ سنکر امام زماںؑ نے کہا | خدا کو وہ دیکھے جو ہووے خدا[۵]

---

۵ یہ زبان متشابہ ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ جو خدا میں فنا ہووے وہ خدا کو دیکھے۔

سلیمانی میں ہے یہ جو ذکر صاف — وہی تذکرہ میں بھی ہے بے خلاف
یہ ہے تذکرہ میں بیاں بعد ازاں — کئے عرض حال اپنا پھر یوں میاںؒ
کہ تکبیر کہکر کھڑا جب ہوا — اسی وقت پہنچا یہ حکم خدا
ہماری جو درگہ میں آیا ہے تو — اسے خوندمیر کیا ہدیہ لایا ہے تو
تو کی عرض بندے نے بارِ خدا — یہ لائق ترے بندہ رکھتا ہے کیا
جو درگہ میں ہو تیری ہدیہ رساں — تو فرمان پہنچا وہیں ناگہاں
ترا سر ہے مطلوب بس اب مجھے — نہیں ماسوا اسکے مطلب مجھے
تو کی عرض بندے نے اے بے نیاز — یہ سر تیری بخشش ہے اے کارساز
ہے کیا میری طاقت جو ہدیہ کہوں — جو سو سر بھی ہوں تجھ پہ قرباں کروں
تو قدرت کے ہاتھوں سے پروردگار — جدا میرا سر کرلیا ایک بار
تو حضرت کے ہمراہ عصر اس دفعہ — یہ بندے نے بے سر ہی کی ہے ادا
ادا ہوچکی جبکہ پوری نماز — تو از دستِ بے کیف خود بے نیاز
رکھا پھر مرا سر مرے تن پہ جب — تو بے اختیاری میں بولا میں تب
خدایا ہوا کیوں نہیں سر قبول — ہوا ہے جو واپس مجھے پھر وصول
کہا ہے یہ مقبولِ روزِ ازل — امانت ہے میری یہ لے اور سنبھل
میں جس وقت چاہوں تو بے عذر دے — بطورِ امانت یہ سر اپنا لے
یہ تھا روزِ اول کا احوال سب — سنا کر میاںؒ نے یہ کی عرض تب
کہ عصر اور مغرب کے اب درمیاں — میں جو سن رہا تھا بیانِ قرآں
ہوا نور اک آسماں سے نمود — جو مانند بیضہ کے پایا ورود
کشادہ ہوا صورتِ پیرہن — بنا آکے وہ میرا زیبِ بدن
یہ سنکر امامِ زماںؑ نے کہا — خلافت کی خلعت ہوئی ہے عطا
یہ منجانبِ حق تھیں خوندمیر — ہوئی تذکرہ کی عبارت اخیر (باب ۱)
ہوئے اس سعادت سے جو باریاب — اٹھارہ برس کے تھے عالیجناب

ہے مطلع (فصل ششم) میں بھی یہ مبارک خبر　　یہ ہے حاشیہ میں مگر مختصر
جو مولود میں ہے مبارک بیاں　　اسی طور ہے وہ بھی بالکل عیاں
کہ بخّن نے جاکر میاںؓ سے کہا　　کہ مطلوب تھا تم کو جو مقتدا
ہوا ہے اب اُس ذات کا یاں ظہور　　میاں سُنکے نکلے بہ شوق و سرور
نظر اُنکی حضرتؑ پہ جس دم پڑی　　ہوئی ان پہ طاری وہیں بیہشی
میاںؓ کے قریب آکے اُس دم حضور　　پڑھے آیتِ پاک اللہ نور
جو ذکرِ خفی کا دیا دم انھیں　　تو بعد اس کے آئے وہ جب ہوش میں
کہا میں نے میراںؑ کو دیکھا نہ یاں　　کہ دیکھا ہوں اپنے خدا کو عیاں
خبر مختصر ہے یہ مولود کی　　ہے تذکرہ کی بھی عبارت یہی
ہے بعد اس کے جو تذکرہ میں بیاں　　سلیمانی (باب ۱) میں بھی وہی ہے عیاں
مبارک سخن یہ میاںؓ کا جو تھا　　کہ سو سر بھی ہوں تو کروں میں فدا
وہ پورا ہوا یوں کہ بے بیش و کم　　بوقتِ شہادت تھے سو سر بہم
میاںؓ کی زبانی وہ احوال سب　　سُنے بعدِ مغرب جو موعودِ ربؑ
تو رخصت انھیں گھر کو جانیکی دی　　وہ صحبت میں رہنے کے تھے ملتجی
تو فرمایا حضرتؑ نے اب جاؤ تم　　خدا تم کو لائے گا پھر آؤ تم
میاںؓ کو بخن جب لے آئے مکاں　　تھے جذبہ کی حالت میں بیخود میاں
نہ تھا حسبِ عادت طعام و کلام　　تھی جذبہ کی حالت ہی غالب مدام
جہاں ہوش آتا نکلتے میاں　　بہ سمتِ امام زماںؑ ہو رواں
لے آتے تھے بخّن رضا پاکے پھر　　تھے ترکِ وطن کے میاں منتظر
تعجب تھا بخن کو اس بات پر　　میاں پر ہوا ہے یہ کیسا اثر
کہ تلقین حضرت سے ہیں ہم سبھی　　میاں کا مگر حال ہے اور ہی
مبارز تھے آگاہ اس بات سے　　تھے واقف میاں کے وہ حالات سے
تھا معلوم ان کو کہ سب اقربا　　ہیں تلقین ہوئے از امامِ ہدیٰؑ

ملے وہ بھی تھے شاہِ دینؑ سے مگر
ہوئے تھے نہ تلقین سے بہرہ ور

سنا جب انھوں نے یہ قصدِ میاں
کہ جائیں وہ ہمراہِ شاہِ زماںؑ

ملک نے میاں کو نظر بند کیا
امام زماںؑ سے نہ ملنے دیا

رہے چھپے چھپے جدا یوں میاں
گئے پھر جو بڑلی میں شاہِ زماںؑ

میاں جو کہ تھے بالاخانہ میں بند
اتر آئے واں سے لگا کر کمند

ہوئے جانبِ مہدیِ دینؑ رواں
تھے بروقت دعوے کے حاضر میاںؓ

میاںؓ پھر رضا پا کے آئے پٹن
تو بڑلی میں جب تک تھے شاہِ زمنؑ

یوں ہی آپ اور آپکے اقربا
رہے جا کے حضرتؑ سے ملتے سدا

تھے بڑلی میں جب تک کہ موعودِ ربؑ
میاںؓ تھے مبارزؒ ہی کے پاس تب

مبارزؒ کو ان سے محبت جو تھی
اسی کی رعایت یہاں تک ہوئی

بڑھے جب کہ بڑلی سے آگے امامؑ
میاں کو ہوئی فکر لاحق مدام

ملک انکو ہمراہ لئے اپنے تب
گئے اک مہم پر تھے پرجا سے ڈبے

میاںؓ کے تھے ہمراہ بخن سدا
یہ دونو نے ملکر کیا مشورہ

ملک کا رکھیں اب کہاں تک خیال
چلو چھوڑ کر ان کو اب کل حال

یہ ترک علائق کا کر عزم تام
بحکمت گئے یوں ملک سے کلام

کہ گھوڑوں کی نعلیں ہوئی ہیں خراب
ضروری ہے اب نعلبندی شتاب

نہروالہ جائیں تو یہ کام ہو
ملک نے کہا ٹھیک ہی جاؤ تو

ملک کو بھی اس وقت یہ فکر تھی
ہے کل ہونے والی لڑائی بڑی

یہ دونو ہیں پرجوش میرے جواں
مبادا کہ پہنچے انھیں کچھ زیاں

مناسب وہ سمجھے یہ جائیں اودھر
میں جاؤں ادھر موقع جنگ پر

سلطانی اور تذکرہ کا بیاں
ہوا ہے یہ منظوم جملہ یہاں

سلطانی میں ہے یہ جو واقعہ
ہے بخن کی جا نام معروف کا

ملک کا نہ تھا جبر ان پر مگر
تھا دل کا دکھانا گنہ سخت تر

مقام کا نام

نہروالہ کو

بہانہ یہ کر کے برائے خدا
یہ جالور میں شاہؑ سے جا ملے
خراساں کی جانب چلے تھے جو شاہؑ
کسی نے کہا ہے یہ راہِ قدیم
مناسب نہیں ہے کہ لیں راہ یہ
کہ بھیجا ہے مہدی کو ربِّ کریم
اسی راستے میں کسی جا میاںؒ
یہ جذبہ کی حالت میں مدہوش تھے
وہ جب ہوش میں آکے دیکھے یہاں
میاںؒ نے جدھر ڈالی اپنی نگاہ
گئے ہر طرف دور تک ڈھونڈھتے
تھے حیران ہو کر کھڑے ایک جا
نمودار واں اک ہوئے مردِ پیر
وہ "بکرا کٹا" "اور" چھلا "اک لئے
کہا قافلہ کا میں دوں گا پتہ
وہ بکرا دئے اور غائب ہوئے
برادر دو تین ان کو آئے نظر
نہ تھی تین دن سے انھیں بھی غذا
گئے پاس اُسکے جو دیکھی چمک
خدا نے جو ساماں کیا غیب سے
وہ مردِ ضعیف آئے پھر واں نظر
چلے اس طرف تھے جو تھوڑی سی راہ
ہوئی غیب سے پھر وہیں رہبری

روانہ ہوئے سمتِ شاہِ ہدا
تھے بچھڑے جو مدت سے پھر آ ملے
تو در پیش تھی ایک ویران راہ
ہے سانپوں کا شیروں کا خطرہ عظیم
تو فرمائے اس وقت تھے شاہؑ یہ
کرے تاکہ تجدید راہ قدیم
ہوئے قافلہ سے جدا ناگہاں
گئے سب یہاں سے یہ پیچھے رہے
ملا قافلہ کا نہ کوئی نشاں!
تھی جھاڑی کی کثرت سو مفقود راہ
نشاں راستہ کا نہیں پا سکے
وہ جنگل میں جس وقت شیرِ خدا
بریشِ سفید و بروے منیر
اٹھائے ہوئے پشت پر آ ملے
یہ لیجے جو اللہ نے ہے دیا
میاں نیکے بکرا جو آگے بڑھے
تھے حیران وہ بھی وہیں چھوڑ کر
درخت اک نظر آیا آتش زدہ
نظر آیا اُس جا سے آب و نمک
ہوئے سیر اصحاب بھوکے جو تھے
کہا راہ دکھلا کے جاؤ ادھر
گئی چوک پھر راستے سے نگاہ
صدا "ھٰذا مہدی" کی آنے لگی

کبھی سامنے سنتے تھے برملا — "خلیفہ خدا کا ادھر سے گیا"

یہ غیبی صدا آپ سنتے ہوئے — ملے جا کے مہدیِ موعودؑ سے

ہوا ختم یاں تذکرہ کا بیاں — ہے مولود و مطلع میں بھی یہ عیاں (فصل ششتم) صفحہ ۹۶

رہے شاہؑ چند ماہ جالور میں — وہاں سے رہے جا کے ناگور میں

وہیں آیت ھاجروا کا بیاں — گئے تھے جو اک روز شاہِ زماںؑ

تو فرمائے یوں ھاجروا ہو چکا — ہوا اخرجوا کا بھی مطلب ادا

صفت اوذوا کی بھی ہوئی ہی تمام — رہا قاتلوا وقتلوا کا کام

خدا جس طرح چاہے پائے ظہور — یہ فرمائے ناگور ہی میں حضورؑ

روایت سے مولود کی ہے عیاں — یہ فرمائے اس وقت شاہ زماںؑ

صفت قاتلوا کی جو باقی ہے اب — نہیں اس کے اظہار پر حکم رب

ہو میرے ہی لوگوں سے اس کا ظہور — کہ یہ امر ہے ہونے والا ضرور

اُسی وقت خوندمیر روشن ضمیر — پڑے جستجو میں تھے بدر منیر

انھوں نے کہا شاہِ نعمتؓ سے تب — کہ حضرتؑ سے پوچھیں وہ اس طور اب

وہ ہے کون جس سے ہو ظاہر یہ کام — ہو گر نام ظاہر کریں احترام

تو نعمتؓ نے پوچھا کہ اے شاہِ دیں — عیاں کس سے ہوگی صفت چار میں

کہا مہدیِ دینؑ نے سائل ہے وہ — کہ یہ بار اٹھانے کے قابل ہے وہ

تو نعمتؓ یہ سمجھے کہ سائل تھا میں — مخاطب تھا حضرتؑ سے قائل تھا میں

مجھی پر صفت ہے یہ رکھی گئی — یہ تھا ان کے تئیں احتمالِ قوی

کہا شاہِ دینؑ سے میاں نے یہ حال — کہ ہے بھائی نعمت کا ایسا خیال

تو فرمایا حضرتؑ نے سائل تھے تم — کہ در پردہ اس وقت قائل تھے تم

جو جس بار کا ہووے قابل اُسے — نہ چھوڑے خدا غیر کے تئیں نہ دے

سنو تم یہ جو قاتلوا کا ہے بار — تمہارے ہی گردن کو ہے سزاوار

رکھو اپنے مضبوط تم استخواں　　یہ بارِ گراں تم پہ ہے اے میاں
یہ مولود کی ہے روایت تمام　　شواہد میں مطلع میں ہے یوں کلام
فقط قاتلوا کا ہوا تھا بیاں　　ہوا تھا نہ اظہارِ اسمِ میاںؓ
نکل کر شہ دینؑ ناگور سے　　نصر پور و کاہہ سے ہوتے ہوئے
نگر ٹھٹھ میں جب گئے تھے مقام　　اٹھارہ مہینے رہا واں قیام
وہاں جبکہ صورت ہوئی جنگ کی　　تو فرمایا حضرتؑ نے اُس وقت بھی
کہ چوتھی صفت کا ہے باقی ظہور　　خدا جس طرح چاہے ہوگا ضرور
دیا حکم تیاریِ اسلحہ　　جو حضرتؑ نے اصحاب کو اس دفعہ
تو سمجھے تھے سب ہوگا اب کارزار　　صفت قاتلوا کی ہو اب آشکار
مگر جنگ اعدا نے کی ملتوی　　نہ جرأت کسی کو ہوئی جنگ کی
فرہ تک یہ کہتے رہے شاہِ دینؑ　　کہ باقی صفت ایک ہے چار میں

(حضرت مہدیؑ کے حکم سے بندگیمیاںؓ کا گجرات جانا پھر بندگیمیر السید محمودؓ کے همراہ واپس ہونا)

فضائل میں مذکور ہے یہ خبر صہ۱۲و۱۳　　نگر ٹھٹھہ میں جب تھے خیر البشر
اسی جاے پیش آیا یہ واقعہ　　خطوط آئے گجرات سے اک دفعہ
تھا اک خط میاں شاہ نعمتؓ کے نام　　وہ تھا اُنکی دو بیویوں کا کلام
تھا اک خط بنام محمد کبیرؓ　　اور اک خط بہ عبد المجیدؓ شہیر
تھا مضمون تینوں کا بس ایک ہی　　کہ ہم سے جدائی نہیں ہے بھلی
ہمیں لے چلو اپنے همراہ تم　　گئے چھوڑ کر ہم کو کیوں آہ تم
طلبگارِ حق ہم بھی ہیں جاودان　　رہیں زیرِ پاے امام زماںؑ
اگر تم نے ہم پر نہ کی اب نگاہ　　تو ہوویں گے ہم حشر میں دادخواہ
تمہارا ہو دامن سہارا ہو ہاتھ　　ہے بہتر یہی لے چلو اپنے ساتھ

جو تھا طالبان خدا کا پیام / اُسے سُن کے فرمائے حضرت امامؑ
میاں شاہِ نعمت مجید و کبیر / ہوں گجرات کی سمت اب راہ گیر
ہیں گجرات میں جن کے اہل و عیال / لے آئیں وہ جاکر کریں دیکھ بھال
میاں عبدالرحمٰنؒ کا ہے بیان / گئے شاہِ یوسفؓ بھی تھے تب وہاں
میاں شاہ نعمتؓ نے کی عرض تب / جدا مجھکو حضرت نہ فرمائیں اب مولود سیرت ۱۰۹
ہیں دے آیا ہوں اختیارِ زناں / بدستِ زناں اب نہ جاؤں وہاں
یہ فرمایا حضرتؑ نے اب جاؤ تم / جو ہیں حق کے طالب انھیں لاؤ تم
کہا شاہِ دینؑ نے یہ خوندمیرؓ سے / ہے جانا بھی لازم تمہارے لئے
کیا عرض انھوں نے ہوں ناکتخدا / مجھے کس لئے بھیجتے ہیں شہا
تو فرمائے معلوم ہے یہ مجھے / نہیں واسطہ تم کو گجرات سے
بڑا کام اک تم سے ہونا ہے جو / ہے مقصودِ حق جاؤ گجرات کو
یہ ہے تذکرہ میں روایت یہاں / کسی نے کہا پیشِ شاہِ زماںؑ
میاںؓ کے اقارب ہیں گجرات میں / مبادا کہ وہ اُن کو واں روک لیں
تو فرمائے بندہ جو ہے بھیجتا / بحکمِ خدا، پھر خدا لائے گا
زیادہ کرے گا وہی دین کو / یہ ہے تذکرہ میں بیاں دیکھ لو
امامِ زماںؑ کے یہ دونو وزیر / میاں شاہ نعمتؓ شہِ خوندمیرؓ
چپانیر آنے کی پھیلی خبر / مصدق ہوئے شادماں بیشتر
جو سلطان کی بہنیں خبر یہ سنیں / راجے سوں و راجے مرادی جو تھیں
ضیافت کا سامان بھیجیں بہت / براہِ خدا مال و زر دیں بہت
بہت مال و اسباب بھیجیں وہاں / براہِ خدا بہر شاہِ زماںؑ
تو راجے مرادی کا بھیجا ہوا / جو تھا مال نعمتؓ کے ہمراہ تھا
فتوح راجے سوں کی جو آئی تھی تب / وہ تھی شاہِ خوندمیرؓ کے ساتھ سب
چپانیر سے احمد آباد کو / گئے شاہِ نعمت جدایاں سی ہو

نہر والہ آئے شہر خوند میرؒ
عزیزوں نے حضرتؒ کے پائی خبر
باصرار سب لیکے آئے وہاں
مسرّت مبارزؔ کو تھی بیشتر
میاں کو جو سبزہ کا آغاز تھا
تمنّا تھی آئیں میاں روبرو
میاںؓ کو تھی رنجش مگر سخت تر
مبارز سے لئے حکم اخراج کا
میاںؓ اور بخّن نے روکا انھیں
کہ دو تین دن ہی میں حضرت امامؑ
یہ اخراج کا حکم لے جاؤ مت
یہ ہے حکم سلطان کا جو تجھے
گئے لیکے وہ حکم پیش امامؑ
شہ دیںؑ کو دینے جو آگے بڑھے
یہ کی عرض فرمان ہے شاہؑ کا
تجھے تیرے شہ کا جو فرمان ہے
کہ آگے چلائینگے ہم تجھکو اب
جو اخراج کرنے میں عجلت کریں
مبارز کے ہاتھوں ہوا تھا یہ کام
اقامت یہاں چھ مہینے رہی
پٹن سے جو نکلے تھے حضرت امامؑ
اٹھارہ مہینے رہے واں امامؑ
بالآخر رہا ہوکے پہنچے میاں رضؓ
بحسبِ رضاءِ امام ہمامؑ
چلے جبکہ بڑلی سے آگے حضور

رہے اس جگہ چھ مہینے امام
تو چھوٹے بڑے سب ملے آنکر
تھی نانا مبارز کی کوٹھی جہاں
کہ آئیں گے مجھکو میاں اب نظر
منوّر وہ چہرہ نظر آئے گا
میں دیکھوں وہ کیسے ہیں اب خوبرو
سبب اس کا یہ تھا کہ جس وقت پر
چلے تھے حضورِ امام ہداؑ
سُنانے سے وہ حکم ٹوکا انھیں
ہیں جانے کا یاں سے کئے عزم تام
انھوں نے کہا سچ میں آؤ مت
یہ طاقت نہیں روک رکھوں اُسے
چھپائے ہوئے آستیں میں کلام
تو فرمائے حضرتؑ اچھے جی اچھے
تو فرمائے یوں اُن سے شاہِ ہداؑ
مرے شاہ کا مجھکو فرمان ہے
سفر اور اقامت ہے از حکم رب
فقط روسیاہی کو وہ مول لیں
میاںؓ کو اسی سے تھی رنجش مدام
مبارز کی صورت نہ دیکھے کبھی
تو بڑلی میں جاکر کئے تھے مقام
مبارز کے ہاتھوں میاں تھے اسیر
جو بڑلی میں پیش امام زماںؑ
رہے جاتے آتے پٹن کو مدام
میاںؓ بھی وطن سے ہوئے اپنے دور

ملے پھر امام زماںؑ سے جہاں — وہاں سے تھے ہمرہ میاںؓ جاوداں
نگر ٹھٹھ سے پھر بہ حکم امامؑ — یہ گجرات آئے تھے عالی مقام
شہ نعمتؓ اور وہ مہاجرہؓ جو تھے — یہاں ساتھ حضرتؓ کے آئے ہوئے
وہ اہل و عیال اپنے ہمراہ لے — امام زماںؑ کی طرف جب چلے
میاںؓ بھی گئے یاں سے عزم سفر — تھے چھ ماہ کو کچھ روز کم آنکر
میاںؓ کو مبارزؒ نے کہلایا تب — ہے سیدعطن کا قریب عقد اب
کریں یوں نہ جانے میں جلدی ابھی — ہے دختر سے میری یہ نسبت ہوئی
یہ ہے جو میاں کے برادر کا کام — سرانجام دیں خود وہ کرکے قیام
رہیں اور چند دن میاں بالضرور — کریں پھر سفر وہ بہ شوق و سرور
میاںؓ نے جو یہ بات منظور کی — مبارز کو بیحد مسرت ہوئی
بتعجیل شادی کا ساماں کیا — سرانجام ساماں جب پا گیا
سُنے محفلِ عقد میں جب میاں — مبارز رضا دینے آتے ہیں یاں
یہ سنتے ہی اٹھکر میاں نے کہا — مبارز سے میرا نہو سامنا
وہ آئیں یہاں اور میں جاؤں ابھی — مجھے پھرنے کی نہیں کچھ خوشی
میاںؓ کو الہداد نے روک کر — مبارز کو اس بات کی دی خبر
مبارز کو جاکر انھوں نے کہا — یہیں بیٹھکر دو نکاح کی رضا
غرض ہوچکا عقدِ سیدعطن — میاںؓ نے کیا عزم ترکِ وطن
شواہد میں ہے اک روایت یہاں — سلیمانی میں بھی ہے اُس کا بیاں
میاں رضؓ کو جو گجرات بھیجے امامؑ — کچھ عطیے دیئے انکو بعضوں کے نام
میاںؓ نے وہ عطیے جو لائے تھے ساتھ — بلاکر ہر اک کو دیئے اسکے ہاتھ
الہداد کے تئیں تھا جامہ ملا — عمامہ تھا حماد کے تئیں عطا
رداءِ مبارک تھی خانجی کے نام — کمر بند پائے عطن نیک نام
یہ سب دے دلاکر چلے اب میاںؓ — روانہ ہوئے سوئے شاہ زماںؑ

شہ نعمتؒ اور کچھ مہاجر دگر
رادھن پور پہنچے تھے وہ جا کے جب
سلیمانی اور تذکرہ کا بیاں
فضائل کا مولوی کا اب کلام (ص ۱۰۹ تا ۱۱۱) (ص ۱۲ و ۱۳)
کہ محمودِ دینؓ ترکِ منصب کئے
جو تھا خرچ ہمرہ ہوا تھا تمام
سنا جب کہ نعمتؒ یہاں آئے ہیں
ہے راجے مرادی نے جو کچھ دیا
وہ ہے مال و اسباب سب انکے ساتھ
کہ میں بھی چلا ہوں بہ سمتِ امامؑ
جو حضرت کا ہے مال پاس آئیے
میاں شاہِ نعمتؓ نے تب یوں کہا
سنا شاہِ دینؓ نے جو ایسا جواب
پھر آئے وہیں شاہ خوندمیرؓ بھی
وہ جو راجے سوں نے روانہ کیا
جو محمود دینؓ کی وہ پائے خبر
خبر اپنے آنے کی حضرت کو دی
یہ کہلایا انکو کہ جاؤ وہیں
خلافِ توقع جو پایا جواب
ملازم سے پوچھے ہے کیا ماجرا
جو تھا نعمتِ دین سے التماس
سنا شاہِ خوندمیرؓ نے حال سب
یہ دی آپ نے دربہ آواز پھر

گئے تھے جو کچھ روز پہلے سفر
وہیں آکے ٹھیرے تھے محمودِ ربؓ
ہے منظوم ہو کر یہاں تک عیاں
یہاں سے ہے منظوم اے نیکنام
امام زماں کی طرف تھے چلے
تفکر میں تھے سخت ابن امامؑ
بہت کچھ فتوح ساتھ وہ لائے ہیں
امام زماں کو براہِ خدا
تو کہلائے شہ اپنے نوکر کے ہاتھ
نہیں ہے مگر خرچ کا انتظام
بقدرِ ضرورت مجھے دیجئے
خیانت امانت میں ہے ناروا
تو آزردہ خاطر تھے عالی جناب
بہت کچھ فتوح ساتھ ان کے بھی تھی
وہ سب مال حضرتؑ کے ہمراہ تھا
تو آئے وہیں شوق سے جلد تر
مگر تھی جو حضرتؑ کو آزردگی
جہاں بھائی نعمت ہیں منزل گزیں
تھے حیران کیوں ایسا آیا جواب
کہا اس نے احوال دیکھا ہوا
جواب اس کا آیا جو حضرت کے پاس
تو جانا ہے آزردگی اس سبب
کہ خادم کھڑا ہے یہاں منتظر

برائے خدا کچھ ہے لایا یہاں — اے میراں ہے وقت عصر کا درمیاں
کریں آکے بندے کو اب سرفراز — پڑھے شاہ کے ساتھ بندہ نماز
سنا یہ تو آکر ملے شاہِ دینؑ — گلوگیر ہوکر کہے آفریں
فضائل میں ہے یہ مبارک بیاں — ہے مولود میں بھی یہی سب عیاں
جو عصر اور مغرب سے پائے فراغ — مسرت سے خوندمیرؓ تھے باغ باغ
کہا شکر ایزد ہزاراں ہزار — ملے اپنے آقا سے ہم ایک بار
کہاں ہم کہاں وہ مبارک مقام — فروکش جہاں ہیں امام ہمامؑ
کہ مالک ہمارا اور اس مِلک کا — اسی جائے پر غیب سے آملا
یہ ہے ہم پہ فضلِ خدا بے حساب — ہیں مہدیِ دینؑ سے یہیں باریاب
کیا پیش پھر مال و اسباب سب — اُسے دیکھ کر بولے محمودِ رب
یہ سب لیکے میں کیا کروں اے میاں — چلو جس طرح لیکے آئے ہو یاں
پہنچنا ہے بس اپنے مقصود کو — ہے مطلوب کیا اور محمود کو
کرو اس سے اب ساز و سامانِ راہ — چلیں زیرِ پائے شہِ دیں پناہؑ
یہ ہے ذکر سب تذکروں میں عیاں — ہوا آشکارا وہ سرِّ نہاں
کہ خوندمیرؓ کو بھیجے گجرات جب — تو فرمائے اس وقت موعودِ رب
بڑا کام اک تم سے ہونا ہے جو — ہے مقصودِ حق جاؤ گجرات کو
سو گجرات جانے میں مقصودِ حق — یہ تھی خدمتِ خاصِ محمودِ حقؓ
میاںؓ نے کیا یاں سے سب انتظام — کمربستہ خدمت پہ ہوکر مدام
سواری کا اپنی جو تھا راہوار — کیا اس پہ محمودِ دیںؓ کو سوار
وہیں بندوبست پالکی کا کئے — شہِ دینؑ کی اہلیہ کے لئے
کئے اس طرح یاں سے نقلِ مقام — سفر بے مشقت ہوا طے تمام
اترنے کا ہوتا تھا جس جا خیال — تو فوراً میاںؓ کرتے تھے دیکھ بھال
جگہ منتخب کرتے تھے خوشگوار — شہِ دینؑ کو ہوتا سکون و قرار

خنک آب سے کر کے حضرت کی جا ۔۔۔ سے تھے بڑھاتے حضرت کو اس جائے لا
شواہد میں مرقوم ہے یہ خبر ۔۔۔ سو مفہوم اس کا ہے یہ مختصر
بہر حال خوندمیر رض روشن ضمیر ۔۔۔ خبر گیر تھے ہر گھڑی تا اخیر
کئی منزلیں کر کے اس طور سے ۔۔۔ نگر ٹھٹھ میں جبکہ داخل ہوے
تو پائی خبر یہ کہ شاہ زمانؑ ۔۔۔ ہوئے ہیں یہ سمت خراساں رواں
یہ سنکر ہیں دلگیر محمود دینؑ ۔۔۔ شہ خوندمیر رض آکے بولے وہیں
کہ میرا جی ہرگز نہوں فکرمند ۔۔۔ کہ باقی سفر کے منازل ہیں چند
جو اس خرچ سے ہو نہ پورا سفر ۔۔۔ تو حاضر ہے بندہ اسے بیچ کر
پہنچ جائیں پیش امام ہداعؑ ۔۔۔ نہوں آپ مغموم بہر خدا
یہ کہکر ہوئے پھر وہاں سے رواں ۔۔۔ قریب فرہ آکے پہنچے جہاں
تھے خوندمیر رض و نعمت رض وہاں ہمکلام ۔۔۔ یہ مذکور ہے تذکرہ میں تمام
کہ نعمت کئے ذکر احمد قدن ۔۔۔ کہ ہے وہ عجب شخص نیکو چلن
سزاوار ہے اس کو رہنا جدا ۔۔۔ کہ ہے حسب تعلیم شاہ ہداؑ
میانؑ نے یہ سنکر کہا صاف تب ۔۔۔ کہ کیا اس کی تعریف کرتے ہو اب
امام زمانؑ کے قدم چھوڑ کر ۔۔۔ وہ ہجرت سے صحبت سے منہ موڑ کر
ہے از خود جو ارشاد کرتا وہاں ۔۔۔ بیاں کرتے ہو اسکی کیا خوبیاں
یہ جو گفتگو ہو رہی تھی دراں ۔۔۔ تو فرمائے محمود دانائے راز
چلو اب حضور امام زمانؑ ۔۔۔ وہیں اس کا ہو تصفیہ بے گماں
جو فرمائیں حضرتؑ سو حق ہے وہی ۔۔۔ ضرورت ہے کیا تمکو اس بحث کی
یہ سنکر وہ حضرات ساکت ہوئے ۔۔۔ قریب فرہ بھی تھے اب آ چکے
وہاں سے قدم کو بڑھا کر کبیر رض ۔۔۔ گئے جلد تر پیش حضرت امیر رض
یہ خوش خبری جا کر سنائے وہ تب ۔۔۔ کہ حضرت کے فرزند آتے ہیں اب
سنی یہ امام زمانؑ نے خبر ۔۔۔ مسرت ہوئی آپ کو بیشتر

تھے بی بی بونجیؓ کے گھر میں حضور ۔۔۔ کہا یہ بتاؤ کہ ہیں کتنی دور
تو مژدہ رساں نے کہا ہیں قریب ۔۔۔ یہ سنکر اٹھے تب خدا کے حبیبؑ
مکاں سے نکل تا در دائرہ ۔۔۔ گئے آئے بے چین ہو کئی دفعہ
جو بی بی بونجیؓ نے دیکھا یہ حال ۔۔۔ کیا اس طرح شاہ دیںؑ سے سوال
کہ فرزند آتے پر ایسی خوشی ۔۔۔ تعجب ہے مجھکو کریں آپ بھی
کہا شاہؑ نے پوت آئے جب پوت ہو ۔۔۔ تو حاصل خوشی کیوں نہو باپ کو
ہے دیگر خوشی یہ کہ آتے ہیں یاں ۔۔۔ سو ہیں ان میں بعض ایسے آئندگان
کہ ہوں سامنے جنکے مہدی کئی ۔۔۔ تو بی بی بونجیؓ نے پوچھا تبھی
وہ ہیں کون رکھتے ہیں جو شان یہ ۔۔۔ ضروری ہے ہم کو ہو پہچان یہ
کہ تعظیم اُن کی کریں ہم مدام ۔۔۔ تو فرمائے اُس وقت حضرت امامؑ
وہ محمود و خوندمیر ہیں جان لو ۔۔۔ روایت یہ ہے تذکرہ میں ہے جو
شواہد میں بھی نقل ہے یہ عیاں ۔۔۔ یہ ہے تذکرہ میں بیاں بعد ازاں
کہ فرزند و اصحاب حضرت امامؑ ۔۔۔ قریب آئے جب دائرہ کے تمام
پچاس ساٹھ قدم تک بحکم اِلٰہ ۔۔۔ گئے پیشوائی کو خود دیں پناہؑ
ہوئے روبرو جبکہ موعودِؑ حق ۔۔۔ ہوئے پہلے پابوس محمودِ حق
ملاقی ہوئے جب پدر سے پسر ۔۔۔ تو وردِ جدائی جو تھا بیشتر
پدر نے پسر کو کیا ہمکنار ۔۔۔ ہوئے چشم دونو کے یوں اشکبار
کہ زاری سے مونڈھے تھے دونو کے تر ۔۔۔ پڑھی شاہؑ نے اک بیت اس وقت پر
یہ مضموں ہے اس بیت کا دلپذیر ۔۔۔ نہیں حسنِ معنیٰ میں جسکی نظیر

بایدشکست از ہمہ عالم برائے دوست
آرے برائے دوست دو عالم تواں شکست

ازاں بعد خوندمیرؓ عالی مقام ۔۔۔ ہوئے آکے پابوس حضرت امامؑ
وہیں شاہ نعمتؓ بھی آکر ملے ۔۔۔ ملے پھر مہاجرؓ سب آئے ہوئے

کہا پھر یہ محمودؓ نے شاہِ دیں
نہ ملتے جو خوندمیر مجھکو وہیں

تو میں راستے ہی ہوتا ہلاک
کہ تھا تنگدستی سے اندوہناک

مرے ساتھ جو خوندمیر آئے ہیں
مجھے دیکھئے آرام یاں لائے ہیں

کہا یہ سلوک اُن کا ہو گیا عجب
تمہارے حقیقی برادر ہیں اب

دیا شاہ نعمتؓ نے تھا جو جواب
اُسے سنکے بولے ولایت مآب

گئے بھول نعمت جو دستور ہے
مَثَل جو خلائق میں مشہور ہے

کسی کو نہ دینے کی ہو کوئی شے
تو کہتے ہیں کیا باپ کا مال ہے

نہ رکھنا تھا یوں مال محفوظ کر
فدا اُس کو کرنا تھا محمود پر

فضائل کا مولود کا یہ کلام
ہے سب تذکرہ میں بھی اے نیکنام

ملے سیّدینؓ آ کے مہدیؑ سے جب
ہیں اُس وقت کے یہ روایات سب

کہ اک دن فرہ میں حضورِ امامؑ
کئے عرض محمودِ عالی مقامؓ

کہ میرانجی اک شخص ہے آشکار
وہ تصدیقِ مہدی پہ ہے استوار

روش پر ہے مہدیِ دیں کی سدا
وہ کرتا بیاں بھی ہے قرآن کا

ولیکن ہے صحبت سے حضرت کی دور
ہے کیا حکم اس کے لئے اے حضور

تو فرمائے پوچھو بوقتِ بیاں
یہ عصر اور مغرب کے تم درمیاں

جو پوچھا اسے محمودِ دیں وہ مقال
بوقتِ بیاں کر کے مبہم سوال

تو فرمایا حضرتؑ نے واضح کہو
ہے کیا نام اس کا سو ظاہر کرو

وہ بولے ہے احمد قدن وہ عیاں
کہا شہؑ نے ذکر اُس کا چھوڑ دو یہاں

بیاں ہو رہا ہے خدا کا کلام
وہ ہے سر منافق نہ لو اس کا نام

شواہد میں ہے یہ روایت عیاں
ہوا شاہِ خوندمیرؓ کا حق بیاں

جو تھا حال احمد قدن کھل گیا
شبیہ شاہِ نعمتؓ کا زائل ہوا

فرہ پہنچنے تک امام زماںؑ
جہاں بھی گئے ھاجرہ کا بیاں

یہ فرماتے تھے ہر جگہ شاہِ دیںؑ
کہ باقی ہے اب اک صفت چار میں

خدا جس طرح چاہے پائے ظہور   صفت ہے جو چوتھی سو ہوگی ضرور
فرہ کو شہ خوندمیر رض آئے جب   تو اک روز فرمائے موعود رب ع
ہوا ہے یہ فرمانِ رب الانام   جو ہے قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کا کام
سو تیری گروہ سے یہ ہوگا عیاں   یہ فرمان مجھکو ہوا ناگہاں
تھا بندے کو یہ اشتیاق تمام   ہو بندے ہی کے واسطے سے یہ کام
تو کی عرض بندے نے بارِ خدا   یہ چوتھی صفت بھی ہو مجھ سے ادا
ہوئے جس طرح مجھ سے تینوں صفات   گروہ بھی رہی میری ہمراہِ ذات
اسی طور چوتھی صفت میں اے رب   گروہ کو تو رکھ میرے ہمراہ اب
تو آیا جواب از خدائے عظیم   یہ ہے امر ثابت در علم قدیم
نہ ختم النبی پر ہو قادر کوئی   نہ ختم الولی پر ہو قادر کبھی
کیا ہم نے ہے ایک بدلہ ترا   بدل تیرے اُس سے قتال ہوئے گا
یہ معنیٰ ہیں بدلہ کے ظاہر یہاں   صفت چوتھی ہووے گی اس سے عیاں
صفت یہ جو پائے گی اس سے قیام   اسی سے وہ پائیگا قوت تمام
بنے یہ صفت اس کا ہی خاصّہ   اُسی پر ہو حجت کا یوں خاتمہ
وہ خاتم ہو یوں حجت دیں کا   یہ مطلع میں ہے صاف لکھا ہوا
یہی تذکرہ میں بھی ہے سب بیاں   شواہد میں بھی ذکر ہے یہ عیاں
بیاں قاتلوا کا سُنے جب میاں رض   میاں شاہِ یوسف رض بھی تھے تب وہاں
کہا اُن سے حضرت ع سے پوچھیں یہ جا   وہ ہے کون جس سے یہ کام ہووے گا
ہو معلوم جب یہ کہ ہے وہ فلاں   کریں اُسکی تعظیم بھی جاوداں
یہ سنکر کئے عرض یوسف رض وہیں   وہ ہے کون فرمائیے شاہِ دیں
کہ چوتھی صفت جس پہ ہوگی تمام   کہ ہے لازمی اس کا بھی احترام
کریں بعدِ تعظیم خوندکار ہم   سدا اس کی تعظیم بھی لاجرم
تو فرمائے حضرت ع ہے کیا تمکو کام   جو اس وقت کرتے ہو تم یہ کلام

کیا عرض انھوں نے اے شاہِ زماں
ہیں سیّدِ خوندمیر حاضر یہاں

انھوں نے ہی پہنچوایا ہے یہ شہا
میاںؓ کی طرف بڑھکے شہؑ نے کہا

میاں تم جو کرتے ہو دریافت نام
تمھیں سے تو ہے ہونیوالا یہ کام

میاںؓ نے یہ کی عرض باانکسار
بعجز و تواضع کہ اے خوندکار

یہ ناچیز ہے بندۂ کمترین
اٹھانے کا یہ بار لائق نہیں

نہیں ہے سزاوار اس بار کا
تو فرمائے یہ سن کے شاہِ ہدیٰؑ

کہ بندے نے از خود کہا یہ نہیں
یہ فرمان خدا کا ہوا ہے یہیں

ہیں لائق تم اب یا نہیں اے میاں
تمہارے ہی صاحب پہ ہو سب عیاں

جو کہنا ہو تمکو کہو تم اُسے
یہ جو کہہ رہے ہو کہو مت مجھے

جو جس کام کا ہووے قابل اُسے
نہ چھوڑے خدا غیر کے تئیں نہ دے

کہ یہ بادشاہان مجازی تمام
نہ دیں جبکہ نااہل کو کوئی کام

تو وہ مالک الملک ربِّ قدیم
سمیع و بصیر و قدیر و علیم

وہ کیوں غیر قابل پہ ڈالے گا بار
تمھیں کرکے قابل دیا ہے یہ کار

ولیکن رہو اے میاں ہوشیار
محمدؐ کی ہے یہ ولایت کا بار

کہ سر جائے اور ٹوٹ جائے کمر
کھینچے کھال دشمن ہوں سب سربسر

نہ یار و مددگار ہو جز خدا
خدا ہی سے چاہو مدد اُس دفعہ

یہ فرما کے موعودؑ پروردگار
کئے راز یہ بھی وہیں آشکار

کہ ہوں روز اوّل فتحیاب تم
کہ دیکھوگے اعداء کو بیتاب تم

اگرچہ مقابل ہو عالم تمام
فتح تم کو دیوے گا ربّ الانام

گرفتار در غولِ اعداء ہوں تم
ہوں سب منہزم گرچہ تنہا ہوں تم

تمہارا جو ہو روز اوّل قتال
مری مہدیت کی صحت پر ہو دال

ہوا جنگ بدر نبوت جو تھا
نبیؐ کی نبوت کی آیت بنا

اسی طور ہو آیت مہدیت
تمہارے بھی اس جنگ کی کیفیت

یہ ہے تذکرہ میں مبارک مقال — ہے مطلع میں بھی سب بوجہِ کمال
یہاں ختم ہے یہ مبارک کلام — بشارات ہوں گے بیاں اب تمام
بشاراتِ مہدیؑ جو مرقوم ہیں — بحقِ میاںؓ اب وہ منظوم ہیں

بشارتِ اوّل

امام زماںؑ نے کہا دیکھکر — کہ اے بھائی خوندمیر آؤ ادھر
برادر ہمارے ہیں یہ ایک جدی — کہ سید حسینی ہیں خوندمیر بھی
شواہد میں ہے یہ کلام امام — سلیمانی میں بھی یہی ہے کلام

بشارتِ دوّم

کیے جبکہ تلقین بذکرِ خفی — میاںؓ کو بشارت یہ مہدیؑ نے دی
چراغ و فتیلہ و روغن یہ سب — تھے ہمراہ خوندمیر موجود اب
سُلگنا تھا بس ایک باقی رہا — سو وہ کام اس وقت پورا ہوا
نبیؐ کی ولایت کے اب شمع سے — یہ نورؑ علی نورؓ روشن ہوئے
یہ ہے تذکرہ میں بشارت عیاں — سلیمانی میں بھی یہی ہے بیاں

بشارتِ سوّم

میاںؓ نے کہا شاہِ دیںؑ سے جو حال — تو اُس وقت تھا یہ مبارک مقال
پڑی آپ پر جب نظر پہلی بار — تو پھوٹے مری آنکھ اے خوندکار
جو دیکھا ہوں میں آپکو درمیاں — کہ دیکھا میں اپنے خدا کو عیاں
یہ سُنکر امام زماںؑ نے کہا — خدا کو وہ دیکھے جو ہووے خدا
ہوا ہے یہ جو تذکرہ میں بیاں — ہے مطلع کی تحریر سے بھی عیاں
تمامِ فنا کی بشارت یہ تھی — جو خوندمیرؓ کو مہدیِ دیںؑ نے دی

بشارتِ چہارم

جو تھا روز اوّل کا احوال سب ۔ سنا کر میاںؒ نے یہ کی عرض تب
کہ عصر اور مغرب کے اب درمیاں ۔ ہیں جو سن رہا تھا بیانِ قرآں
ہوا نور اک آسماں سے نمود ۔ کہ مانند بیضہ کے پایا ورود
کشادہ ہوا صورتِ پیرہن ۔ بنا آکے وہ میرا زیبِ بدن
یہ سنکر امام زماںؑ نے کہا ۔ خلافت کی خلعت ہوئی ہے عطا
یہ منجانبِ حق تمہیں خوندمیر ۔ ہوئی تذکرہ کی عبارت اخیر

بشارتِ پنجم

میاںؒ کی نظر شہؑ پہ جس دم پڑی ۔ ہوئی اُن پہ طاری وہیں بیہشی
میاںؒ کے قریب آکے اُس دم حضور ۔ پڑھے آیتِ پاک اللّٰہ نور
اسی آیت پاک کا پھر بیاں ۔ کئے اک دفعہ جب کہ شاہ زماںؑ
تو فرمائے اس وقت حضرت امامؑ ۔ یہ ہے تذکرہ میں مبارک کلام

اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ
نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ
فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ
یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ
وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَ
لَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط
یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۰

جزو ۱۸ رکوع ۱۱

اللہ نور آسمان و زمین ہو اُس کے نور کی مثال ایسی ہے
جیسے ایک طاق کہ اس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ
شیشے کی قندیل میں دھرا ہوا ہے اور شیشہ گویا چمکتا
ہوا تارہ ہے وہ روشن کیا جاتا ہے مبارک درخت زیتون
کے تیل سے کہ جو نہ پورب رُخ ہے نہ پچھم رخ قریب
ہے کہ اس کا تیل جل اٹھے اگرچہ اس کو آگ نہ
بھی چھوئے روشنی پر روشنی ہے اللہ راہ دکھاتا ہے
اپنے نور کی جسے چاہتا ہے۔

ہے مشکوٰۃ صدرِ محمد نبیؐ
ہے نورِ نبوت سو مصباح وہی

زجاجہ نبیؐ کا جو ہے قلبِ پاک
ہے جوں کوکب و گوہرِ تابناک

نبیؐ کی ولایت مبارک شجر
جو بندے کی ہے ذات سے جلوہ گر

ہیں زیتِ شجر سیّد خوندمیر
کہ ہونیکو تھے خود بخود وہ منیر یعنے روشن

جو بندے نے روشن کیا انکے تئیں
تو اس وقت نورٌ علیٰ نور ہیں

روایت ہوئی تذکرہ کی تمام
شواہد میں بھی ہے یہی سب کلام

سراپائے نورِ خدا خاتمینؑ
مثنّیٰ انھیں کے ہوئے سیّدینؓ

نبوت کا مصباح ولایت کا زیت
ہے دونو سے روشن ہدایت کا بیت

صلاحیتِ فیض لے واسطگی
ہے دونو کی قرآں سے ثابت ہوئی

جو منظورِ پرنورِ مہدیؑ کا ہے
وہ مصداقِ فرمانِ یَھْدِیْ کا ہے

سب اصحابِ خاصِ امامِ ہمامؑ
ہوئے ہم جبہ مَنْ یَّشَا لا کلام

بشارتِ ششم

فرہ کے قریب آئے جب سیّدینؓ
سنے جب امامؑ آتے ہیں نورِ عین

تھی حضرت کو اس وقت بیحد خوشی
تو بی بی بونجیؓ نے پوچھا تبھی

کہ فرزند آنے پر ایسی خوشی
تعجب ہے مجھکو کریں آپ بھی

کہا شہؑ نے پوت آئے جبت تو ہو
تو حاصل خوشی کیوں نہ ہو باپ کو

ہے دیگر خوشی یہ کہ آتے ہیں یاں
سو ہیں اون میں بعض ایسے آئندگاں

نہیں سامنے جن کے مہدیؑ گئی
تو بی بی بونجیؓ نے یہ عرض کی

وہ ہیں کون رکھتے ہیں جو شان یہ
ضروری ہے ہم کو بھی پہچان یہ

کہ تعظیم ان کی کریں ہم مدام
تو فرمائے اس وقت حضرت امامؑ

وہ محمود و خوندمیر ہیں جان لو
روایت یہ ہے تذکرہ میں ہے جو

شواہد میں بھی یہ ہوا ہے بیاں
کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

بشارتِ ہفتم[۷]

کہا جبکہ محمودؒ نے شاہ دیں — نہ ملتے جو خوندمیر مجھکو وہیں
تو میں راستے ہی میں ہوتا ہلاک — کہ تھا تنگدستی سے اندوہناک
کہا یہ سلوک اُن کا ہو گیا عجب — تمہارے حقیقی برادر ہیں اب
فضائل میں مولود میں ہے یہ صاف (صفحہ ۱۵۱) — یہی تذکرہ (باب دوم) میں بھی ہے بے خلاف

بشارتِ ہشتم[۸]

فرہ میں جب آئے دو سید جواں — تو ہونے لگے سب دقائق بیاں
حقایق جو ہونے لگے آشکار — زبانِ دُرر بار سے بے شمار
یہ کی عرض تب بعض اصحاب نے — بیاں اب جو ہوتا ہے اس طور سے
حقائق کا اظہار پہلے نہ تھا — اگرچہ تھا پورا بیاں دین کا
شریعت طریقت کے جملہ نکات — بیاں ہوتے آئے بجملہ جہات
بیاں اب جو ہوتے ہیں اسرار دیں — ہوا تھا نہ اظہار ان کا کہیں
تو فرمائے سُنکر یہ شاہ زماں — ان اسرار کے آئے ہیں حاملاں
رہے واسطے کس کے اب کوئی شے — یہ مطلع ہیں اور تذکرہ (باب دوم) میں بھی ہے
تھے محمودؓ و خوندمیرؓ عالی مکاں — جو مخصوص (فصل ہفتم) تھے حاملانِ بیاں

بشارتِ نہم[۹]

فرہ میں جو اک دن امام زماں — کئے آیتِ سابقون[۵] کا بیاں

---

۵ قولہٗ تعالیٰ والسابقون السابقون ۝ اولٰئک المقربون ۝ فی جنٰت النعیم ۝ ثلۃ من الاولین ۝ وقلیل من الاٰخرین ۝ (جز ۲۷ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) آگے نکل جانیوالے آگے ہیں سب سے یہی لوگ مقرب ہیں نعمت کے باغوں میں یہ لوگ ایک انبوہ ہے اگلے لوگوں میں سے اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے —

تو فرماتے ہیں سابقوں سے مراد
جو لاہوتیاں ہیں وہ عالی نہاد

گئے ہیں جو حاصل تجلّیِ ذات
اور ہیں ثُلّۃٌ اولیں وہ ذوات

جو پیدا ہوئے بعد ختمِ نبیؐ
ہوئے ہیں جو تا عہد ختمِ ولی

انہی میں سے ہیں خواجہؒ بایزیدؒ
جنیدؒ و براہیمؒ و شبلیؒ پدید

اور ہیں ثُلّۃٌ آخریں سے مراد
ہوئے بعدِ مہدی جو نیکو نہاد

ہیں محمود و خوندمیر اور چند کس
روایت کا مضموں یاں تک ہے بس

جو انتخابنامہ [باب ۱۵] میں مذکور ہے
وہی حاشیہ [ص ۲۳۸] میں بدستور ہے

بشارتِ دہم [۱۰]

نہ ہوا ان سے فعلِ ضعیفی کبھی
بشارت یہ تخصیص دو کو ملی

وہ محمود و خوندمیر ہیں سیدینؓ
بشارت یہ حاصل کئے صاحبین

روایت یہ ہے حاشیہ میں عیاں
ضعیفی بمعنی رخصت ہے یاں

نہ تھا فعل رخصت کا جز عالیت
کی موعودؑ کی اس طرح تبعیت

بشارت یازدہم [۱۱]

صحابہؓ میں مخصوص ہیں سیدینؓ
بفضل و شرف خاص ہیں صاحبین

فرہ میں یہ فرمائے حضرت امامؑ
کہ ہوتا ہے یوں حکم ربّ الانام

"دو سیّد جواں" ہم سے جن کو سدا
پہنچتا ہے فیضان بے واسطہ

ہمارا ہے یہ تجھ پہ لطف و کرم
گئے ہیں ترے تابع دونو کو ہم

نکرتا میں مبعوث اگر تجھکو بھی
تو ہوتا مقام ان کو حاصل یہی

سنیں یہ کلام امامِ ہُدٰیؑ
تو بی بی بونجیؓ نے شہ سے کہا

کہ میرانجی وہ کون ہیں دو جواں
ہوا فضل جن کا ہے ایسا بیاں

کہا تم رکھو کام سے اپنے کام
کہ ظاہر کرے گا خدا انکے نام

یہ کی عرض بی بیؓ نے پھر باادب
غرض میری یہ پوچھنے سے ہے اب

کریں ان کی تعظیم بھی اس طرح　　ہے تعظیم خوندکار کی جس طرح
کیا ان سے حضرتؑ نے تب یوں بیاں　　ہیں محمود و خوندمیر وہ دو جواں
عبارت ہے انصاف نامہ (باب ۱۵) کی اصل　　یہی حاشیہ (صفحہ ۲۴۳) میں بھی آئی ہے نقل
جو ہے مطلع اور تذکرہ میں بیاں　　روایت سے ہے اک اور دیکھو یہاں
امام زماںؑ کے یمین و یسار　　تھے محمود و خوندمیر عالی تبار
نماز ظہر پڑھکے حضرت امامؑ　　بفرمانِ رحمٰن کئے یوں کلام
یہ ہوتا ہے فرمانِ حق اس زماں　　کہ سید محمد! یہ دونو جواں
ترے بیدھے اور بائیں بازو جو ہیں　　کیا برگزیدہ ہوں دونو کو ہیں
ہوتے اگر مرسل و انبیاء　　کتابیں بھی میری نہ ہیں بھیجتا
یہی ہوتا ان دو کو حاصل مقام　　ہے بے واسطہ فیض انکو مدام
ہمارا ہے یہ تجھ پہ لطف و کرم　　گئے ہیں انھیں بہرہ ور تجھ سے ہم
اسی جا ہے منقول یہ قول بھی　　روایت یہ ہے سید عالمؒ نے کی
یہ دونو ہوئے تیرے قائم مقام　　ہیں زانو زدہ تیرے آگے مدام
شواہد میں ہے جس جگہ یہ بیاں　　ہے یہ بھی کہ فرماکے شاہ زماںؑ
کہ روز جزا ہو جو حکم خدا　　اے سید محمد تو مہدی ہوا
محمد نبیؐ کی ولایت کا ہم　　کئے تجھکو خاتم بفضل و کرم
تو کیا ہدیہ لایا ہمارے لئے　　تو بندہ کرے عرض اللہ سے
جو سید و صالح ہیں یہ دو جواں　　مسلمانِ تام ان کو لایا ہوں یہاں
تری بارگہ میں یہ حاضر ہیں جو　　کرم سے قبول ان کو تو کیجیو
بلطف و کرم حق کرے گا قبول　　ہیں تخصیص میں دو کی اکثر نقول

۱۲ بشارت دوازدہم

بفرمانِ رب مہدیِ دیںؑ نے جو　　بشارات ذاتی دے تین کو

ہیں محمودؓ و خوندمیرؓ دلاورؓ یہ تین — ہیں ذاتی بفرمانِ سالارِ دینؑ
جو انصاف‌نامہ میں مرقوم ہے (باب ۱۷) — سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

بشارتِ سیزدہم (۱۳)

میاںؓ سے یہ بولے امامِ زماںؑ — کہ سیرِ ولایت میں سُن لو میاں
خدا کی خدائی میں کوئی نہیں — جو ہووے میاں تم سے فاضل‌تریں
میاں سید عالمؒ کا ہے جو بیاں — ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں

بشارتِ چہاردہم (۱۴)

یہ فرمائے موعودؑ پروردگار — الوہیتِ حق کے ساتوں بحار
ہیں سید خوندمیر پیتے مگر — نہیں ہوتا ہے ان کا لب کوئی تر
یہ ہے حاشیہ میں روایت عیاں (ص ۲۴۷) — شواہد میں بھی یہ ہوا ہے بیاں (باب ۲۷)

بشارتِ پانزدہم (۱۵)

میاںؓ کو بشارت یہ مہدیؑ نے دی — نہیں فرق ہم میں اور تم میں کوئی
ہیں ہم اور تم ایک ذات اک وجود — یہ فرمائے موعودؑ ربِّ ودود
یہ جو حاشیہ میں روایت ہے صاف (ص ۲۴۷) — تمام فنا پر دلالت ہے صاف

بشارتِ شانزدہم (۱۶)

یہ فرمائے اک وقت شاہِ زماںؑ — کہ دیویں مجھے مشتِ خاک آ میاں
نقول میاں سید عالمؒ میں اور (ص ۱۱۵) — فضائل میں ہے یہ بیاں صاف طور (ص ۵۸)

بشارتِ ہفدہم (۱۷)

یہ یستنبطونہ[1] کی رکھتے ہیں شان — بشارت یہ مہدیؑ سے پائے میاںؓ
حقیقی جو تاویل ہیں جانتے — مرادِ خدا جو ہیں پہچانتے
جہاں ہووے دشوار نیلِ مرام — نکالیں خبر کو وہی لا کلام
تھا جو تھی صفت کا میاںؓ پر جو بار — وہ ہونیکو تھا عنقریب آشکار
صحابہؓ میں پیدا ہوا اختلاف — میاں حق بجانب رہے ان میں صاف
ہوئی قاتلوا کی جو صورت عیاں — تو تھے صاحبِ امر بیشک میاںؓ
مناسب نہیں تھا میاںؓ سے خلاف — کیا سب نے اس بات کا اعتراف
مبشر بہ الاّ قلیلاً تھے جو — بفرمانِ مہدیؑ وہ سید تھے دو
وہ محمود و خوندمیر تھے دو جوان — جو الاّ قلیلاً کی رکھتے تھے شان
فضائل شواہد کی ہے جو خبر — یہ توضیح ہے مرقوم اس جاے پر

بشارتِ ہژدہم

یہ فرمائے خوندمیرؓ اک مرتبہ — کہ اک روز پیش آیا یہ واقعہ
پکڑ کر مرا ہاتھ شاہِ ہدیٰ — گئے لیکے حجرے میں اور یہ کہا
اے سید خوندمیر سر ماہ سے — یہ معلوم ہوتا ہے حق سے مجھے
ہوا ہے یہ سینے میں جو کچھ ظہور — رکھے ہاتھ سینے پہ بولے حضور

---

[1] قولہٗ تعالیٰ واذا جاءهم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم ولولا فضل الله عليكم ورحمته لاتبعتم الشيطان الا قليلا ○ (جزء ۵ رکوع ۸)

اور جب انکے پاس آتی ہے کوئی خبر امن کی یا خوف کی تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر پہنچا دیتے رسول اور اپنے صاحبانِ حکومت تک تو اس کی مصلحت کو معلوم کر لیتے ان میں سے وہ لوگ جو مصلحت معلوم کر سکتے ہیں اور اگر اللہ کا تم پر کرم نہوتا اور اسکی مہربانی نہوتی تو تم سب پیچھے لگ گئے ہوتے شیطان کے سوا چند کے۔

وہی ہاتھ پھر اپنے سینے پہ لا — ہے یاں بھی وہی شاہ دیںؑ نے کہا
بشارت فرہ ہیں یہ پاڑے میاںؓ — ہے انصاف نامہ میں اس کا بیاں
باب ۱۲

بشارت نوزدہم [۱۹]

شب و روز خوندمیر کو ہے سفر — کہ آتے ہیں جاتے ہیں یہ عرش پر
عروج و ہبوط انکے تئیں ہی مدام — یہ فرمائے اک بار امام ہمامؑ
یہ ذکر مبارک فضائل میں ہے — فضائل کے روشن دلائل میں ہے
سلیمانی میں بھی روایت ہے یہ — کہ منظوم جسکی عبارت ہے یہ
صفحہ ۱۲

بشارت بستم [۲۰]

بیان آمدہ در فضائل چنیں — بخوندمیرؓ فرمود مہدی دیںؑ
نسیمے کہ از تو بما می رسد — زبوے تو الفت فزا می رسد

بشارت بست و یکم [۲۱]

بشارت فضائل میں مذکور ہے — یہ مہدی ہادیؑ کا منشور ہے
کہ تصحیح ہوتی ہے جس طور یاں — اسی طور ہووے گی پیش میاں
صفحہ ۱۲

بشارت بست و دوم [۲۲]

کہا جبکہ محمود رضؓ نے شاہِ دیں — مجھے نسبتیں تین ہیں بالیقیں
پدر اور پسر کا ہے اول مقام — پھر استادی شاگردی ہے اے امام

لہ حضرت مہدیؑ نے شاہ خوندمیرؓ سے فرمایا تمہاری طرف سے ہمکو دوستی کی بو آتی ہے یہی مضمون ان الفاظ میں ادا کیا گیا ہے کہ تمہاری طرف سے نسیم ہماری طرف بوئے الفت لئے پہنچتی ہے۔

سوم نسبتِ مرشدی طالبی ‏ ‏ ‏ یہی ایک نسبت ہے یوسف کو بھی
مگر اُن کا ہے حال ہی اور اب ‏ ‏ ‏ نہیں حال بندے کا اِس طور اب
یہ فرمائے سنکر امام الہدیٰؑ ‏ ‏ ‏ یہ کیا آرزو ہے برادر بھلا
تجلّیِ روحی میں کرستے ہیں جو ‏ ‏ ‏ وہ ادہ اوہ تم کچھہ نہ حیرت کرو
کہ بہتر ہے ان سے تمہارا جو حال ‏ ‏ ‏ تمہاری اور انکی ہے اب یہ مثال
سوار ایک تیزی سے ہی جو رواں ‏ ‏ ‏ روانی میں ہے راہ وہ طے کناں
بجز منزل اُسکی نظر میں نہیں ‏ ‏ ‏ وہ اثناء رہ میں نہ ٹھیرے کہیں
وہ ہے قطعِ رہ میں تمہاری مثال ‏ ‏ ‏ روانی میں یوسف ہیں جوں پیرزال
کبھی رہ چلے اور کبھی ٹھیر جائے ‏ ‏ ‏ تماشاء رہ سے بھی وہ دل لگائے
وہ بڑھیا کے مانند ہیں جو رواں ‏ ‏ ‏ تمہاری وہ رفتار لائیں کہاں
ہوس تم کرو تو کرو باپ کی ‏ ‏ ‏ یہ دیکھو تو خوندمیر کا حال بھی
تجلی پہ ہے گو تجلّی مگر ‏ ‏ ‏ نہیں ہے تغیر کا رخ پر اثر
شواہد میں ہے یہ مبارک بیاں (باب ۲۶) ‏ ‏ ‏ اور انصافنامہ میں بھی ہے عیاں (باب ۱۷)

۲۳
بشارت بست وسوم

روایت ہے از شاہ خوندمیرؓ یہ ‏ ‏ ‏ ہے انصافنامہ کی تحریر یہ
کہ فرمائے یوں سید خوندمیرؓ ‏ ‏ ‏ قرہ میں ہیں تھا روبروے امیرؑ
نبی کی ولایت کے جو فضل کا ‏ ‏ ‏ تھا درپیش اس وقت پر تذکرہ
اسی وقت میرانؑ نے فرمایا تھا ‏ ‏ ‏ کہ ہوتا ہے یوں مجھکو حکمِ خدا
اے سید محمد جہاں ختم ہو ‏ ‏ ‏ محمد نبیؐ کی ولایت ہے جو
ہوں قائم مقام انبیاء کے وہاں ‏ ‏ ‏ کسی کی ہو سیر براہیمؑ شاں
کسی کو میسّر ہو موسیٰؑ کی سیر ‏ ‏ ‏ وہیں بعض کو ہووے عیسیٰؑ کی سیر
توکی عرض بندے نے ہوگی عطا ‏ ‏ ‏ نبیؐ اور مہدیؑ کی بھی سیر کیا

کہا شہؑ نے بندے کی ہے ذات میں — تمہیں سیہر حاصل یہ تم جان لیں
عبارت ہے انصافنامہ کی اصل — یہی حاشیہ میں بھی آئی ہے نقل
نہ محمودؓ کی تھی نظر حال پر — نہ خوندمیرؓ کی حال پر تھی نظر
نبیؐ کے ہو محمودؓ قائم مقام — رہے عینِ ذات امام ہمامؑ
یہ تھی خاص قائم مقامی انھیں — رہے دوہرے اُنکے سب حکم ہیں
تھی دیگر صحابہؓ ہیں مختص جو ذات — وہ ہے ذاتِ خوندمیرؓ عالی صفات

۲۴ بشارت بست وچہارم

میاںؓ کو یہ فرمائے شہؑ آشکار — کہ ہے ختم تم پر ولایت کا بار
روایت شواہد میں ہے یہ عیاں — ہے دیگر کتب میں بھی اس کا بیاں
یہی حاشیہ میں ہے آئی خبر — میاںؓ کو یہ فرمائے خیر البشرؑ
یہ ہے مصطفیٰؐ کی ولایت کا بار — اٹھانا ہے اس کا جو دشوار کار
تمہارے سوا جو اٹھائے کوئی — یہ طاقت نہیں ہے کسی اور کی
یہ فرمائے پیران سے شاہِ ہداؑ — کہ تمکو مِری ذات میں ہے فنا
یہ جو حاشیہ میں روایت ہے صاف — سو مفہوم اس کا یہ ہے بلے خلاف
یہ سیہرِ ولایت فناء تمام — تھی بعضے صحابہ کو حاصل مدام
یہ بارِ ولایت اٹھانے میں خاص — ہے خوندمیرؓ کی ذات بالاختصاص
فنا جن کو حاصل ہوئی تھی نہ تام — ہوئے فیضِ محمودؓ سے وہ تمام
ہوئے خاتمِ کارِ موعودؑ حق — پس از ذاتِ موعودؑ محمودِ حقؓ
ہوئے خاتمِ بارِ مہدیِ دیںؑ — میاں شاہِ خوندمیر روشن جبیںؓ
وہ ہیں بدلِ ذاتِ امام زمانؑ — اٹھانے میں بارِ ولایت عیاں
ہے صدیقیت کا جو اعلیٰ مقام — ولایت میں رکھتے ہیں پانچوں کرامؓ
جو حلِ ولایت میں ہے منتخب — ولایت کا صدیق پایا لقب

۲۵
بشارت بست و پنجم

ہے انا عرضنا[۱] سے یہ آشکار — کیا پیش حق نے امانت کا بار
اٹھائے نہ اُس کو زمین آسماں — لرز اٹھے اس سے تھے کوہِ گراں
کیا اسکو انسان ہی نے قبول — ہے انسان بیشک ظلوم و جہول
سنا کر یہ آیت امام زماںؑ — بفرمانِ رحمان کئے یوں بیاں
مراد آسمانوں سے ہیں انبیاءؑ — زمیں سے ہیں مقصود سب اولیاؒ
ہیں مقصود علماء بلفظِ جبال — اٹھایا کسی نے نہ بارِ قتال
الانسان سے مقصود ہیں خوندمیر — روایت اسی پر ہوئی ہے اخیر
ہے فرمانِ مہدیؑ امانت کا بار — جو تھا عشق و دیدارِ پروردگار
اٹھایا ہر اک جس قدر اٹھ سکا — لقاءِ خدا سے مشرّف ہوا
اٹھائے کما حقہٗ دو ہی — ہیں ختم النبیؐ اور ختم الولی
شواہد میں ہے یہ روایت عیاں — ہے انصاف نامہ میں بھی یہ بیاں
امانت کی تھی جو صفت باطنی — وہ تھی کیفیت عشق و دیدار کی
صفت ظاہری تھی جو امرِ قتال — نبیؐ کی ولایت کا تھا خاص حال
نبیؐ کی ولایت کو پائے امامؑ — تھا امرِ قتال آپ کا خاص کام
مگر تھا نہ مہدیؑ پہ قادر کوئی — صفت یہ نہ مہدیؑ سے ظاہر ہوئی
ہوا بدلِ مہدیؑ میاںؓ کا یہ حال — ہوئے اس صفت میں میاںؓ بے مثال

---

[۱] قولہٗ تعالیٰ انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوات و الارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہٗ کان ظلومًا جھولا۔ (جزو ۲۲ رکوع ۶)

ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا انسان نے بیشک وہ بڑا بیباک نادان تھا۔

رہِ عشقِ حق کے علامات چار — جواز حکم قرآں ہیں آشکار
ہیں ہجرت اور اخراج از خانماں — اور ایذا رسانیِ اہلِ جہاں
رہِ حق میں پانا قتال وجدال — یہ عشاقِ حق کے رہے چار حال
ہوئے تین ان میں سے پورے جہاں — تو فرمائے موعودِ آخر زماںؑ
ہوا هاجروا اخرجوا بھی ہوا — اور اُوذُوا براہِ خدا ہو چکا
رہا قاتلوا اور قُتِلوا کا کام — خدا جس طرح چاہے پائے نظام
یہ بارِ امانت کی جو تھی صفت — ہوئی شاہِ خوندمیر رضؓ کو مرحمت
اٹھانے میں اس بار کے جب میاںؑ — ہوئے بدلِ ذاتِ امام زماںؑ
تو انّا عرضنا سنا کر تمام — بفرمانِ رحماں یہ بولے امامؑ
ہیں مقصود "انساں" سے خوندمیر ہی — روایت اسی پر ہے آخر ہوئی
نقولِ میاں سید عالمؒ میں اور — فضائل میں ہے یہ خبر صاف طور
یہ دونوں میں ہے مجملاً جو خبر — اسی کی یہ توضیح ہے مختصر
جو بارِ امانت اٹھائے تمام — نبیؐ اور مہدیؑ ہیں اُنکے امام
یہ تھی بار اٹھانے کی ظاہر جو شاں — نہ ظاہر ہوئی وہ بجز از میاںؓ
وہی شان تھی قاتلوا کا ظہور — ہوئے اپنے اعداء پہ غالب حضور
ہزاروں ادھر تھے ادھر ساٹھ تھے — رکھے اُن ہزاروں کو جو کاٹتے
ہیں شہداء راہِ خدا بیشتر — نہ پایا کسی نے یہ فتح و ظفر

؎ قولہٗ تعالیٰ فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرنّ عنھم سیاٰتھم ولادخلنّھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر ۃ
(جزء ۴ رکوع ۱۱)

جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور مارے اور مارے گئے ضرور میں دور کردوں گا اُن سے انکے گناہ اور ضرور ان کو داخل کروں گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں انکے نیچے نہریں۔

قُتلِوا سے اکثر ہوئے بہرہ گیر — پہ ہیں قاتلُوا میں میاںؓ بے نظیر
کریں چند اشخاص ہزاروں سے جنگ — اور اعداء کا ہو ناطقہ اُن سے تنگ
مثالِ اس کی اوّل اور آخر کہیں — ملے ڈھونڈھنے سے یہ ممکن نہیں
میاںؓ کیلئے یہ مسلّم ہے بات — کہ جو تھی صفت میں وہ ہیں بدل ذات
اگر بدلِ مہدیؑ نہ ہوتے میاںؓ — تو اس بار کی تاب لاتے کہاں
جو تھا حکمِ مہدیؑ سو پورا ہوا — قرآن و نبیؐ کا یہ اعجاز تھا
یہ بدر ولایت کا ہے واقعہ — سو ہے معجزہ صاف موعودؑ کا
میاںؓ پر ہوئی حجت دیں تمام — ہو رضوانِ حق بر روانِ ہمام

بشارت بست و ششم ۲۶

امام زماںؑ نے میاںؓ سے کہا — کہ تم کو مری ذات میں ہے فنا
یہ جو حاشیہ میں ہوا ہے بیاں — ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں

بشارت بست و ہفتم ۲۷

میاںؓ سے یہ فرمائے شاہِ ہدیٰ — جو دشمن تمہارا وہ دشمن مرا
ہے دشمن مِرا دشمنِ مصطفےٰ — عدوے نبیؐ ہے عدوے خدا
بقولِ میاں سید عالمؒ میں اور — شواہد میں ہے یہ بیاں صاف طور

بشارت بست و ہشتم ۲۸

قبا زرد پہنے تھے شاہ زماںؑ — میاںؓ کو وہ پہنا دیے ناگہاں
یہ فرمائے اُس وقت امامِ ہدیٰؑ — یہی ہیں ولایت کے شیرِ خدا
یہ غالب ہوں اعداء پہ اپنے تمام — فضائل میں ہے یہ مبارک کلام
سلیمانی میں بھی یہی ہے بیاں — کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

بشارت بست و نہم ۲۹

میاں کو بلائے تھے اک بار امامؑ
خدا بخش کہکر ہے یہ بھی کلام
شواہد میں ہے یہ بشارت لکھی
نقولِ میاں سید عالم میں بھی

بشارتِ سی ام [۳۰]

یہ فرمائے اک وقت امامِ ہدیٰؑ
کہ ہیں بھائی خوندمیرؓ مردِ خدا
میاں سید عالمؒ کا ہے جو بیاں
ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں
یہ ہیں مردِ ربانی بولے امامؑ
سلیمانی میں اس طرح ہے کلام

بشارتِ سی و یکم [۳۱]

بفرمانِ مہدیؑ شہِ خوندمیرؓ
ولایت کے بھیڑے ہیں سلطان نصیر
شواہد فضائل میں ہے جو کلام
یہ مفہوم اس کا ہے اے نیکنام

بشارتِ سی و دوم [۳۲]

میاںؓ سے یہ فرمائے شاہِ زماںؑ
کہ ہم اور تم ایک ہیں اے میاں
ہمارے ہیں روح و جسد متّحد
جسد ہے سو روح روح سو ہے جسد
فضائل سلیمانی کا ہے بیاں
کیا نظم رشدی نے جس کو یہاں
بشارات کا ذکر آخر ہوا
یہاں سے فضائل کا ہے تذکرہ
جو ہیں خاص احوالِ عہدِ امامؑ
فضائل سے موسوم ہیں وہ تمام
روایات جو ہیں متفرقہ
فضائل کے بعد اُن کا ہے تذکرہ

(ذکر احوال و معاملات حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہٗ
بحضور حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

فضیلتِ اوّل

پٹن آ کے فرمائے شاہِ زماںؑ — کہ ایماں کی بو آرہی ہے یہاں
یہ فرمائے اک بار امامِ ہدیٰؑ — کہ گجرات ہے کانِ عشقِ خدا
جونپور سے عشق اٹھا جو تھا — سو گجرات نے اُس کو اپنالیا
ہے سارے ممالک میں گجرات یوں — کہ انگشتری میں نگینہ ہو جوں
وہیں شاہِ دینؑ یہ بھی فرمائے تھے — کیا تنگ ہیں اہلِ گجرات نے
عطا حق کی ملتی ہے ہرچند انھیں — یہ کہتے نہیں بس کسی حال میں
مشرف جو گجرات کے تھے کرام — میاںؓ اُن میں اوّل رہے لاکلام
شواہد میں یہ جو ہوا ہے بیاں — کیا میں نے منظوم اسکو یہاں
میاںؓ کی بھی نسبت روایت ہے خاص — اسی طور کی ایک بالاختصاص
کہ فرمایا اک بار موعودؑ نے — کیا مردِ گجراتی حیراں مجھے
جو دیویں سو لینے سے ہی اسکو کام — یہ کہتا نہیں بس کبھی نیکنام
میاں سید عالمؒ کا ہے یہ بیاں — سلیمانی میں بھی یہی ہے عیاں

۲ فضیلتِ دوّم

پٹن میں ملے شاہِ دینؑ سے میاںؓ — وہیں کا ہے یہ واقعہ بے گماں
میاںؓ سے امام زماںؑ نے کہا — کہو اے میاں اپنا تم ماجرا
سنایا میاںؓ نے جو سب اپنا حال — ہے مذکورہ اوپر بوجہ کمال
ہوئے اس سعادت سے جب باریاب — اٹھارہ برس کے تھے عالیجناب

۳ فضیلتِ سوّم

پٹن میں بحکمِ امامِ ہمامؑ — مکاں جاتے آتے تھے عالی مقامؓ
گئے جبکہ بڑلی میں شاہِ زماںؑ — تھے ہر وقت وعوے کے حاضر میاںؓ
وہاں سے رضا پا کے آئے پٹن — تو بڑلی میں جب تک تھے شاہِ زمنؑ

میاںؓ اور میاں کے جو تھے اقربا
رہے جا کے حضرتؑ سے ملتے سدا

چلے جبکہ بڑلی سے آگے حضور
میاںؓ بھی وطن سے ہوئے اپنے دور

ملے پھر امام زماںؑ سے جہاں
وہاں سے تھے ہمرہ میاںؓ جاوداں

نگر ٹھٹھ سے پھر بحکم امامؑ
یہ گجرات آئے تھے عالی مقامؓ

یہ ہے تذکرہ میں روایت یہاں
کسی نے کہا پیشِ شاہِ زماںؑ

میاں کے اقارب ہیں گجرات میں
مبادا کہ وہ اُنکو واں روک لیں

تو فرمائے بندہ جو ہے بھتیجا
بحکم خدا پھر خدا لائے گا

زیادہ کرے گا وہی دین کو
فضیلت میاںؓ کی ہے یہ دیکھ لو

فضیلتِ چہارم

جو محمودؓ و خوندمیرِ عالی مقامؓ
فرہ آئے پیشِ امام ہمامؑ

کہا تب یہ محمودؓ نے شاہِ دیں!
نہ ملتے جو خوندمیر مجھکو وہیں

تو میں راستے ہی میں ہوتا ہلاک
کہ تھا تنگدستی سے اندوہناک

مرے ساتھ جو خوندمیر آئے ہیں
مجھے دیکھے آرام یاں لائے ہیں

کہا یہ سلوک اُن کا ہو گیا عجب
تمہارے حقیقی برادر رہیں اب

حقیقی برادر مبشّر ہیں دو
تو بیشک برادر برابر ہیں دو

ہیں جبریل و میکال کے مثل خاص
تفضل و شرف پائے ہیں اختصاص

ہیں افضل اور اعظم یہ دو مقتدا
یہ جامع میں ہے مجتہدؒ نے لکھا

فضیلتِ پنجم

فرہ میں رہے سرورِ کائنات
سوا چھے مہینے بقیدِ حیات

تو گذرے تھے چھے ماہ اس طرسے
گذرتا تھا دن پاس محمودؓ کے

گذرتی تھی خوندمیرؓ کے پاس شب
تھی تقسیم دونوں کی از حکم رب

ازل سے ابد تک کے اسرار کی — دو سیّد کو تعلیم مہدیؑ نے دی
فضائل کی ہے یہ خبر مختصر — شواہد میں بھی آئی ہے یہ خبر

فضیلتِ ششم

فرہ کو شہِ خوندمیرؓ آئے جب — تو اک روز فرمائے موعودِ رب
ہوا ہے یہ فرمان ربّ الانام — جو ہے قاتلوا وقتلوا کا کام
سو تیری گروہ سے وہ ہوگا عیاں — یہ فرمان مجھکو ہوا ناگہاں
وہیں یہ بھی فرمائے حضرت امامؑ — یہ ہوتا ہے فرمانِ ربّ الانام
کیا ہم نے ہے ایک بدلہ تیرا — بدل تیرے اُس سے قتال ہووے گا
بیاں قاتلوا کا سُنے جب میاںؓ — میاں شاہِ یوسفؓ بھی تھے تب وہاں
کہا اُن سے حضرتؑ سے پوچھیں یہاں — وہ ہے کون جس سے قتال ہووے گا
یہ سُنکر کئے عرض یوسفؓ وہیں — وہ ہے کون فرمایئے شاہِ دیں
کہ چوتھی صفت جس پہ ہوگی تمام — کہ ہے لازمی اس کا بھی احترام
کریں بعدِ تعظیم خوندکار ہم — سدا اُس کی تعظیم بھی لاجرم
تو فرمائے حضرتؑ ہے کیا تمکو کام — جو اس وقت کرتے ہو تم یہ کلام
کیا عرض انھوں نے اے شاہ زماں — ہیں سیّدِ خوندمیر حاضر یہاں
انھوں نے ہی پچھوایا ہے یہ شہا — میاںؓ کی طرف بڑھکے شہؑ نے کہا
میاں تم جو کرتے ہو دریافت نام — تمہیں سے تو ہے ہونیوالا یہ کام
میاںؓ نے یہ سنکر جو کی التجا — امامِ زماںؑ نے جو اُن سے کہا
سو گذرا ہے اوپر وہ جملہ بیاں — جو ہے مطلع و تذکرہ سے عیاں
یہ مولود میں اس جگہ ہے خبر — میاںؓ سے یہ بولے شہِ بحر و برؑ
یہ ہے قاتلوا وقتلوا کا بار — تمہاری ہی گردن پہ ہے سازوار
رکھو اپنے مضبوط تم استخواں — یہ بار گراں تم پہ ہے اے میاں

فضائل میں ہے اس جگہ جو کلام سو مفہوم اُس کا یہی ہے تمام
کہ فرمائے اک وقت حضرت امیرؑ رہو تم نہ بے فکر اے خوندمیر
کہ بندے کے پیچھے ہے کارِ عظیم رہو استواری سے تم مستقیم
ہے اخبار الاسرار میں یہ بیاں فرہ میں حضورِ امامِ زماںؑ
یہ بی بی ملکانؓ نے اکدن کہا مقاتلہ میں نے یہ دیکھا شہا
ہوا قاتلوا قُتِلوا کا ظہور گروہ ہی سے ہے آپکے اے حضور
مگر اُس گروہ سے اے شاہ زماں ہیں حاضر فقط ایک خوندمیر یاں
تو فرمایا حضرتؑ نے ہاں ہے یہی گروہ کے یہ سردار ہیں واقعی
گروہ حق کے نزدیک ہے وہ تمام یہ بندے کے نزدیک ہیں نیکنام
صفت یہ سر انجام پائے گی جب گروہ اور سردار اک جا ہوں سب
تو تکمیل پائے گا امرِ قتال شواہد میں ہے یہ مبارک مقال

فضیلتِ ہفتم

معاملہ اک روز خوندمیرؓ نے فرہ میں کیا عرض یوں شاہؑ سے
ہوا مجھکو معلوم خوندکار یوں کہ میں دوجہاں سے ہوا فوت ہوں
یہ بولے وہیں بے خبر ہو گئے رہا کچھ نہ احساس بس کھو گئے
اسی وقت گھر میں گئے شاہِ دیںؑ دو شمشیر لے آئے حضرت وہیں
میاں ہوش میں آئے کچھ دیر میں تو فرمائے اس وقت حضرت انھیں
یہ لو دونو شمشیر اے خوندمیر وہ بولے کہ کافی ہے ایک اے امیر
تو فرمائے حضرتؑ کہ یہ بندہ اب گیا تھا جو گھر میں بفرمانِ رب
بفرمانِ رب لایا شمشیر دو ہوا ہے جواب حکم وہ بھی سنو
اے سید محمد یہ دو تیغ لے اور خوندمیر کو آپ خود باندھ دے
یہ فرما کے اٹھے شہنشاہِ دیںؑ میاںؓ کو کھڑا کر کے فوراً وہیں

میاںؓ کی کمر میں دو شمشیر تب — دو جانب دسے باندھ موعود ربؑ
ہوا ختم یاں تذکرہ کا کلام — روایت یہ مطلع میں بھی ہے تمام
شواہد میں ہے اس جگہ یہ بیاں — میاںؓ سے یہ فرمائے شاہِ زماںؑ
کہ اے بھائی خوندمیر بارِ عظیم — یہ ڈالا ہے تم پر خدائے کریم
یہ ہے مصطفیٰؐ کی ولایت کا بار — کہ جس کا اٹھانا ہے دشوار کار
یہ ہے بار جس تن پہ ڈالا گیا — سر و تن جدا پوست ہووے جدا
میاں سید عالمؑ کا ہے یہ کلام — میاںؓ سے یہ فرمائے حضرت امامؑ
رہو اے برادر سدا ہوشیار — کہ ہے یہ نبیؐ کی ولایت کا بار
تمہاری جو گردن پہ ڈالا گیا — سر و تن جدا پوست ہووے جدا
میاںؓ کی تھا گردن پہ دستِ امامؑ — میاںؓ سے کئے جس گھڑی یہ کلام
شواہد میں یہ بھی ہوا ہے بیاں — میاںؓ سے یہ فرمائے شاہِ زماںؑ
کہ اے بھائی خوندمیر رکھو خبر — یہ بندہ ہے مہدیِ موعود اگر
تو ہوگی یہ بندے کی تم سے صفت — جو ظاہر سو اُس کی ہے یہ کیفیت
کہ ہو روزِ اول جو تم سے قتال — فتح تم کو ہوگی سنو کل حال
اگرچہ مقابل ہو سارا جہاں — اکیلے ہوں تم ذات سے اے میاں
شہادت تمہاری ہو روز دگر — اگر تم کو یہ بات آئے نظر
تو سمجھو میں مہدیِ موعود تھا — کیا حکم حق سے جو میں نے کیا
نہو یہ تو سمجھو میں مہدی نہ تھا — کہا گفتۂ نفس سے جو کہا
شواہد میں جو نقل مرقوم ہے — سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے
امام زماںؑ نے جو دی تھی خبر — ہوئی مثل خورشید کے جلوہ گر
ہے بدرِ ولایت میاںؓ کا قتال — بنا حجّتِ مہدیت بے مثال

فضیلتِ ہشتم ۸

فرہ کا ہے یہ واقعہ بے گماں — معاملہ اک دن یہ بولے میاںؒ
یہ دیکھا میں پائے ہیں حضرتؑ وصال — ہوا غسل و تکفین بوجہِ کمال
جنازے کے آگے کھڑے ہیں تمام — اٹھانے کا ہر اک کو ہے قصد تمام
اٹھا سکتا کوئی نہیں ہے مگر — تو بندے نے اُن سے کہا دیکھکر
کہ اے بھائیو حکم دیں تم تو میں — اٹھاؤں گا اس دم جنازہ کے تئیں
تو سب نے کہا ہاں اٹھاؤ تم اب — بآسانی بندہ اٹھایا یہ تب
ہوا اپنے سینے پہ رکھکر رواں — تو دیکھا یہ میں نے وہیں ناگہاں
کہ میرانؑ ہیں غائب مری ذات میں — نہ ہاتھوں میں پایا میں اپنے انھیں
کہا میں نے یہ حال پیشِ امامؑ — تو فرمائے سنکر امام ہمامؑ
کہ ہاں ہے وہی تم نے دیکھا ہے جو — کہ تم ہی اٹھاؤ گے اس بار کو
یہ ہے مصطفےٰؐ کی ولایت کا بار — اٹھانا ہے اس کا جو دشوار کار
تمہارے سوا جو اٹھائے کوئی — یہ طاقت نہیں ہے کسی اور کی
وہیں پھر میاںؒ سے یہ شہؑ نے کہا — کہ تم کو مری ذات میں ہے فنا
جو انصاف نامہ میں مذکور ہے — وہی حاشیہ میں بدستور ہے

فضیلتِ نہم

معاملہ اپنا یہ بولے میاںؒ — فرہ میں کہ دیکھا میں جوئے رواں
دکھائی دیے لوگ بہتے ہوئے — جو مردہ صفت تھے بہت بہ رہے
تھے کچھ ہاتھ اور پیر بھی مارتے — نکلنے کی خاطر جو بیتاب تھے
نظر آئے پھر مجھکو حضرت امامؑ — بچاتے ہوئے ڈوبتوں کو تمام
نکلتے جو بیتاب آتا نظر — پکڑ کر اُسے کھینچتے راہبرؑ
گیا میں بھی حضرت کے نزدیک جب — تو فرمائے مجھکو بھی موعود ربؑ
کہ جو ہاتھ پیر اپنے ہے مارتا — نکلنے کی خاطر نکالو بھلا

نکالا یہ بندے نے کئی ایک کو
نکلنے کی رکھتے تھے جو جستجو

جو مردہ صفت تھے یہی جارہے
اسی طور تھے وہ چلے جارہے

یہ فرماتے ہیں پھر وہ عالی مقامؒ
کہا ہیں نے یہ حال پیشِ امامؑ

تو فرمائے دنیا ہے جوے رواں
ہیں مردوں کے مثل اُسکے سب طالباں

نکلنے جو بیتاب آئے نظر
وہ ہیں آنے والے رہِ راست پر

جو مردہ صفت ہیں بہے جارہے
کوئی دستگیری نہ اُنکی کرے

محبت سے دنیا کی ہوویں جو دور
ہماری شفاعت وہ پائیں ضرور

شفاعت سے انکی تمہارا بھی کام
ہوا ختم یاں تذکرہ کا کلام

یہ ہے تذکرہ میں بیاں مختصر
شواہد میں دفتر میں ہے یہ خبر

فضائل میں ہے اس طرح یاں بیاں
معاملہ اپنا جو بولے میاںؒ

تو فرمائے سنکر یہ حضرت امامؑ
وہ جوے رواں ہے یہ دنیا تمام

ہیں مردہ صفت اسکے سب طالباں
بجز عشقِ حق وہ بچیں گے کہاں

طلب میں جو دنیا کی مردہ ہوئے
کوئی انکی کیا دستگیری کرے

ہے بندے سے جوں فیض جاری یہاں
یونہی تم سے جاری رہے گا میاںؒ

تمہارے بیان اور سخنوردے سے
بہت لوگ راہِ خدا پائیں گے

ولایت کے صدیق کی ہے یہ شان
فضائل میں ہے یہ مبارک بیاں

فضیلتِ دہم

معاملہ اک روز دیکھے میاںؒ
یہ فرمائے مجھ پر ہوا یوں عیاں

کہ پائے ہیں رحلت شہِ دیں پناہؐ
مخالف رہیں میرے کچھ اصحابِ شاہؐ

معاملہ میں نے یہ شہؐ سے کہا
تو فرمائے حق ہے جو ظاہر ہوا

کہ اک وقت آئے گا ایسا ضرور
تمہارا خلاف اُن سے پائے صدور

تمہیں کہکے بیدیں کرینگے خلاف
اگرچیکہ تم حق پہ ہوویں سگے صاف

ہے لازم تمہیں حق پہ قائم رہیں — رجوع اور افسوس وہ بھی کریں
یہ انصاف نامہ میں ہے جو بیاں — کیا میں نے منظوم اسکو یہاں
میاں سید عالمؒ کا ہے یہ کلام — میاں سے یہ فرمائے حضرت امامؑ
تمہاری طرف ہوگا حق اے میاں — اور بندہ تمہاری طرف جاوداں

۱۱
فضیلت یازدہم

میاں عبد مومنؒ ہیں راوی یہاں — نظام ابن غالب کا ہے یہ بیاں
میں تھا اپنے حجرے میں بیٹھا ہوا — کہ ناگاہ آئے امام ہداؑ
اٹھا میں تو اچھے جی کہکر مجھے — حضور آکے تشریف فرما ہوئے
گھڑی ایک گذری تھی بخنؒ بھی آئے — اور بعد انکے معروفؒ تشریف لائے
پھر آئے وہیں شاہِ خوندمیرؒ بھی — جمع میرے حجرے میں تھے یہ سبھی
ازاں بعد بخنؒ سے پوچھے امامؑ — کہ کہنا ہے کچھ تم کو اے نیکنام
انھوں نے کہا تب کہ جی ہاں حضور — تو فرمائے حضرت کہو ذی شعور
یہ کی عرض انھوں نے کہ اے قبلہ گاہ — مجھے شب میں جام اک دکھائی دیا
کہ بھرپور پانی سے وہ جام تھا — سرے پر تھا کچھ اسکے کف بھی کھڑا
معاملہ سنکر یہ بولے امامؑ — کہ ہے خوب تم نے جو دیکھا ہے جام
وہ دل ہے تمہارا سنو باصفا — اور پانی ہے اس میں سو یادِ خدا
اُبل جائے پیالہ تو کف دور ہو — یوں ہی یادِ حق دل میں معمور ہو
یہ فرمائے معروفؒ سے پھر امامؑ — کہ کیا لائے ہو تم کہو نیکنام
کیا عرض انھوں نے کہ اے مقتدا — دہن میں مرے چاند آکر گیا
یہ سنکر انھیں بولے حق کے حبیب — کہ دیدار حق کا ہے تم کو نصیب
میاںؒ سے یہ فرمائے شاہِ ہدیٰ — تم اے بھائی خوندمیرؒ کہتے ہو کیا
میاںؒ نے کیا عرض یوں با ادب — کہ روشن ہے حضرت پہ احوال سب

تو فرمایا حضرتؑ نے استاد جوں
سکھاوے ہو معلوم مضمون توں

کہو تم زبان سے جو ہے واقعہ
میاںؑ نے تب احوال اپنا کہا

کہ اک سرخ جوڑا اترتا ہوا
مجھے آسمان سے دکھائی دیا

فرشتے وہ جوڑا جو لے آئے تھے
مجھے لاکے شاہا وہ پہنا دیئے

یہ سنکر امام زماںؑ نے کہا
نبیؑ کی ولایت کا وہ بار تھا

جو نازل ہوا تم پہ ہے خوندمیر
صفت قاتلوا کی ہے تم پر اخیر

جو ہے سرخ جوڑا دکھائی دیا
وہ ہے جنگ جو تم سے ہوگی بپا

نظامؓ ابن غالب کا ہے یہ بیاں
یہ فرمائے پھر مجھ سے شاہ زماںؑ

کہو تم بھی کہنا جو ہے اے نظام
کیا عرض بندہ اے خیر الانام

رنگارنگ کی ایک مخلوق تھی
نکل کر مرے منہ سے جانے لگی

اُسے میں یہ کہتا رہا آ، نہ جا
مگر وہ چلی ہی گئی برملا

یہ فرمائے سُنکر امام ہمامؑ
تمہارا وہ تھا نفس اے نیکنام

میاں سید عالمؒ کا ہے جو بیاں
کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

۱۲ فضیلت دوازدہم

حمید فہیم ایک دن پیش شاہؑ
گئے عرض آکر کہ اے دیں پناہ

میاں خوندمیر اور عبد المجید
رہا کرتے ہیں محو گفت و شنید

ملائے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ یہ
نظر آتے اکثر ہیں اک ساتھ یہ

یہ مشغول در ذکر رہتے نہیں
تو فرمایا حضرتؑ نے اُن سے وہیں

ہے کام اور اُن کا تمہارا ہے کام
کہ مشغول بیٹھا کریں تم مدام

تمہیں ہے کسب اور ان کو عطا
روایت کا مضمون پورا ہوا

فضائل میں ہے یہ مبارک بیاں
ہے در صورت نظم ظاہر یہاں

۱۳ فضیلت سیزدہم

فضائل میں ہے ایک یہ بھی بیاں
کیا میں نے منظوم جس کو یہاں

کہ اے بھائی خوندمیر کہکر مدام
بلاتے میاںؓ کو تھے حضرت امامؑ

ہوا دل میں پیدا میاںؓ کے خیال
سیادت کا میری غلط ہے مقال

بڑے میرے سادات کہلائے ہیں
وہ شہرت غلط اس طرح پائے ہیں

جو ہوتا مجھے سیّدی کا مقام
تو سیّد خوندمیر کہتے امامؑ

پس اک روز پیش آیا یہ واقعہ
دیا حکم مہدیؑ نے اجماع کا

تھا حاجی محمد کے حجرے کا کام
یہ اجماع کرنے کو حکم امامؑ

تھے حجرہ بنانے میں اصحاب سب
فتوح اُس دفعہ آئی از غیب تب

براہِ خدا آئے تھے کچھ کھجور
تو تقسیم کرنے لگے خود حضور

بدستِ مبارک امامِ زماںؑ
گئے ہر صحابی کا شیریں دہاں

میاںؓ کے قریب آکے حضرت امامؑ
یہ فرمائے اُس وقت شیریں کلام

یہ کہا لو میاں سیّد خوندمیر
ہوئے شادماں سُنکے بدرِ منیر

سیادت میں اپنی شبہ جو کہ تھا
وہ اُس وقت بالکل دفع ہوگیا

ہوئے کار اجماع سے فارغ میاںؓ
تو لے آئے شکّر وہ شادی کناں

وہ تقسیم کرنے لگے سب ہی جب
تو فرمایا یوں شاہ نعمتؓ نے تب

یہ شیرینی تقسیم کرتے ہو جو
یہ ہے کس خوشی میں یہ بتلاؤ تو

کہا آج اجماع میں حضرت امامؑ
جو سیّد خوندمیر فرمائے نام

سیادت ہے میری یقینی ہوئی
خوشی ہے مجھے اب اسی بات کی

یہ سُنکر میاںؓ کا مبارک کلام
اٹھے واں سے محمودِ عالی مقامؓ

وہ شکّر لیئے ہاتھ میں شادماں
گئے روبروئے امامِ زماںؑ

کیا عرض جاکر یہ سب واقعہ
تو موعودؑ نے مسکراکر کہا

کہ سیّد خوندمیر کی ذات ہی
سو مصداق اہوا حنا راست ہی

ہمارے ہیں روح و جسد متحد
جسد ہے سو روح روح ہے جسد

فضیلتِ چہاردہم [۱۴]

روایت فضائل میں ہے دلپذیر — یہ خوندمیرؓ کے حق میں بولے امیرؑ
خدا کی نہیں دین کا کچھ شمار — نہ ممکن ہے عقلِ بشر کو یہ کار
کسی کو وہ دیوے کسی کو دلائے — وہی جانے جو دیوے یا جو دلائے
کہ خوندمیرؓ کو حق نے بخشا ہے جو — ہے علم اُس کا اُس کو یا خوندمیر کو
ہے فی الحال جو دین اُسکی نہاں — وہ ہوجائے گی آگے چل کر عیاں

فضیلتِ پانزدہم [۱۵]

یہ فرماتے ہیں سیّدِ خوندمیرؓ — یہ کی عرض بندے نے پیشِ امیرؑ
تمامی جہاں میں یہ ناچیز کو — مسلمان معلوم ہوتے ہیں دو
سنکر امامِ زماںؑ نے کہا — اے خوندمیر کہتے ہو تم بات کیا
تو کی عرض بندے نے ہاں ہے یہی — کہا کس سے حاصل ہوئی آگہی
تو کی عرض بندے نے خوندکار سے — کہا کون دو ہیں کہو تو مجھے
کہا ایک تو ہیں محمد نبیؐ — اور دیگر ہیں سید محمد ولی
کہا شاہِ دیںؑ نے یہ ہے واقعہ — مسلمان سرتک ہیں کچھ انبیاءؑ
ہیں کچھ ناف تک ہی مسلماں ہوئے — مسلماں ہیں کچھ پہلوے راست سے
مسلماں دو پہلو سے ہیں کچھ مگر — سراپا مسلمان ہیں دو بشر
جو انصافنامہ میں مرقوم ہے — سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے
وہی ہے حقیقت میں اسلامِ تام — کہ شرکِ خفی کی نفی ہو مدام
خدا کو مقیّد نہ دیکھیں کبھی — یہ ہے صورتِ نفیِ شرکِ خفی

فضیلتِ شانزدہم [۱۶]

روایت ہے یہ از شہِ خوندمیرؒ
یہ فرماتے ہیں شاہِ روشن ضمیر

ہوا وقتِ رحلت کا شہؑ کی قریب
تھے آرام فرما خدا کے حبیبؐ

ابنِ محمدؒ کے زانو پہ تب
رکھے سر کو لیٹے تھے موعودِ ربؑ

گیا جبکہ نزدیک حضرتؑ کے میں
تو آہٹ کو پاکر کہا کون ہیں

کہا میں نے بندہ ہے یہ خوندمیر
تو نزدیک آنے کو بولے امیرؑ

میں نزدیک بیٹھا تو موعودِ ربؑ
رکھے سر کو بندے کے زانو پہ تب

پڑھی آیتِ پاک قل ھٰذہٖ
کہا ترجمہ فارسی گوجری

من اتبعنی پہ کر کے تمام
یہ فرمائے اس وقت حضرت امامؑ

سمجھتے ہو تم سیدِ خوندمیر
جو کہتا ہے بندہ یہ بولے امیرؑ

ہیں واضح نہیں کہہ سکا اسدفعہ
زباں اب ہے بندہ کی بستہ ذرا

من المشرکین تک وہ آیت تمام
پڑھے اور فرمائے حضرت امامؑ

خدا کو مقید جو دیکھا کوئی
وہ مشرک ہے یعنے بشرک خفی

جو انصافنامہ میں مکتوب ہے
اسی کا یہ مفہوم مرغوب ہے

یہ مطلع میں (باب ۱۲) بھی آئی ہے سب خبر
بتوضیح مرقوم ہے معتبر

من المشرکین تک جو پہنچے امامؑ
تو فرمائے اس وقت امام ہمامؑ

خدا پاک ہے خالق ذوالکرم
نہیں مشرکوں میں ہے دو شخص ہم

میاںؓ کو یہ اشکال پیدا ہوا
نہ معلوم یہ مشرک ہے کونسا

بجز دو کے جس میں ہیں سب مبتلا
یہ محمودؓ دینؓ سے میاںؓ نے کہا

یہ مشکل جو پیش آئی ہے اس طرح
د رفع بعد حضرتؑ کے ہو کس طرح

ے قولہٗ تعالیٰ قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃٍ انا ومن اتبعنی وسبحٰن اللہ وما انا من المشرکین (جز ۱۲ رکوع ۶)

(ترجمہ) کہدے یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع اور اللہ کی ذات پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں۔

کہے گوشِ محمودؓ میں یوں میاںؑ ‏ اودھر خود ہی فرمائے شاہ زمانؑ
خدا کو مقید جو دیکھا کوئی ‏ تو یہ جان لو تم ہے مشرک وہی
میاںؓ سے مخاطب تھے حضرت امامؑ ‏ صحابہؓ سبھی سُن رہے تھے کلام
وصیت یہی شاہؑ کی تھی آخری ‏ خدا کو مقید نہ دیکھیں کبھی
فضائل کا مضمون آخر ہوا ‏ روایات کا یاں سے ہے تذکرہ

روایتِ اوّل

میاںؓ نے یہ میرانؑ سے پوچھی تھی بات ‏ ہے مقبول و مردود کی کیا شناخت
جواباً یہ حضرتؑ نے اُن سے کہا ‏ نہو علم اس کا بغیر از فنا
(جو بندہ کہ مرنے سے پہلے مرے ‏ وہ مقبول و مردود کو جان لے)
میاں ند عالمؒ کا ہے یہ بیان (نقلیات ص۹۲) ‏ فضائل میں ہے ذکر یہ بھی یہاں (ص۳۵)
کہ کم حرصِ دنیا ہو مقبول کو ‏ زیادہ ہو مردود کو جان لو
فضائل میں ہے اس جگہ جو خبر ‏ وہ ہے حاشیہ میں بھی یوں مختصر
کہ فرمائے اک بار حضرت امامؑ ‏ صفت خلد و دوزخ کی ہے درانام
جسے حرص زائد ہے ہے دوزخی ‏ بہشتی ہے جس میں قناعت رہی

روایتِ دوم

نگر ٹھٹھے سے جب بحکم امامؑ ‏ گئے تھے وہ گجرات عالی مقام
خراساں جو پہنچے امام زماںؑ ‏ تھے اُس وقت گجرات ہی میں میاںؓ
خراساں سے کچھ لوگ آئے جو تھے ‏ وہ گجرات میں جب میاںؓ سے ملے
میاںؓ نے کیا اُن سے دریافت تب ‏ ہے میرانؑ کا حال کس طور اب
کہا ہے معاملہ اک طور کا ‏ میاںؓ نے تعجب سے پوچھا وہ کیا
سبب کیا ہے تم ایسا کہتے ہو جو ‏ جو کچھ تم کو کہنا ہے واضح کہو

کہا پہلے میرانؑ کی حالت یہ تھی — کہ اکثر وہ رہتے تھے خاموش ہی
ہنسی اور مزاح کرتے ہیں اب امامؑ — کہا تب میاںؓ نے یہ سنکر کلام
کہ صاحب کو پائیں بحالِ خوشی — غلاموں کی ہے عین خوش قسمتی
بیاں حاشیہ (صد ۱۲) میں جو مرقوم ہے — اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

روایتِ سوم

یہ تھی عہدِ مہدیؑ میں تاکید تام — کریں بعد مغرب نہ ہرگز کلام
تھے خوندمیرؓ و مخدومؓ اک جا پر — تھے دونوں کے حجرے بہم یکدگر
یہ مخدوم سے پوچھے اکدن میاںؓ — کہ آیتِ اصال ہوئی جب بیاں
تو فرمائے کیا معنی حضرت امامؑ — ہوا بعد مغرب کے تھا یہ کلام
دہیں آہ بھر کر میاںؓ نے کہا — کہ افسوس یہ وقت ضائع ہوا
کہ مغرب کے بعد ہم نے یہ بات کی — تو بیشک یہ بے فائدہ بات تھی
بجز ذکر اس وقت ہو جو کلام — تو ہے وہ خلافِ امام ہمامؑ
یہ انصاف نامہ (باب ۱۱) میں ہے جو خبر — کیا میں نے منظوم اس جا پر

روایتِ چہارم

فرہ آئے گجرات سے جب میاںؓ — میاںؓ سے یہ بولے امام زماںؑ
کہو بھائی خوندمیرؓ کا حال — میاںؓ نے کہا تب برنج و ملال
طلب میں وہ دنیا کی ہیں خوار و زار — تو فرمائے موعودِ پروردگارؑ
اسے خوندمیر تم اس طرح مت کہو — وہ منظور بندے کا ہے جان لو
ہے برخوردار اس کا جو دراصل نام — جو پھل ہاتھ آیا ہے اس کے تمام
وہ کھایا یہاں اور لے بھی گیا — وہ بندے کے آگے نہیں رہ سکا
یہ جانو اگر وہ یہاں ٹھیرتا — تو دو میں سے ہوتا وہی دوسرا
ہوا ہے یہ جو تذکرہ (باب ۲) میں بیاں — ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں
روایات کا ہے یہاں اختتام — ہوئے ختم اخبارِ عہدِ امامؑ
میاںؓ کی خلافت کے احوال سب — بعنوان اذکار آئینگے اب

ذکر اوّل

یہ ہے پنج فضائل میں زیبا کلام   بروز دہم از وفات امامؑ
میاںؓ نے یہ محمود دیںؓ سے کہا   معاملہ مجھ پر یہ ظاہر ہوا
کہ ہوتا ہے یوں حکم موعود ربؑ   کہ گجرات کی سمت تم جاؤ اب
یہ سنکر کہا شاہ محمودؓ نے   کہ لازم ہے جانا تمہارے لئے
ہے مطلع میں اس جائے یہ تذکرہ   کہ ہے پانچویں دن کا یہ واقعہ
رضا جبکہ جانے کی حضرتؓ نے دی   کہا شاہ خوندمیرؓ نے اس گھڑی
چلیں آپ بھی تو ہے بہتر حضور   کہ بندہ نہ ہوگا یہ خدمت سے دور
جدا ہوں نہ خوندکار سے میں کبھی   یہی ہے مرا مدعا اے ولی
تو فرمایا یہ سن کے محمودؓ نے   کہ بندہ نہ نکلے گا اس جائے سے
بنا ہے جو حضرتؑ کا روضہ یہاں   سمجھ لو یہی ہے ہمارا مکاں
رضا پا کے خوندمیر عالی مقام   کئے آ کے گجرات میں تب قیام
ہوا ہے یہی تذکرہ میں بیاں   میاںؓ پر یہ ظاہر ہوا ناگہاں
کہ فرماتے ہیں آ کے موعودِ ربؑ   کہ گجرات کی سمت تم جاؤ اب
وہیں تم سے ہونا ہے کارِ قتال   جو ذمہ تمہارے ہے بارِ قتال
یہ محمودِ دیںؓ کو سنا کر خبر   میاںؓ نے لی رخصت برائے سفر
جو مضمون ہے تذکرہ (باب ۱) میں تمام   یہ مفہوم اس کا ہے اے نیکنام

ذکر دوم

فرہ سے جو گجرات آئے میاںؓ   تھی چوبیس سال عمر عالی مکاں
نہروالہ میں آ نکر مقتدا   کامل پور میں تھے بندھے دائرہ
نہروالہ میں تھے اقارب تمام   ملے آ کے حضرتؓ سے سب شاد کام
میاںؓ تھے جو تنہا کئے عرض سب   کریں کار خیر اپنا خوندکار اب
وہاں سے پٹن کو تب آئے میاں   کئے عقد واں آ کے شاہ زماںؑ

تھی خالہ کی دختر جو عائشہ نام کئے عقد اُن سے وہ عالی مقام
ملک جی بیابانی تھا اسم خسر یہ ہے تذکرہ میں خبر معتبر
رہے تھے کچھ عرصہ پٹن میں حضور ہوا شہرۂ فیض نزدیک و دور
میاںؒ کے بیان اور پسخوردہ سے بہت لوگ جب بہرہ ور واں ہوئے
تو اعداءِ دیں میں پڑی کھلبلی کہ پھر مہدویوں کی قوت بڑھی
تھا سلطانِ گجرات محمود تب یہ جاکر گئے اس سے فریاد سب
کہ آئے ہیں خوندمیر گجرات کو خلیفہ ہیں سید محمدؑ کے جو
جو سیّد محمد کا تھا مدّعا یہ کرتے ہیں ظاہر وہی برملا
تھے پہلے ہی سے مہدوی یاں بہت ہوئی انکی سے اور بھی تقویت
بیان سنکے خوندمیر کا خاص و عام ہیں گرویدہ ہوتے چلے صبح و شام
ہے لازم کہ اخراج ان کا کریں انھیں اس طرح سے نہ اب چھوڑ دیں
تھا سلطان محمود گو معتقد پہ علماءِ سو کو تھا بیحد حسد
وہ سلطان سے حکم اخراج لے پٹن سے میاںؑ کو نکلوا دیئے
وہاں سے میاںؓ آکے سلطان پور رہے دائرہ باندھکر تھے حضور
تھا نو سو پہ بارہ یا تیرہ وہ سال سلیمانی میں ہے یہ مرقوم حال
فرہ سے اسی سال محمودِ دینؓ ہوئے آکے بھیلوٹ میں جاگزیں
تھے نو سو سے کچھ کم صحابہ جو سب لئے انکو ہمراہ محمودِ ربؓ
کئے آکے گجرات میں جب قیام مصدق ہوئے شاد و خرّم تمام
خبر جب یہ پائی مسرّت اثر شہِ خوندمیرؓ آملے زود تر
کہا آب آمد تیمم برفت جدا اب رہے بندہ یہ کس جہت
بہت انکو سمجھا کے محمودِ ربؓ جدا رہنے کا حکم فرمائے تب
یہ فرمایا تم ہوں کسی جاے بھی جدائی اسے تم نہ سمجھو کبھی
تم ایسی جدائی کا رکھو نہ غم حقیقی برادر مبشر ہیں ہم

رہوا ے میاں اس قدر دو برس
کہ طرفین کی ہو خبر زود رس

یہ ثانیِ مہدیؑ کا سنکر کلام
کیا بھادی پور میں میاںؓ نے قیام

تھا بھیلوٹ سے ایک منزل ہی دور
یہ موضع جہاں پر تھے ٹھیرے حضور

فضائل میں مطلع میں ہے یہ بیاں (صفحہ ۲۶)
یہی تذکرہ میں بھی ہے سب عیاں (باب ۲)

اسی وقت دیگر مہاجر بڑے
گئے دائرے سے حکم محمودؓ سے

تھے نو دس مہاجر گرامی مقام
جدا اپنا اپنا کئے جو قیام

میاںؓ ایک تھے پہلے جس طور سے
ہوئے تھے اسی طور کئی دائرے

مخالف ہوئے دیکھ کر سست حال
میاںؓ کو ستانے کا چھوڑے خیال

پڑی سب کی محمود دینؓ پر نظر
کہ ہے سب سے بڑھکر انھیں کا اثر

جو تھا دور تبلیغ محمودِ دینؓ
رہا آٹھ نو سال تک بالیقیں

بالآخر ہوئے چین اعداء تمام
ہوئے در پئے رنج ابن امامؓ

نظر بند حضرتؓ کو کروائے تب
رہے ڈیڑھ ماہ قید محمود ربؓ

ہوئے قید سے پھر جو حضرتؓ رہا
وصال آپ کا ساتھ ہی ہوگیا

پھرے اب میاںؓ کی طرف سب لعیں
نہ رہنے دیے امن سے پھر کہیں

رہے بیس سال آپ بعدِ امامؑ
ہوا بیس جا پر مکان و قیام

سلیمانی اور تذکرہ میں ہے جو
اسی کا یہ مفہوم ہے دیکھ لو

۸

ذکر سوم

تھے بھیلوٹ میں شاہ محمودِ دینؓ
اور تھے بھادی پور میں میاںؓ بھی مکیں

میاںؓ اور دیگر مہاجر کرامؓ
سدا آتے تھے نزدِ ابن امامؓ

خصوصاً بروز جمعہ در ظہر
ملا کرتے تھے سب کے سب آنکر

دو سید کے فضل اور تخصیص کی
میاںؓ کے یہاں بحث اکدن چھڑی

میاںؓ نے کہا صاف کہنا جو تھا
سنے کچھ مہاجر بیاں آپ کا

تھے اک وقت سب پیش محمودِ رضؓ | میاںؓ کی شکایت کیے بعض تب
کہ افضل وہ فرماتے ہیں خود کے تئیں | میاںؓ نے یہ فرمایا فوراً وہیں
کبھی خود کو بندہ دیا ہے نہ فضل | شکایت یہ رکھتی نہیں کوئی اصل
سنی ہم نے میراںؑ سے ہے نسبتی | جو دیں فضل خود کو تو ہے یہ خودی
جماعت ہوئی عصر کی جب وہاں | تھے محمودِ دیںؓ کے برابر میاںؓ
جو آیت ہے غیر الذی قیل[۱] کی | وہ منجانبِ حق میاںؓ کو ملی
نماز عصر کی پڑھ چکے جب میاںؓ | کئے حال محمودِ دیںؓ سے بیاں
کہ منجانب حق یہ فرمان ہے | تو فرمائے محمودؓ ایمان سے
پڑھا بعد ازاں پھر میاںؓ نے وہیں | جو ہے بیت سعدیؒ کا اک خوش تریں

خدا از عابداں آنرا گزیند
کہ در راہِ خدا خود را نہ بیند

تھے حجرے میں اک روز خوندمیرؓ جب | عتاباً ہوا آپ کو حکم رب
کیا ہم نے ہے فضل دو کا عیاں | تو رکھتا ہے کیوں امر حق کو نہاں
یہ کی عرض خوندمیرؓ نے باادب | خدایا ہے درکار حجت کچھ اب
جو آیت[۲] ہے جبریل و میکال کی | اسی وقت حق کی طرف سے ملی
بیاں ہے ولی جیؒ کا یہ معتبر | کیا ہیں نے منظوم اس جائے پر
صحابہؓ میں مخصوص ایسے ہیں دو | فرشتوں میں مخصوص جیسے ہیں دو

---

۱ قولہٗ تعالیٰ فبدّل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم ۰ (جزء ۱ رکوع ۷)

پس بدل ڈالی ظلم کرنیوالوں نے دوسری بات اس کے خلاف جو اُن سے کہدی گئی تھی۔

۲ قولہٗ تعالیٰ من کان عدواً للّٰہ وملٰئکتہٖ ورسلہٖ وجبریل ومیکٰل فان اللّٰہ عدوٌّ للکٰفرین ۰ (جزء ۱ رکوع ۱۲)

جو شخص دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور رسولوں کا اور جبرئیل اور میکائیل تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

وہ محمودؓ و خوندمیرؓ ہیں دو جواں ۔۔۔ ہے انصافنامہ میں یہ سب بیاں

ذکرِ چہارم

پس از رحلتِ شاہِ محمودِ ربؓ ۔۔۔ ہوئی بمبحثِ تخصیصِ دو ذات جب

تو اجماع بنی پور میں اک ہوا ۔۔۔ محلہ ہے جو احمد آباد کا

مہاجر اکابر تھے حاضر تمام ۔۔۔ ہوا فضل و تخصیص میں یوں کلام

کہ از حکمِ مہدیؑ دو سید جواں ۔۔۔ ہیں مخصوص اصحاب میں بےگماں

ولیکن یہ فرمایا کس سے امامؑ ۔۔۔ کہ محمود و خوندمیر ہیں انکے نام

کہا تب میاںؓ نے مجھے ہے خیال ۔۔۔ کہ بی بی بونجیؓ کا تھا یہ سوال

دو سید جواں کون ہیں خوندکار ۔۔۔ تو میراںؑ نے اُن پر کیا آشکار

معین کئے نام ہر دو کے تب ۔۔۔ یہ بی بی سے بس پوچھ لیں چل کے سب

سنا ہے جو بی بیؓ نے کہدینگی صاف ۔۔۔ نہ باقی رہے گا کوئی اختلاف

یہ سنکر مہاجرؓ گئے سب وہاں ۔۔۔ تھا بی بی بونجیؓ کا مسکن جہاں

کیا عرض بی بی بونجیؓ سے تب ۔۔۔ میاں شاہِ خوندمیرؓ نے با ادب

خدا اور مہدیؑ ہیں حاضر یہاں ۔۔۔ کریں آپ جو کچھ سنی ہیں بیاں

کہ میراںؑ نے جن دو جوانوں کے نام ۔۔۔ بتائے ہیں خوندکار کو لا کلام

وہ ہیں کون دو ہمکو بتلائیے ۔۔۔ یہ معروضہ ہم سب کا ہے آپ سے

تو فرمایا بی بیؓ نے سب ماجرا ۔۔۔ فرہ میں جو پیش آیا تھا اک دفعہ

کہ بروقتِ دعوت کہے یوں امامؑ ۔۔۔ کہ ہوتا ہے یوں حکمِ ربّ الانام

اسے سید محمد دو سید ہیں شاب ۔۔۔ جو ہے واسطے ہم سے ہیں فیضیاب

ہمارا ہے یہ تجھ پہ لطف و کرم ۔۔۔ کئے تیرے تابع ہیں دونوں کو ہم

نکرتا میں مبعوث اگر تجھکو بھی ۔۔۔ تو ہوتا مقام ان کو حاصل یہی

سُنا میں نے حضرتؑ کا جب یہ کلام ۔۔۔ تو کی عرض پیش امام ہمامؑ

کہ میرانجی وہ کون ہیں دو جواں　　ہوا فضل جن کا ہے ایسا بیاں
کیا تم رکھو کام سے اپنے کام　　کہ ظاہر کرے گا خدا انکے نام
یہ کی عرض بندی نے پھر باادب　　غرض میری یہ پوچھنے سے ہو اب
کریں انکی تعظیم بھی اس طرح　　ہے تعظیم خوندکار کی جس طرح
کیا تب یہ حضرتؑ نے مجھ سے بیاں　　ہیں محمود و خوندمیر وہ دو جواں
عبارت ہے انصافنامہ کی اصل　　یہی حاشیہ میں بھی آئی ہے نقل
ہوئے واصل حق تھے ابن امامؑ　　صحابہ میں جیدم ہوا یہ کلام
کیا جس طرح بعد موعود حقؑ　　صحابہؓ نے بیعت بہ محمود حقؓ
اسی طور سے بعد محمود دیںؓ　　کیا سب نے بیعت میاںؓ سے وہیں
سلیمانی میں یہ جو مرقوم ہے　　سب انصافنامہ کا مفہوم ہے

ذکر پنجم

تھے پانچو صحابہؓ میں جو خوردسال　　وہ تھے شاہ خوندمیرؓ روشن خصال
ولیکن پس از ذات محمود ربؓ　　میاںؓ کی فضیلت کو مانے ہیں سب
یہ ہے ذکر اجتماع کھانبیل کا　　سو انصافنامہ میں ہے یوں لکھا
کہ کھانبیل میں ایک اجماع ہوا　　تھا اک شب میں بعد از نماز عشاء
تھے خوندمیرؓ و نعمتؓ ولاورؓ نظامؓ　　اور اکثر تھے اصحاب حضرت امامؑ
جو تھی گفتگو جملہ اصحاب میں　　وہ تھی خاصکر فضل کے باب میں
میاںؓ لیکے سنگ ریزہ فرمائے تب　　کہ یہ سنگ ہے دیکھ لیں اسکو سب
اسے بولے گوہر ہیں شاہ زمانؑ　　تو فرمائیں گے آپ سب کیا یہاں
سلام اللہ صاحبؓ بھی اک لیکے کاہ　　یہ فرمائے دیکھو تو ہے یہ گیاہ
اسے "شاہ" بولے ہیں موعود ربؑ　　تو فرمائیں گے اس کو کیا آپ سب
نظام زمانؓ نے کہا بے شبہ　　وہ کنکر ہے گوہر یہ ہے کاہ شاہ
کہا شہ ولاورؓ سے نعمتؓ نے تب　　جو معلوم ہے تم کو بولو تم اب

کہا شہ دلاورؓ نے از انکسار — سخن کا کمینہ کے کیا اعتبار
یہ فرما کے اٹھے وہ جب مقتدا — تو بجنؓ نے دامن پکڑ کر کہا
جو حق ہے سو کہہ دیجئے اب میاں — دسیئے زور نعمتؓ بھی اس پر یہاں
اٹھے پھر دلاورؓ یہ کہتے ہوئے — مری بات کا ہو بھروسہ کیسے
تو بجنؓ نے دامن کو پھر تھام کر — بٹھایا شہِ دینؓ کو بار دگر
کہا جو ہے معلوم فرمائیے — تامل ہے کہنے میں اب کس لئے
کئے تب یہ شاہِ دلاورؓ بیاں — نبیؐ کو ہے فضلِ نزولِ قرآن
ہے سید محمدؐ کو فضل از بیاں — نبیؐ کے ہیں وارث امامِ زماںؑ
وراثت بیاں کی ہے پہنچی جسے — یہی فضل کافی ہے اسکے لیئے
بیانِ امامِ زماں کی مثال — ہے اب جسکو حاصل بیاں میں کمال
اسی سے فضیلت ہے اسکی عیاں — عمرؓ اور عثمانؓ صفت جو ہیں یاں
ابوبکرؓ کا وصف جس میں ہے اب — کریں اس سے بیعت یہ لازم ہے سب
کہ ہے ایک فضلِ بیانِ قرآن — دگر فضلِ آلِ نبیؐ ہے عیاں
سوم فضلِ آلِ امامِ زماںؑ — چہارم ہے تخصیص دو سیداں
تھا مسجد میں جو یہ ہوا محضرہ — کیا شہ دلاورؓ نے جب تصفیہ
تو سب اٹھ کے جس دم وہاں سے چلے — میاںؓ کے مکاں کی طرف سب بڑھے
تھے دہلیز تک جبکہ پہنچے میاںؓ — تو جلدی سے جاکر نظامِ زماںؓ
میاںؓ کے دو ہاتھوں کو پکڑے وہیں — کیے بیعت اور بولے یوں شاہِ دینؓ
مجھے بھائی اپنا سمجھنا میاں! — کیے قصد بیعت کا نعمتؓ بھی واں
یہ فقرا سے اپنے انھوں نے کہا — کہ وہ ساتھ تم بھائی خوندمیر کا
ہیں فضل انکو بھائی دلاورؓ دسئے — وہ معلوم ہوجائے حق سے مجھے
تو صحبت میں خوندمیر کی میں رہوں — دلاور جو کہتے ہیں میں بھی کہوں
تو شاہِ دلاورؓ نے فرمایا تب — اسے نعمت بفرمانِ موعودِ ربؑ

تمہارا بھی اخوان میں ہے شمار
تھا نعمت کی بیعت پہ جو ختم کار

اسی شب میں بیعت انھوں نے بھی کی
میاں بو محمدؒ بھی اُس وقت ہی

یہ انصاف نامہ میں ہے جو بیاں
یہی حاشیہ میں بھی ہے سب عیاں

تھے باقی (بابؒ) مہاجرؓ جو کچھ رہ گئے
وہ پھر ایک محضر میں بیعت کئے

ہے مرغوب اُس محضرے کا جو ذکر
اُسے نظم کرنی ہے مجھکو فکر

تھے جالور میں جب شہِ خوندمیرؓ
وہیں کی حکایت ہے یہ دلپذیر

فتح خاں بڑو نے یہ بھیجا پیام
صحابہؓ کی خدمت میں تھا یہ کلام

کہ علما جمع ہو کے آتے ہیں سب
کیا چاہتے ہیں جو حجت طلب

مہاجرؓ اکابر جو اس وقت تھے
ملے آ کے سب شاہِ خوندمیرؓ سے

میاںؓ نے کہا اب کریں یوں وفاق
مجیب ایک ہو ہم میں بالاتفاق

فصیح اللساں ہیں جو بھائی نظامؓ
مناسب ہے سائل سے ہوں ہمکلام

کہے گا وہ کیونکر ہے ثابت یہ بات
کہ مہدی ہے سید محمدؑ کی ذات

جواب اس کا کیا ہے کریں اب بیاں
نظام زماںؓ سے یہ بولے میاںؓ

کہا از حدیث رسالت مآبؐ
جو دینا ہے دے گا یہ بندہ جواب

میاںؓ نے کہا بات ہوگی نہ صاف
احادیث میں ہے بہت اختلاف

یہ پھر شاہ نعمتؓ سے بولے میاں
جواب آپ کا کیجئے اب بیاں

کہا ایک آیت پڑھوں اک حدیث
ہُوا اس سے تفہیم اگر وہ خبیث

تو تلوار سے اسکو سمجھاؤنگا
ہُوگا یہ زیبا میاںؓ نے کہا

یہ شاہ دلاورؓ سے فرمائے تب
جواب آپ دیوینگے کس ڈھب

کہا جو خدا سے ملے آگہی
جواباً کہے گا یہ بندہ وہی

میاںؓ نے کہا مدعی کو جناب
ہُوے گا شافی کبھی یوں جواب

یہ بندہ مصدق مقلد ہے تمام
ہے بندے کے حق میں یہ حجت تمام

نگو مدعی ہے سو مانے کہاں
جو معلوم حق سے ہو تمکو میاں

میاںؓ نے ملک جیؒ سے پھر یہ کہا
کہ فرمائینگے اے میاں آپ کیا

کہا دوں گا تمثیل از مصطفےٰ
بہ تمثیل ثابت کروں مدعا

میاںؑ نے کہا ہوگی حجت نہ تام
کہ تمثیل ہی سے نہ نکلے گا کام

یہ بندہ جو ہے معتقد مان لے
جو منکر ہے مانے گا کس طور سے

ابنِ محمدؑ سے بولے میاںؓ
جواب آپ کا کیجئے اب بیاں

کہا شانِ پیغمبرانؑ سے تمام
کروں گا میں اثبات ذات امامؑ

نہ مانے گا منکر میاںؓ نے کہا
جواب آپکا ہو جو اس طور کا

اسی طور دیگر اکابر سے بھی
میاںؓ نے یہی بات دریافت کی

ہر اک نے کہا جو کہ سمجھا صواب
میاںؓ نے کہا یہ نہیں ہے جواب

میاںؓ سے ملک جیؒ نے فرمایا تب
جواب آپ کیا دو گے فرماؤ اب

میاںؓ نے کہا اب مہاجر تمام
رضا دیں تو بندہ کرے گا کلام

سبھوں نے کہا آپ فرمائیے
حقیقی جواب آپ بتلائیے

کہا بندہ از صدقۂ خوندکار
کرے حجت مہدیتؑ آشکار

الف سے تا والناس قرآںؐ سے
ولایت کو مہدیؑ کی ثابت کرے

کہا سب نے سنکر میاںؓ کا کلام
جو یوں ہووے حجت ہی عالی مقام

یہ کہکر کیا سب نے بیعت وہیں
کہ بیشک ہیں آپ ہم ہیں فاضل ترین

کیا پھر میاںؓ نے بیان قرآں
تھا معنیِ مقصود جس سے عیاں

وہ علماء جو تھے بحث کو آرہے
پس و پیش ہوکر وہ پسپا رہے

وہ خود اپنا آنا کئے ملتوی
نہ جرأت کسی کو ہوئی بحث کی

ہے بیتنٹ جو اک موضع جالور کا
اسی جا کے کا ہے یہ سب تذکرہ

روایت یہ ہے حاشیہ کی عیاں
فضائل میں یہ بھی ہوا ہے بیاں

مہاجر جمع تھے جہاں اسد فدہ
وہاں سے تھا اک سامنے راستہ

وسیع ایک میداں تھا پیش نظر
بہت دور چرتے تھے کچھ جانور

انھیں دیکھکر بعض نے دور سے   کہا دیکھو علماء یہ ہیں آرہے
نہ آئے گا کوئی میاںؓ نے کہا   جو مقصودِ حق تھا سو پورا ہوا ٨

ذکر ششم

میاںؓ سے جو بیعت کئے تھے کرامؓ   گئے اپنی اپنی جگہ سے قیام
کئی سال تک سب رہے متفق   خلاف ان میں آیا نہیں اک رمق
کسی مسئلہ میں تھا ہوتا خلاف   تو کرتے تھے بحث اور ہوتے تھے صاف
ہوئے محضرے کئی جگہ کئی دفعہ   میاںؓ کو ہی سب نے رکھا پیشوا
مگر عنقریب وقوعِ قتال   ہوا مشتبہ سب پہ حال جدال
ہوئے متفق اس پہ جملہ کرامؓ   کہ برحق نہیں ہے میاںؓ کا یہ کام
میاںؓ کو یہ سب نے کہا برملا   یہ تیاریِ جنگ ہے ناروا
میاںؓ کی شہادت بالآخر ہوئی   حقیقت جو تھی سب پہ ظاہر ہوئی
کیا سب نے افسوس انجام کار   رجوع لائے جملہ مہاجر کبارؓ
صحابہؓ تھے جب سب میاںؓ کے خلاف   یہ اس وقت کے ہیں روایات صاف
رسالہ میں ہے عدل کے جو بیاں   میں کرتا ہوں منظوم اسکو یہاں
میاںؓ طالبوں کو یہ فرماتے تھے   مہاجرؓ جو مہدیؑ کے ہیں دوسرے
مجھے ماریں بھی تو نہ پائیں زیاں   مبادا کہ ہوں اُن پہ تم بدگماں
زباں کا تم ہونگے جانے رہو   روایت ہے اک اور یہ بھی سنو
میاںؓ کی طرف سے کئے تھے کلام   جو بعضے صحابہؓ سے کچھ نیک نام
میاں ان کو لگوائے کوڑے وہیں   نکاح انکے کروائے تازے وہیں
یہ تھا قولِ خوندمیر عالی مقامؓ   جو ہیں خاص اصحابِ حضرت امامؑ
گرے چشم بد فضل پر اُنکے جو   تو ایماں جدا صلب سے اُسکے ہو
مہاجرؓ جو ہیں عام دھکہ وہ دیں   کسی کو تو دوزخ میں داخل کریں

نہو غیرِ دوزخ کوئی اُسکی جا — یہی حاشیہ میں ہے لکھا ہوا

ذکرِ ہفتم

روایت یہ آئی ہے حمّاد سے — کہ پوچھا میاںؑ سے تھا یہ آپ نے
میاں جی برابر ہُوں ذات دو — زمانہ میں ہوں ایک موجود جو
ہیں خوندکار و محمودؓ دو ہمسراں — تو دونو میں فاضل ہے کون اے میاں
تو میرانؑ ہیں فاضل میاںؑ نے کہا — وہ بولے کہ کس طور اے مقتدا
میاںؑ نے کیا نقلِ مہدیؑ بیاں — کہا فضلِ میرانؑ ہے اس سے عیاں
تو حماد نے نقل اک پیش کی — کہ ہے اس سے ظاہر مساوات ہی
کہا ہاں سمجھ لو جو ظاہر ہے بات — وہ پوچھے کہ فاضل ہے پھر کسکی ذات
کہا فضل ہے ذاتِ محمودؓ کو — ہوئی دیر تک پھر یونہی گفتگو
بالآخر میاںؑ نے کیا یہ کلام — ہیں محمودؓ فرزندِ حضرت امامؑ
تو حماد نے یوں کہا اے میاں — ہیں خوندکار داماد شاہِ زمانؑ
ہے داماد بھی حکم فرزند میں — میاںؑ نے کہا ہاں یہی جان لیں
وہ بولے ہے پھر فضل کسکو کہو — کہا تب میاںؑ نے ہے محمودؓ کو
انھوں نے کہا کس وجہ سے میاں — میاں نے کہا بات ہے یہ عیاں
وہ مہدیؑ کا نطفہ ہیں بندہ نہیں — ہوئی گفتگو ختم آخر یہیں
رسالہ میں ہے عدل کے یہ کلام — یہ ہے سنۃ الصالحین میں تمام

ذکرِ ہشتم

میانشاہ خوندمیرؓ روشن ضمیر — سپہر[۵] ہدایت کے بدرِ منیر
ولایت کا صدیقؓ جن کا لقب — یہ فرمایا کرتے تھے محبوبِ ربؓ
کہ مہدیؑ دیں جیسے آئے گئے — نہ پہچان سکے ہم نہ کچھ پا سکے

۵ سپہر یعنی آسمان

یہ ہے حاشیہ میں بیان مختصر — فضائل میں ہے یہ مفصل خبر

پس از رحلت شاہ محمود رض — تھے جالور میں جبکہ اصحاب سب

تو سب دائرے مثل سابق کے تھے — تھے سب اک احاطہ میں حجرے کئے

تھی ہر اک برادر کو اک جھونپڑی — کسی کو تھی چھوٹی کسی کو بڑی

کبھی آگ لگتی تھی گرما میں جب — تو اک ساتھ جلتے تھے حجرے وہ سب

تو پھر گھاس اور پوس لاتے وہیں — انھیں از سر نو بناتے وہیں

نہ رہنے کی پروا نہ جانے کا غم — نہ کچھ فکر و اندیشۂ بیش و کم

رہے یوں خدا کی طلب میں محو — حصارِ صحن کی نہ تھی جستجو

کہ تھی انما المومنون[1] کی شان — برادر تھے اک دوسرے کے وہاں

ہو چشم بدی کور جس جائے پر — تو ہو چشم بد کا وہاں کیا خطر

نامحرم جو ہوتے مقابل کہیں — نظر اپنی کرتے تھے نیچی وہیں

یہ تھا حالِ دورِ امام زماںؑ — سو تھا عہد محمودؓ میں بھی عیاں

ہوا جبکہ محمود دین رض کا وصال — صحابہ رض کو پیدا ہوا یہ خیال

ہر اک حجرے کے آگے ہوئے صحن — مناسب ہے یوں ہو رہن اور سہن

جو اول تھے اس جستجو میں پڑے — ملک جی رض الہداد رض و معروف رض تھے

یہ تینوں نے آکر میاںؑ سے کہا — کہ پردہ ہے ثابت بحکم خدا

رکھیں عورتوں کو جو پردے میں ہم — ہو فعل اپنا یہ کچھ بیش و کم

کہ ہے عورتوں کو وقرن[2] خطاب — تو مردوں کو ہے من وراء حجاب[3]

---

[1] قولہ تعالیٰ انما المومنون اخوة۔ مومن تو آپس میں سب بھائی بھائی ہیں۔

[2] قولہ تعالیٰ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیة الاولیٰ (جز ۲۲ رکوع ۱) — اور جمی بیٹھی رہو اپنے گھروں میں اور بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو اگلے زمانۂ جاہلیت کے بناؤ کی طرح۔ (جز ۲۲ رکوع ۱)

[3] قولہ تعالیٰ اذا سألتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب (جز ۲۲ رکوع ۴) — (ترجمہ) جب تم ان (نبی کی بیویوں) سے کچھ چیز مانگنی چاہو تو مانگ لو پردے کے پیچھے سے۔

ہے یوں حکم پردے کا قرآن میں
بجا ہے جو دیواریں ہم باندھ لیں

میاں نے کہا ٹھیک ہے یہ کلام
کہو جا کے پیش برادر نظام

تو پوچھو وہ کہتے ہیں اس وقت کیا
کہ یہ کام ہوگا بظاہر نیا

نظامِ زماںؒ سے ملے جا کے سب
کہا مسئلہ ہے یہ اب حل طلب

انھوں نے کہا کام ہے دین کا
نہ ہوگا کوئی کام یہ ناروا

مگر بھائی نعمت سے بھی پوچھ لیں
سنیں اُن سے اسباب ہیں جو کہیں

گئے واں سے سب نعمتِ دیںؒ کے پاس
کیا اُن پہ ظاہر یہ اپنا قیاس

تو نعمتؒ ہوئے سُنکے یہ بات دنگ
ہوا مہرخ حضرت کے چہرے کا رنگ

کہا عہدِ موعودؑ میں یہ نہ تھا
نہ در عہد محمودؓ ایسا ہوا

ہمارے زمانے میں کیوں ہو یہ کام
نہ تو بار دیگر کبھی اس کا نام

ہوں دیواریں گر دائروں میں کھڑی
یہ بندہ گرائے گا آکر تبھی

کہا شاہ نعمتؒ نے جو صاف صاف
میاںؒ کو سنائے وہ سب بے خلاف

سُنی جب میاںؒ نے یہ اُن سے خبر
ملے شاہ نعمتؒ سے بعد از ظہر

کہا شاہ نعمتؒ نے پھر اک دفعہ
جو دیگر صحابہؓ سے فرمایا تھا

تو فرمائے سُنکر یہ اُن سے میاںؒ
اے نعمت یہ سچ آپ کا ہے بیاں

مگر مقتضائے زماں دیکھئے
یہ ہے کام دینی رضا دیجئے

کہ تھوڑی سی دیواریں ہو دیں اگر
نہیں ہے کوئی اس میں ہرگز ضرر

کہا اے میاں آپ رکھیں روا
تو بندہ نہ جانے گا اس کو بھلا

میاںؒ نے کہا کہتے ہو آپ کیا
اے نعمت ہے کیا ہم میں باقی رہا

جو احوال تھے عہدِ مہدیؑ کے سب
بتاؤ تو کیا ہم میں باقی ہیں اب

گرا آکے جو روبرو سے امامؑ
وہ مقصد کو پایا وہیں لاکلام

مگر بیٹھ کر لیٹ کر اب یہاں
یہ پاتے ہیں مقصد کو آئندگاں

یہ طالب جو دیتے ہمارا ہیں ساتھ
انھیں دیر میں آئے مقصود ہاتھ

ہمارے جو کچھ بعد میں آئیں گے — نفاق اپنے ہمراہ ذرا لائینگے
نہ ہر کام مہدیؑ کا ہم کر سکیں — ہمیشہ کہاں اک نہ دم کر سکیں
رضا بعد ازاں شاہ نعمتؓ نے دی — میاںؓ نے اُسی وقت اک آہ کی
وہیں آہ بھر کر یہ بولے میاںؓ — گئے ہم میں آکر امام زماںؑ
نہ پہچاننے کا ہوا حق ادا — نہ لینا تھا جس طور ہم نے لیا
جو آیت ہے ماقدروا اللہ[سہ] کی — سو وہ بھی میاںؓ نے پڑھی اس گھڑی
کہا ذات میرانؑ تھی دریا کے طور — مقابل تھے ہم اُسکے چڑیا کے طور
پرند آیا دریا پہ مشتاقِ آب — تو آکر کنارے پہ بیٹھا شتاب
ہوا سیر پی کر نہایا بہ سر — ہوا پاک دریا میں وہ ڈوب کر
وہ جو سیر ہوکر وہاں سے اڑا — بتاؤ تو دریا میں کیا کم ہوا
باندازۂ حوصلہ ہم تمام — ہیں پہچانے خوندکار کو لاکلام
فضائل میں ہے یہ مبارک مقال — ہدایت کا پیغام ہے بے مثال
بیاں آخری ہے میاںؓ کا یہاں — سو دفتر میں بھی ہے وہ دیکھو میاں
رسالہ جو ہے عدل اور فضل کا — سو اس (دیباچہ) میں ہے یہ مجتہدؒ نے لکھا
کہ ماقدروا اللہ کے معنی کو جب — سنایا میاںؓ نے تو فرمایا تب
کہ جس طور آئے امام زماںؑ — اسی طور ہم سے ہوئے ہیں نہاں
حقیقی شناخت آپکی ذات کی — کسی کو بھی حاصل نہیں ہو سکی
یہ بخشیؒ نے سنکر میاںؓ کا مقال — کہا کیا یہی آپکا بھی ہے حال
میاںؓ نے کہا ان سے ہاں ہے یہی — تو بخشیؒ نے بار دگر عرض کی
میاں! آپ ہمکو یہ بتلائیے — لیا فیض ہے کس قدر آپ نے

سہ قولہٗ تعالیٰ وماقدروا اللہ حق قدرہٖ (ترجمہ) اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی کہ قدر چاہیئے تھی (جزء ۷ رکوع ۱۷)

میاںؒ نے کہا یوں سمجھ لو بھلا
کہ پانی سے بھرپور ہے اک گھڑا

کسی نے کیا اُس میں انگلی کو تر
تو ظاہر ہے اس نے لیا کس قدر

ہے دیگر ہماری یہ سمجھو مثال
ہو دریا پہ جوں پیاسی چڑیا کا حال

کہ چڑیا جو دریا میں ہو غوطہ زن
کرے تر بتر اپنا جملہ بدن

تو دریا میں کیا ہو گی اس سے کمی
میاںؒ نے کہا یہ بھی اس وقت ہی

نبیؐ کی ولایت کی یہ شان ہے
جو الآن ہے وہ کما کان ہے

ذکر نہم ۹

میاںؒ سے ہے منقول یہ بھی بیاں
کہ فرمائے اک وقت امام زماںؑ

جو آتے ہیں بندے کے آگے مدام
کیا کرتے ہیں آکے بحث و کلام

یہ بندے کے دل میں ہوس رہ گئی
کہ دامن پکڑ کر نہ بولا کوئی

اے سید محمد خدا کو دکھا
دکھاتا نہ بندہ تو کاذب ہی تھا

میاںؒ نے یہ فرماں سنا کر کہا
اسی قول میں ہم بھی ہیں برملا

کسی نے کہا آپ ہوں کس طرح
میاںؒ نے کہا ہاں سنو اس طرح

کہ مہدئؑ کی دعوت تھی اس طور پر
خدا کو وہ دیکھے تھے جس طور پر

دکھائیں وہ اوروں کو رب کا جمال
نہ پائی کسی نے مگر یہ مجال

رہا اس محل میں نہ ہم میں تو اں
پکڑلیں جو دامانِ شاہِ زماںؑ

رسالہ میں ہے عدل کے جو کلام
کیا میں نے منظوم اے نیکنام

اسی میں روایات ہیں ذیل کی
نقول میاں سید عالم میں بھی

کیا طالبوں سے میاںؒ نے بیاں
سنا ہم نے جو کچھ ز شاہ زماںؑ

وہ کہکر تمہیں اب سنائینگے ہم
جو دیکھا ہے کر کے دکھائینگے ہم

جو تھے خاصۂ ذاتِ موعودؑ کے
وہ ہم تمکو دکھلائیں کس طور سے

کہ بر وقتِ دعوت امام زماںؑ
گزرتے تھے مجمع کے جب درمیاں

تو دامن بجسے شاہِ دیںؑ کا لگا — وہیں مست و مدہوش ہو کر گرا
گزرتے جدھر سے شہ بحر و بر — تو بچوں بڑوں پر یہ ہوتا اثر
کسی کوزہ سے آپ پیتے تھے آب — تو خوشبو سے ہوتا معطر شتاب
کہ ہوتا تھا وہ ٹکڑے ٹکڑے مگر — نہ جاتا تھا خوشبو کا اس سے اثر
کبھی ہاتھ پکڑے کسی کا حضور — تو پہروں نہ ہوتی تھی خوشبوئی دور
کہیں کھاری پانی میں کلی جو کی — تو شیریں ہوا اسکی تلخی گئی
بگفتار موعودِ پروردگار — دم ذکر حق تھا جدا آشکار
زباں سے ادھر امر حق کا بیاں — اودھر سانس سے ذکر حق جاوداں
جو زاری میں رہتے تھے موعودِ ربؑ — جھٹکتے تھے ریش مبارک کو جب
تو قطرات زاری پڑے جس پہ بھی — وہیں حالتِ جذب طاری ہوئی

۱۰ ذکر دہم

کسی نے کیا یوں میاںؑ سے کلام — بہت کرتے زاری تھے حضرت امامؑ
وہ زاری نہیں آپ کو کس لئے — جواب اس سخن کا میاں یہ دیئے
تجلی خدا کی تھی مہدیؑ پہ جان — تجلی میں مہدیؑ ہیں یاں درمیان
زیادہ تھا واں اس سبب اضطراب — یہاں کم ہے ہم ہیں بعد و شت حجاب
میاںؑ اور دیگر مہاجر بڑے — کسی جا تھے اک وقت بیٹھے ہوئے
تھی گفتار در پیروی امامؑ — تو اس وقت بولے اکابر تمام
کہ ہے حجت دین حق بے شبہ — مجرد جو ہے قول و فعل آپ کا
یقیناً ہے ہر طالبِ حق کا کام — رہے تابع تام حضرت امامؑ
میاںؑ نے کہا بات سچ ہے مگر — ہے لازم ہمیں یہ بھی رکھیں خبر
کہ ہم ہر محل میں کریں پیروی — یہ ممکن نہیں ہے کسی طور بھی
کہا شاہِ نعمتؓ نے طالب ہی کیا — وہ جو پیروی میں ادھورا رہا

کہ مرشد کے ہر قول اور فعل کو
میاںؓ نے کہا تم ہو عالی مقام
تمہاری یہ ہمت ہے نعمت بجا
مگر ہم کو یہ جستجو ہے مدام
کریں فعلِ مہدیؑ کی ہم پیروی
یہ فرما کے بولے میاں اک دفعہ
تھے حضرت کے ہمراہ اُس دم رواں
ندی ایک رستہ میں جو آ گئی
کہ پانی ہے گہرا یہاں سامنے
سنبھل کر وہاں سے چلے ہم تمام
اسی گہرے پانی پہ چلکر حضور
نہ ہم کر سکے پیروی جب وہاں
میاںؓ کا مبارک یہ فرمان ہے
روایت ہے اک دن میاںؓ نے کہا
کہ آتا ہے جب یاد وہ عہدِ پاک
مہاجرؓ تھے بیٹھے ہوئے سب جہاں
ہیں مرشد سبھوں کے سو حضرت امام
کہا شاہ نعمتؓ نے ہم کون ہیں
میاںؓ نے کہا استماعی ہیں ہم
کہ مہدیؑ سے سُنکر سناتے ہیں ہم
سنانا کوئی حکم از حکمِ رب
باخذ سماع ہے جو اخذِ دلیل
رسالہ میں ہے عدل کے سب یہی

بجا جو نہ لایا تو طالب نہ ہو
کہ قلّاشش فرمائے تم کو امامؑ
خدا اس کی دیوے گا تم کو جزا
بجا لائیں جو کچھ ہے حکمِ امامؑ
برادر یہ ہے بات بجد بڑی
چلے تھے کسی جا امام ہدیٰؑ
ہم اور آپ اور جملہ خورد و کلاں
برادر نے اک آ کے دی آگہی
چلیں اُس طرف سے یہ رہ چھوڑ کے
مگر راہ بدلے نہ حضرت امامؑ
وہ جوئے رواں سے کئے تھے عبور
تو وہ ذاتِ اقدس کہاں ہم کہاں
خدا کے خلیفے کی یہ شان ہے
کہ کیا وقت تھا وقت موعودؑ کا
جذامی کے مانند بیٹھے ہے ناک
میاںؓ نے کہا اک دفعہ یوں وہاں
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
سمجھتے ہو کیا آپ اب اپنے تئیں
کہ ہیں مستمع مُستدل لاجرم
دلیل اُن سے پا کر دکھاتے ہیں ہم
یہ تھا خاصۂ ذاتِ مہدیؑ لقب
ہمارے لئے ہے یہی بس سبیل
بقولِ میاں سید عالمؓ ہیں بھی

فضائل میں بھی یہ ہوا ہے بیاں ۔ کہ فرمائے یوں طالبوں سے میاںؓ
کہ بندہ یہ فرمان والا نہیں ۔ ہے بندے کو فرمانِ مہدیِ دیں
سنا اور پایا ہوں مہدیؑ سے جو ۔ وہ دکھلاؤں میں تم کو اے بھائیو

ذکر یازدہم ۱۱

یہ فرمائے وہ سرورِ اہلِ دل ۔ کہو متبع ہم کو اور مستدل
ہے تصدیقِ موعودؑ اسلام تام ۔ میاںؓ کا رہا یہ مبارک کلام
میاںؓ کی یہ حق سے مناجات تھی ۔ شب و روز بس التجا تھی یہی
جو تصدیقِ مہدیؑ ہے بارِ خدا ۔ کما حقہٗ ہم کو کیجو عطا
دیانت صداقت کا جو درس تھا ۔ میاںؓ نے وہ یوں تابعوں کو دیا
فضائل کے مضمون کا مفہوم سب ۔ کیا میں نے منظوم اس جائے اب
ص ۶۳

ذکر دوازدہم ۱۲

روایت ہے اک دن میاںؓ نے کہا ۔ میاں ہم کو مہدیؑ نے آکر کیا
ہیں کتنے نہ سادات پھرتے ہیں جو ۔ زمانہ میں اب دربدر دیکھ لو
ملک سے تھے جو حمادؒ عالی مقام ۔ کئے ایک دن یوں میاںؓ سے کلام
کہ ہم ہوتے مہدیِ دیںؑ کے حضور ۔ تو پاتے وہی جو کہ پائے حضور
میاںؓ نے کہا کیجو شکرِ خدا ۔ رہے تم اک عرصہ جو شہؑ سے جدا
بھلا تھا سمجھ لو تمہارا فراق ۔ حضوری میں تم رکھتے کفر و نفاق
انھوں نے کہا کس لئے اے میاںؓ ۔ میاںؓ نے جواباً کیا یوں بیاں
کہ مہدیؑ کی صحبت کی خاطر خدا ۔ قبیلہ ہی اک خاص پیدا کیا
مہاجر جو مہدیِ دیں کے ہوئے ۔ جو صحبت میں حضرتؑ کی قائم رہے
کئے دعویِ مہدیت آشکار ۔ جو موعودؑ از حکمِ پروردگار

تو بعد اس کے گزرے ہیں جو پانچ سال — بیاں کیا ہوا انکی مشقت کا حال
کہو پانچ سو سال ان پانچ کو — گنو پانچ پانچ ہزار انکو بیجا نہو
سفر دائمی اور دائم تھا فقر — اور اس پر امام زماںؑ کا تھا زجر
شکستہ ہوں ہاتھی کی بھی ہڈیاں — اور گھس جائیں فولاد کی پسلیاں
مہاجر جو تھے خاص پیدا ہوئے — انھیں کا تھا حق تاب جو لا سکے
رسالہ میں ہے عدل کے جو کلام — ہے مفہوم اس کا یہ دیکھو تمام
روایت ہے بولے میاں اک دفعہ — ہیں میراںؑ کے ہمراہ اکیلا جو تھا
سہولت سے حاصل خدا کو کیا — وگرنہ مشقت کا تھا سامنا
یہ تھا خاصۂ ذاتِ پیغمبرانؑ — کہ مع اہلِ خانہ سہیں سختیاں
شکار آفتوں کا وہ رہتے ہوئے — وہ اخراج و فاقوں کو سہتے ہوئے
رہے یادِ حق میں وہ قائم مدام — تفاوت نہ پایا کبھی ان کا کام
یہ جو حاشیہ میں ہے آئی خبر — فضائل میں بھی ہے یہی مختصر

۱۳ ذکرِ سیزدہم

مہاجرؓ جو مہدیؑ کے آتے کوئی — میاںؓ اٹھتے اُن پر نظر پڑتے ہی
یہ بی بی نے دیکھا تو اکدن کہا — یہ تعظیم دینے میں کیا ہے بھلا
وہ خوش ہوں اگر انکو کچھ دیجئے — کہا ہیں وہ دریا کو دیکھے ہوئے
ہیں ہم روبرو انکے مانندِ چاہ — کہ میراںؑ پر اُنکی پڑی ہے نگاہ
جنازہ جو آتا حضورِ امامؑ — نظر اس پہ کرتے امام ہمامؑ
تو ایمان و غفراں پاتا وہیں — بہ صورت ہمارے یہاں اب نہیں
کہ آتا ہے کوئی بحالِ حیات — وہ تائب ہوا اور پایا وفات
تو مغفور ہوتا ہے نزدِ خدا — یہی حاشیہ میں ہے لکھا ہوا

۱۴ ذکرِ چہاردہم

میاںؓ سے ہے منقول یہ قول بھی — توکّل پہ اک ذاتِ مہدیؑ کی تھی
ہیں ہم صدقہ خوارانِ حضرت امامؑ — یہ ہے حاشیہ میں مبارک کلام
روایت ہے یہ بھی کہ بولے میاںؓ — تھے ہم کفر میں پیشِ شاہِ زمانؑ
بصدقہ مہدیؑ مسلماں ہیں اب — میاںؓ کا یہ تھا قول معنیٰ طلب
وہ معنیٰ ولی جی کئے ہیں بیاں — تھے سورج کے آگے ستارے نہاں
جہاں آفتابِ ولایت چھپا — ہدایت کے انجم ہوئے رونما
جو ہے حاشیہ میں مبارک کلام — ہے مفہوم منظوم اس کا تمام

ذکر پانزدہم

میاںؓ نے کیا عرس حضرت امامؑ — تو دعوت صحابہؓ کو دی تھی تمام
تو خود ہاتھ سبکے دھلا کر میاںؓ — کئے نوش وہ آبِ عظمت نشاں
رسالہ میں ہے عدل کے قول جو — وہی حاشیہ میں بھی ہے دیکھ لو
میاںؓ دعوت اک بار تھے جب دیے — مہاجر تھے مہدیؑ کے آئے ہوئے
دھلا کر میاں ہاتھ سبکے وہیں — وہ پانی پیے اس گھڑی شاہِ دینؓ
میاںؓ میں رہی اس قدر نیستی — روایت یہ ہے حاشیہ میں لکھی
فضائل میں بھی آئی ہے اک خبر — سو مضمون اس کا یہ ہے معتبر
تھے کھانبیل میں جبکہ ٹھیرے میاںؓ — شہ نعمتؓ آئے تھے ملنے وہاں
مہاجر وہاں مہدیِ دینؑ کے — دکھائی دیے کام کرتے ہوئے
ٹلک اک مہاجر تھے محمودؓ نام — وہ گھوڑے کی مالش کا کرتے تھے کام
جتالی اور سرگین کو جھاڑتے — نظر آئے حیدر مہاجرؓ جو تھے
مہاجر تھے سومارؓ لے کر مشک — لے آتے تھے پانی نہ کرکے جھجک
یہ جو شاہ نعمتؓ نے دیکھا وہاں — کہا شاہ خوندمیرؓ سے اے میاں
مہاجر ہیں یہ جو کہ موعودؑ کے — انھیں تم ہیں نوکر بنائے ہوئے

میاںؒ نے دیا تھا نہ کوئی جواب   کہ محمود بولے پلٹ کر شتاب
اے نعمت نہیں ہے تمہیں اس کی قدر   نصب ہو جو میزان در روزِ حشر
یہ پیدو پشم ہونگے پلّے میں جب   تو یوں اپنی نیکی گراں ہوگی تب
میاںؒ نے بگڑ کر کہا تب وہیں   اے محمود یہ قول زیبا نہیں
خطا تو نے کی اس طرح جو کہا   رجوع کر کہ تیرا نکاح جا چکا
کہا سُن کے محمود نے اے میاں   مہاجر ہوں مہدیؑ کا میں بھی یہاں
میاںؒ نے کہا ہوں مہاجر تو کیا   کہاں تم کہاں ان کا رتبہ بھلا
زمیں آسماں کا سمجھ لو ہے فرق   ہوئے سُن کے محمود حیرت میں غرق
وہ نعمتؓ کے قدموں پہ تب گر پڑے   معافی کی درخواست کرتے ہوئے
میاںؒ نے پھر ان کو اٹھایا وہیں   گلے سے تب اپنے لگایا وہیں
نکاح پھر سے ان کا وہیں کر دیا   وہاں سے انہیں گھر کو رخصت کیا
میاںؒ بعد ازاں کر کے فوراً طعام   بلائے اٹھارہ مہاجر کرامؓ
میاں شاہ نعمتؓ کے ہمراہ وہاں   دُھلائے تھے ہاتھ ان سبھوں کے میاںؒ
وہ پانی جو تھا ہاتھ دھویا ہوا   میاںؒ نے وہیں لیکے کچھ پی لیا
میاں شاہ نعمتؓ نے دیکھا یہ حال   تو دامن پکڑ کر کے یوں مقال
تمہارے ہیں خادم میاں ہم تمام   ہو سادات وارثین تم لاکلام
کیا تم نے اس وقت یہ کام کیا   یہ نعمتؓ نے اس دم میاںؒ سے کہا
تواضع بہت کر کے رکھے میاںؒ   رہے تین دن اور نعمتؓ وہاں
میاںؒ کی فضیلت کا یہ سب کلام   فضائل میں ہے دیکھ اسے نیکنام

۱۶
ذکر شانزدہم

میاںؒ اپنے ہم عصر اصحابؓ سے   کسی جا سے ملنے کو جاتے جو تھے
تو تنہا ہی جاتے تھے وہ راہ سے   فضائل میں مرقوم ہے یہ خبر

مہاجر جو آتے تھے ملنے کوئی | ہمیشہ یہ حضرتؓ کی عادت رہی
پلنگ پر جو رہتے تھے بیٹھے ہوئے | تو نیچے اتر کر وہیں بیٹھتے
سلام آپ کرتے تھے اوّل مدام | نہ رکھتے کبھی انتظار سلام
بیاں کرتے رہتے تھے جب مقتدا | اگر کوئی اس وقت سائل ہوا
تو کرتے تھے تفہیم اُسکی وہیں | کبھی تنگ ہوتے نہ تھے شاہ دینؓ
طلب کرکے نزدیک اسے راہبر | حقیقت سے کرتے اُسے باخبر
پھر ٹکتا اگر تھا کوئی بے ادب | تو ہنسکر یہ فرماتے محبوب ربؓ
سمجھ کر کرو بات بگڑو نہیں | مگر تنگ ہوتے نہ تھے شاہ دینؓ
یہ مُلّا نے اک تنگ ہوکر کہا | کہ لوگ آپکے یہ نکل کر سدا
مسلمانوں سے بحث ہو جس جگہ | کہا کرتے کافر ہیں یہ بے وجہ
تو ہنسکر یہ بولے اُسے راہبر | کہ تعزیر دو ہے حکومت اگر
یہ بیچارے کہنا نہیں جانتے | یہ پاتے ہیں تعزیر اس واسطے
نہ از خود کسی کو یہ کافر کہیں | جو حکم نبیؐ ہے سو ظاہر کریں
ہے مہدیؑ کے حق میں یہ وارد خبر | کہ مَنْ اَنْکَرَ الْمَھْدِیْ قَدْ کَفَرَ
کہ کافر ہے مہدیؑ کا منکر ہے جو | نبیؐ کا یہ فرمان ہے دیکھ لو
یہ سکھلائی سب کو حدیث نبیؐ | کہ وقت ضرورت سنا دیں یہی
فضائل (ص۱۵) میں مرقوم ہے جو بیاں | کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

ذکر ہفدہم (ص۱۷)

مصدق جو منکر کو دیکھا کہیں | تو ہوتیں جا سے وہ ٹیڑھا وہیں
جو اتنی بھی نفرت نہ ظاہر کیا | تو کی اس نے مہدیؑ کی تصدیق کیا
یہ ہے حاشیہ (ص۱۱) میں جو قولِ میاںؒ | کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

ذکر ہجدہم (ص۱۸)

ہے شہر بہزوالہ کا واقعہ ۔۔۔ تھا اک شیخ احمد جو بہراسیہ
وہ تھا دائرے میں جو آیا ہوا ۔۔۔ جب آیا وہاں وقت مغرب کا تھا
امامت کی خاطر جب آگے بڑھا ۔۔۔ میاںؓ نے یہ فرما کے پیچھے کیا
تو مہدیؑ کا منکر ہے، اور اقتدا ۔۔۔ ہے تیری ہمارے لیئے ناروا
جو انصاف نامہ میں مرقوم ہے (باب ۳) ۔۔۔ سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

ذکر نوزدہم (١٩)

فراموشی سے اک مہاجرؓ نے جب ۔۔۔ کہا ہے یہ فرمانِ موعودِ رب
کہا دو سہروں نے اسی وقت صاف ۔۔۔ روایت یہ فرمان کے ہے خلاف
عبارت نہیں ہے یہ فرمان کی ۔۔۔ میاںؓ نے کہا چاہیئے خامشی
کہ وہ نام لیتے ہیں میراںؑ کا اب ۔۔۔ کریں رد تو بیشک ہے ترک ادب
وہیں تین دن بعد پھر آئے وہ ۔۔۔ ہوئی بھول مجھ سے یہ فرمائے وہ
ہوا ہے یہ جو حاشیہ میں بیاں (مد ۹) ۔۔۔ ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں

ذکر بستم (٢٠)

امام زماںؑ کی کنیزیں جہاں ۔۔۔ نظر آتیں تعظیم دیتے میاںؓ
میاں کی بہن تھیں جو خونزا بوا ۔۔۔ کہا یوں کریں گے اگر مقتدا
تو سر پہ ہمارے کرینگی یہ راہ ۔۔۔ یہ فرمائے سنکر وہیں دیں پناہؓ
تمہارے وہ سر پہ چلیں گی اگر ۔۔۔ سعادت تم اپنی گنو سر بسر
انھیں دیکھکر کیوں نہوں میں کھڑا ۔۔۔ کہ ہے اس میں بندے کا مقصد بڑا
وہ خلوت میں جلوت میں پیش امامؑ ۔۔۔ رہی ہیں جو خدمت میں حاضر مدام
وہ پاجامہ بے جامہ حضرت کے تئیں ۔۔۔ ہیں ہم سے زیادہ جو دیکھی ہوئیں
نظر مجھ پہ ڈالیں وہ سر تا قدم ۔۔۔ تو ہو مجھ پہ خالق کا لطف و کرم

روایت کا ہے جو کہ مفہوم صاف — ہوا ہے وہ منظوم یاں بے خلاف
روایت یہ ہے مجتہدؒ نے لکھی — سلیمانی میں بھی ہے مروی یہی
ہے مضموں یہی شاہ برہانؒ کا — روایت جو دفتر میں ہے برملا
بہ تعظیم موعودِ پروردگار — میاںؒ نے کیا اس قدر انکسار
کنیزوں کو مہدیؑ کی تعظیم دی — عقیدت کی اوروں کو تعلیم دی
یہ فرماں سعدیؒ کا ہے خوشتریں — نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین
جو بے جامہ کہنے کا مفہوم ہے — سو وہ اہلِ دانش کو معلوم ہے
کہ گرما میں بے پیرہن ہو کوئی — تو بے جامہ رہنا ہے ظاہر وہی
نہ پہنا ہو گر جامہ و انگرکھا — تو بے جامہ کہنا ہے تب بھی روا
پڑے عقل پر جسکی پتھر مگر — سو بے پائجامہ وہ سمجھے گا خر
روایت کا مطلب ہوا یاں تمام — ضروری یہاں اور بھی ہے کلام
کہ ہے سترِ عورت کی تاکید جو — بحکمِ خدا اور نبیؐ اب سنو
زن و مرد باہم دگر ہیں لباس — ہے ھُنَّ لِبَاسٌ[1] یہ اس کی اساس
نبیؐ کا بھی فرمان ہے صاف طور — جو مشکوٰۃ میں دیکھو اسکو بغور
"جو بیوی نہو یا نہو وے کنیز — چھپا ستر کو اس سے اے باتمیز"
کنیز اور بیوی پہ بھی ستر کو — چھپایا سو نامرد ہے جان لو
وہ مردوں کی سُن لے حکایت کہیں — تو ہو شرم سے پانی پانی وہیں

۲۱
ذکر بست و یکم

میاںؓ چلکے جالور سے پہلی بار — گئے بھدریوالی میں تھے جب قرار
قیام آپ کا چند دن واں رہا — وہیں کا ہے مشہور یہ واقعہ

---

[1] قولہٗ تعالیٰ ھُنَّ لباس لکم وانتم لباس لھن۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس۔ (جزء ۲، رکوع ۷)

کہ بعضے فقیروں کے اہل و عیال — اقارب سے ملنے کا کر کے خیال
ملے اُن سے جاکر بہزوالہ کو — اقارب موافق تھے مہدیؑ کے جو
وہ خود گاہ گاہ مع قبائل تمام — کیا کرتے تھے دائرے میں قیام
بہت خوبیوں سے وہ موصوف تھے — وہ بذل و سخاوت میں معروف تھے
پہ جب تک تھے ہجرت و صحبت سے دور — خدارا تھی نفرت بھی اُن سے ضرور
میاںؓ کے بھی تھے گرچہ وہ اقربا — میاںؓ نے نہ خویش ان کو اپنا کہا
گئے طالبانِ خدا ان کے پاس — میاںؓ کو ہوا رنج یہ بے قیاس
نمازِ عشا سے جو فارغ ہوئے — مخاطب ہوئے تین اشخاص سے
شہاب ان میں تھے ایک اک قطبِ دیں — علاء الدین تھے تیسرے بالیقیں
یہ تینوں سے کر کے وہاں مشورہ — میاںؓ نے بتاکید اُن سے کہا
فلاں اونٹ لے کر فلاں جاے پر — رہو میرے آنے کے تم منتظر
کہ میں بھی یہاں سے کروں گا سفر — مبادا کسی کو ہو یہ خبر
یہ سنتے ہی تینوں ہوے واں رواں — لئے اونٹ جانا تھا ان کو جہاں
اُٹھے آخرِ شب سے خوندمیرؓ — نکلنے کو آمادہ ہوکر امیر
میاںؓ نے کنیز اپنی مرجانہ کو — اشارے سے فرمایا ہمراہ ہو
تھی بی بی کے وہ روبرو نیک حال — نہ اٹھنے کی پائی وہاں سے مجال
رعایت تھی بی بی کی اسکو بڑی — میاںؓ کے وہ ہمراہ نہیں آسکی
ہوئے خفتہ یوں میاں جب رواں — تو حمّاد پائے خبر ناگہاں
وہ آہستہ پیچھے ہوئے آپ کے — میاں آگے آگے یہ پیچھے چلے
میاں جذبۂ حق میں یوں تھے رواں — نہ تھا راہ و بے راہ کا کوئی دھیان
کیے ایک دو کھیت طے راہ جب — تو دیکھے وہ تینوں برادر یہ تب
ہیں دو شخص اپنی طرف آرہے — وہ سمجھے برادر ہیں یہ دوسرے
خبر پا کے وہ آرہے ہیں یہاں — ہوا جبکہ تینوں کو ایسا گماں

تھا مقصود ان کو جو اخفاءِ حال — وہاں سے وہ آگے بڑھے تیز چال
بھی پچھلی جو شب کچھ اندھیرا ابھی تھا — قریب ہونے کو اب سویرا بھی تھا
وہ تھے آگے آگے بحالِ دواں — میاںؓ پیچھے پیچھے تھے انکے دواں
یوں ہی چلتے چلتے کسی جاے پر — ملا راہ میں خاردار اک شجر
تھا جامہ میاںؓ کا جو زیبِ بدن — وہ کانٹوں میں الجھا تو شاہِ زمن
اسی جاے پر بیٹھکر اس دفعہ — لگے کرنے حق سے وہیں التجا
الٰہی یہ ناچیز لائق نہیں — کہ سید محمدؑ کا ہو جانشیں
سویت و پسخوردہ مہدیؑ کی جا — خدایا یہ بندے کو ہے ناسزا
ندا آئی حق سے میاںؓ کو یہ تب — کیا ہم نے ہے تیرے تئیں منتخب
تو سید محمدؑ کی جا مرشدی — کرے یہ لیاقت تجھے ہم نے دی
کئی خلعتیں ہم نے بخشیں تجھے — معانیِ قرآں بھی تجھ کو دیے
میاںؓ نے کیا عذر بارِ دگر — ندا حق سے آئی پھر اس طور پر
تو جائے کہاں ہے بہت تجھ سے کام — ہوئے سُنکے ہشیار عالی مقام
نماز فجر پڑھکے عالیجناب — یہ فرمائے حمادؓ سے کر خطاب
کہ ہے راستہ دائرہ کا کدھر — انھوں نے کہا دائرہ ہے ادھر
بتایا جو حمادؓ نے راستہ — چلے دائرے کی طرف مقتدا
کہا تب یہ حمادؓ نے اے میاں — وہ آوازیں جو آرہی تھیں وہاں
تھی آواز کیسی جو تھی دوہری — میاں نے کہا از خدا و نبیؐ
یہ تھیں خلعتیں حق سے حاصل مگر — میاں میں رہی نیستی بیشتر
نہ ہو نفس سا راضیۃً مرضیۃ — تو پائے کہاں کوئی یہ مرتبہ
ادھر شاہِ خاور ہوا بے نقاب — ادھر برجِ دیں میں پھر آفتاب
تھا سیدِ خانجی کا خیمہ جہاں — ہوئے شاہ تشریف فرما وہاں
تھا جن طالبانِ خدا پر عتاب — بلائے انھیں پھر وہ عالی جناب

یہ فرمائے شہؑ زجر کرتے ہوئے ۔ کہ یہ بندہ تم میں رہے کس لئے
جو ہے اہل دنیا سے رغبت تمہیں ۔ نہیں دین کی کچھ محبت تمہیں
ہو خود اہل دنیا پہ مائل جو تم ۔ تو اہل وعیال ان میں بھیجے ہو تم
یہ فرماکے اُن پر پڑھیں آیتیں ۔ جو مفہوم ان کا ہے وہ بھی سنیں
ق اک آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو ۔ مقابل میں ایمان کے کفر کو
رکھا دوست جواس کا ہو دوستدار (جزء ۱۰ رکوع ۸) ۔ سو پائے گا وہ ظالموں میں شمار

ہے آیت دوم کا مفہوم یہ ۔ پڑھو اسکو ہووے گا معلوم یہ
ق نبیؐ کو ہوا تھا یہ حکم خدا ۔ جو ایمان لائے ہیں ان کو سنا
تمہارے عزیز اور اہل وعیال ۔ تجارت مکانات و مال ومنال
خدا اور نبیؐ اور براہ خدا ۔ جہادوں سے ہوویں جو تم کو سوا
تو تم منتظر حکم حق کے رہو ۔ ہدایت نہ دیگا وہ فساق کو

پڑھی شہؑ نے آیت جو تھی تیسری ۔ تو اس کا خلاصہ ہے دیکھو یہی
ق نہ پائے گا ہرگز تو اس قوم کو ۔ خدا اور قیامت کی قائل جو ہو
کریں وہ کسی شخص سے دوستی ۔ جو ہووے خلاف خدا و نبی
اگرچہ پدر ہووے وہ یا پسر ۔ برادر ہو یا رشتہ دار دگر
منقش ہیں دل انکے ایمان سے ۔ مویّد ہیں وہ روح رحمان سے
وہ پائینگے باغات میں داخلہ ۔ تلے جن کے انہار ہیں جاریہ
وہیں وہ ہمیشہ رہیں بامراد ۔ خدا سے وہ شاد اور خدا ان سے شاد
جماعت خدا کی ہیں جانو وہی ۔ انھیں کو فلاح ہے رکھو آگہی

پڑھے چوتھی آیت جو تھے شاہ دینؑ ۔ یہ مفہوم اس کا ہے واضح تریں
ق کہ ہرگز تمہارے نہ آئینگے کام ۔ یہ ناتے اور اولاد روز قیام
جدا ہونگے تم ایک سے ایک سب ۔ خدا دیکھتا ہے جو کرتے ہو اب
تمہارے لئے نیک تھی پیروی ۔ براہیم اور اس کے اتباع کی

انھوں نے کہا قوم سے برملا　　نہیں ہم کو تم سے تعلّق ذرا
نہ اس سے جسے پوجتے ہو تم اب　　خدا کے سوا مان کر اپنا رب
کیا ہم نے انکار اب تم سے صاف　　ہے ظاہر جو ہے تم میں ہم میں خلاف
یہ بغض و عداوت رہے درمیاں　　یہانتک کہ ہوجائیں تم مومناں
فقط ایک کو مان لیں اپنا رب　　ہے مفہوم آیات یاں ختم اب
معانی سنا کر بوجہ کمال　　کیا زجر شہؑ نے برنگِ جلال
گئے وہ برادر رجوع برملا　　کہ ہم سے ہوئی ہے یہ بیشک خطا
کہ ہم اہل خانہ کو بھیجے وہاں　　کہ ہیں اہلِ دنیا اقارب جہاں
گئے بعد ازاں سب کو فوراً طلب　　ہیں ناقل ولی جیؒ جو دیکھے تھے سب
ہے انصافنامہ میں ان کا بیاں　　وہی حاشیہ میں بھی ہے سب عیاں

۲۲
ذکر بست و دوم

کہا شاہ خوندمیرؓ نے ایک بار　　کہ جو امرِ حق ہے کروں آشکار
اگرچہ ہو اس پہ میرا عمل　　کہ ہے میرا ذاتی قصور و خلل
ہے حق کا چھپانا مگر کفر صاف　　جو ہے صاف فرمانِ حق کا خلاف
میں جو کچھ سنا مہدی دینؑ سے ہوں　　کسی کے بھی آگے نہ جب کہہ سکوں
کہوں گا اسے اپنی زوجہ کے تئیں　　نہ آؤنگا اس حکم کی زو میں میں
کہ ہے صاف فرمانِ پروردگار　　چھپاؤ شہادت نہ تم زینہار
چھپاتا ہے حق کی گواہی کو جو　　تو بیشک دل اس کا گنہ گار ہو
جو انصافنامہ میں مرقوم ہے　　سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے
(باب ۵)

۲۳
ذکر بست و سوم

روایت ہے از شاہ خوندمیرؓ یہ　　ہے انصافنامہ کی تحریر یہ
(باب ۵)

نگر ٹھٹھہ میں ایک دن جب امامؑ   بیاں کر رہے تھے خدا کا کلام
اس اثنا میں ملّا اک آیا وہاں   وہ ساتھ اپنے لڑکے کو لایا وہاں
یہ کی عرض حضرتؑ سے کیجے دعا   مصر رہ کے انکار پر یہ کہا
مصدق سے تھے مہدیؑ کے جو صدر دینؓ   مخاطب کئے ان کو حضرتؑ وہیں
یہ فرمائے اسے صدر دیں دیکھنا   یہ ملّا ہے اس وقت کیا کہہ رہا
وہیں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا   کہ قوت اگر دیوے مجھکو خدا
تو لوں ان سے جزیہ ہے باقی یہی   یہ کہکر بلند اپنی شمشیر کی
یہ تفہیم پاتے نہیں علم سے   امام زمانؑ صاف فرمائے تھے
ہے قوت بمعنی امر خدا   روایت کا مضمون پورا ہوا
ہے قوت کا معنی جو یاں امر رب   ہے تاویل بر حق کی تمثیل اب
جو تاویل محکم کے ہو بر خلاف   ہے تاویل مردود و تحویل صاف

٢٤
ذکر بست و چہارم

یہ منقول ہے شاہ خوندمیرؓ سے   کہ فرمایا کئی بار موعودؑ نے
ملے خلق کو حق کا طالب کہیں   اتاریں اسے آسماں سے وہیں
مخالف ہو اس کے جو دیکھی یہ بات   کہ کرتا نہیں ہے وہ کچھ التفات
تو بنتے ہیں اس کے موافق تمام   لگے کرنے تعظیم و تکریم تمام
ضیافت کرے جو کوئی اپنے گھر   تو کہتا ہے یوں شیخ سے آنکر
ہے خوندکار کے بندہ زادے کا کاج   کہ تسمیہ خوانی مقرر ہے آج
یہ ہے عرض حضرت کی درگاہ میں   بچھادوں میں اب چشم و سر راہ میں
سر و چشم پر میرے رکھکر قدم   مرے گھر کو آئیں بلطف و کرم
بہت عذر کر کے وہ کہتا ہے صاف   نہ آؤں گا میں مجھکو کر دو معاف
پلٹتا ہے وہ کہکے پھر اس طرح   نہ آئیں جو خوندکار تو کس طرح

پڑھے بندہ زادہ خدا کا کلام
خدا کے لئے آئیں عالی مقام

یہ بندہ خدا کا ہو مجبور اب
ضرورت سے جاتا ہے گھر اسکے جب

تو چند روز کے بعد اک شخص اور
کرے التجا شخص سابق کے طور

کہ خوندکار آئیں مرے گھر ضرور
گر آئیں نہ مجھکو نظر سے حضور

فلاں روز گھر کو فلاں کے گئے
نہ آئیں مرے گھر کو اب کس لئے

میں بدتر نہیں اس سے اے محترم
کریں میرے گھر تک بھی رنجہ قدم

یہ جاتا ہے اب دوسرے کے بھی گھر
یوں ہی اب وہ پھرنے لگا در بدر

یہ فرما کے پھر شاہ دینؑ نے کہا
کہ وہ شیخ اب یہ سمجھنے لگا

مطیع ہو گئے ہیں یہ میرے تمام
بجز میرے ان کا ہو کوئی کام

نہ جانا کہ خود ہی مطیع ہو گیا
نکل کر جو خلوت سے در در ہوا

یہ ڈرتا ہے اس سے کہ رنجش کریں
تو اس کی ملاقات کو چھوڑ دیں

جو انصافنامہ میں مرقوم ہے
اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

(باب ۱۶)

۲۵
ذکر بست و پنجم

یہ منقول ہے شاہ خوندمیرؓ سے
کہ فرمایا یوں مہدیؑ دین نے

کہ مجھکو جو مہدی نہیں مانتے
پہ ہیں مصطفےؐ کو نبی جانتے

یہ سن لیتے ہیں مصطفیؐ کا جو نام
تو پڑھتے ہیں ان پر درود و سلام

اگر ہوویں بالفرض اس عہد میں
یہاں مصطفےؐ اور یہ اُن سے ملیں

وہ پہنچائیں ان پر خدا کی وحی
کریں گر نہ سنگسار اُن کو ابھی

تو جھوٹا یہ بندے کو تم جان لیں
جو کہتا ہوں میں جھوٹ اس کو کہیں

یہ انصافنامہ میں ہے جو کلام
کیا میں نے منظوم اے نیکنام

(باب ۷)

۲۶
ذکر بست و ششم

عقیدہ میاںؓ کا جو مشہور ہے — اسی میں یہ فرمان مذکور ہے
کہ فرمایا مہدی موعودؑ نے — کہ بھیجا خدا نے مجھے اس لئے
نبیؐ کی ولایت کے احکام سب — توسط سے مہدی کے ظاہر ہوں اب
عقیدہ میں ہے یہ بھی لکھا ہوا — کہ جو شخص پیش امام ہدیٰؑ
کیا بحث و حجت احادیث سے — تو موعودؑ اس کو یہ فرماتے تھے
احادیث ہیں اختلافی بہت — کہ مشکل ہے یہ انکی ہووے صحت
خدا کی کتاب اور یہ بندے کا حال — یہ دو کے موافق نبیؐ کا ہو قال
یہ فرماں نبیؐ کا بھی ہے مشتہر — ملینگی حدیثیں تمہیں بیشتر
کہ منسوب ہوینگی مجھ سے تمام — تو تم لیکے دیکھو خدا کا کلام
موافق ہو قرآن کے قول جو — تو وہ قول میرا ہے تم جان لو
مخالف جو ہو قول قرآن کے — ہوگا مرا قول چھوڑ دو اسے
یہ انصافنامہ میں آئی ہے نقل — عبارت عقیدہ کی ہے اس کی اصل

ذکر بست و ہفتم ۲۷

میاںؓ سے ہی منقول ہے یہ کلام — کہ عیسیٰؑ کی نسبت ہے قول امامؑ
وہ کچھ لینے آئینگے ہم سے ضرور — نہ آئینگے دینے کو بولے حضور
یہ پیر محمدؒ کئے ہیں بیاں — کہ اک روز کا ذکر ہے یہ عیاں
کہ شاہ جی داسیجی داعی ہوئے — میاںؓ ہی کے دائرے میں ساکن وہ تھے
مہاجر اکابر تھے واں اور بھی — میاںؓ کو اور ان سب کو دعوت یہ تھی
اسی جائے پر یہ میاںؓ نے کہا — کہ اک آج کی شب ہوا واقعہ
میں بیٹھا تھا کرکے توجہ تمام — تو دیکھا کہ آئے ہیں حضرت امامؑ
یہ کی عرض میں نے کہ اے خوندکار — ہے عیسیٰؑ کی آمد کا جو انتظار
وہ کس وقت آئینگے فرمائیے — تو فرمائے نزدیک اور چپ ہوئے

کہا ہونگے بعد آپ کے ساٹھ سال — تو نزدیک بولے شہِ ذوالجلالؑ
کہا میں نے ہونگے برس یا پچاس — تو فرمائے نزدیک شاہ اناسؑ
کہا میں نے ہو ونگے چالیس سال — تو فرمائے نزدیک دانائے حال
برس تیس ہونگے کہا میں نے جب — تو فرمائے نزدیک موعودِ ربؑ
کہا میں نے ہیں بیس ہی اب برس — تو اس پر بھی نزدیک فرمائے بس
کہا میں نے دس ہی برس ہیں مگر — تو فرمائے نزدیک دیکھو ادھر
کہ ہیں مہتر عیسیٰؑ جو حاضر یہاں — تمہیں پوچھنا ہو سو پوچھو میاں
یہ فرمائے مجھکو جو حضرت امامؑ — تو عیسیٰؑ سے بندہ ہوا ہمکلام
بہت ان سے کی گفتگو میں نے تب — مگر یہ نہ پوچھا کہ آؤ گے کب
کہا پھر میاںؓ نے ہے مجھکو شناخت — کہ کیسی ہے عیسیٰ پیمبرؑ کی ذات
اگر پشت کرکے وہ یاں سے چلیں — تو بندہ یہ پہچان لے گا انھیں
یہ انصاف نامہ میں ہے جو کلام (باب ۱۸) — کیا میں نے منظوم اے نیکنام

۲۸
ذکر بست و ہشتم

میاںؓ سے روایت ہے یہ ایک شب — نماز عشا پڑھکے موعودؑ رب
کئے آسماں کی طرف جب نگاہ — یہ رمضاں کی شب ہے کہے دیں پناہؑ
گواہ نیچے دو دو پہر رات پر — جو قاضی نے رویت کے اثبات پر
وہیں پھر شروع ختم قرآں ہوا — نماز تراویح کئے سب ادا
ہوا ماہ رمضان ماہ سی روزہ — نہ تھا صاف مطلع تو پہلے ہی روزہ
یہ انصاف نامہ میں مرقوم ہے (باب ۲) — سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

۲۹
ذکر بست و نہم

عقیدہ میں ہے یہ مبارک بیاں — کہ فرمائے حضرت امام زماںؑ

که ہوتی ہے یہ بندے کے سامنے / جو تصحیح تو ہوتا ہے فرماں مجھے
اے سید محمد صحیح جو ہوا / ترے پاس مقبول ہے وہ مرا
صحیح نہ ہوا پاس تیرے کوئی / تو ہے پاس میرے بھی مردود ہی
سنا کر یہ فرمان بولے میاںؓ / جو آتے ہیں اب کر کے ہجرت یہاں
وہی لوگ ہیں جن کی ارواح سب / ہوئی ہیں صحیح پیش موعودؑ رب
نہ جانو کہ سنکر ہمارا بیاں / یہ سب آرہے ہیں تو آئندگاں
جو انصافنامہ میں مرقوم ہے (باب۴) / اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

نمبر ۳۰

ذکر سی ام

صحابہؓ میں رہتے تھے اک نیکنام / وہ صحبت میں تھے تا وصال امامؑ
مگر دھیان میں انکے یہ بات تھی / کہ مہدیؑ کو ہوگی ریاست بڑی
تو مجھکو بھی دولت ملے گی بہت / اسی فہم میں وہ رہے نیک بخت
ہوا جب وصالِ امام ہُدیٰؑ / میاںؓ سے کہا حال اپنا جو تھا
وہیں کر کے توبہ رہے ساتھ جب / تو مقصود دینی کو پائے وہ تب
جو مرقوم ہے حاشیہ میں خبر (نمبر ۶) / ہوئی ہے وہ منظوم اس جا پہ پر

نمبر ۳۱

ذکر سی و یکم

ملک احمد اسحٰق کا ہے بیاں / کہا یہ کہ فرمائے اک دن میاںؓ
کہ تھے شہر بڈھ[۵] میں جو حضرت امامؑ / تھا سو وہ اگر اس جا کوئی نیک نام
موافق تھا وہ تھا جہاں اس کا گھر / سلام اللہؓ صاحب گئے تھے ادھر
گئے شہر میں تھے کسی کام کو / ہوا ناگہاں انکے وہ روبرو
تو بھیجا تھا میرانؑ کو زر بے شمار / ہے منقول تنکے تھے اسی ہزار
لے آئے فتوح وہ جو حضرت سلامؓ / تو رد اس کو فرمائے حضرت امامؑ

---

۵ شہر بڈھ یعنے بڑلی

سلام اللہ صاحبؓ نے کی عرض تب
اے مہراجُنی حق نے یہ بھیجا ہے اب

تو فرمائے تم لائے کیوں اے میاں
نہیں یہ رسانیدۂ حق کی شاں

حلال اس کا ہے نام طیّب نہیں
ہوا اختتام روایت یہیں

یہ انصاف نامہ میں ہے جو بیاں (باب ۸)
ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں

۳۲ ذکر سی و دوم

ہے یہ ذکر بھی شاہ خوندمیرؓ سے
کہ فرمایا یوں مہدیٔ دینؑ نے

حلال ایک ہے رزق طیّب ہے ایک
حلال ہے وہی جو شرع میں ہے نیک

جو ہے رزقِ طیّب یہ ہے اس کی شاں
کہ بے اختیار آئے اور بے گماں

فتوح غیب سے آئے اس طور پر
کرے بندہ فوراً خدا پر نظر

نہیں رزق طیّب کو کوئی حساب
کہ شاہد ہے اس پر خدا کی کتاب

جو ہے آیت یرزق من یشاء
سنائے تھے اس وقت امام ہدیٰؑ

جو انصاف نامہ میں مکتوب ہے (باب ۸)
اسی کا یہ مفہوم مرغوب ہے

۳۲ ذکر سی و سوم

یہ فرمان مہدیؑ ہے مشہور تر
دو کپڑے جو رکھتا ہو کوئی بشر

برادر برہنہ اگر ہو کوئی
تو دو میں سے اک اسکو دیوے تبھی

وگرنہ منافق ہے وہ جان لو
یہ فرمان مہدیؑ کا ہے صاف جو

ﮧ قولہ تعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقاً قال یٰمریم انّٰی لکِ ھٰذا قالت ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (جز ۳ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) جب کبھی آتا اس کے پاس زکریا حجرے میں تو موجود پاتا تھا اس کے پاس کچھ کھانا۔ زکریا نے کہا کہ مریم یہ تیرے لئے کہاں سے آیا مریم بولی کہ یہ اللہ کے ہاں سے بیشک اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار

تھا اس کا کسی وقت جب تذکرہ — میاںؓ نے اسی وقت یہ بھی کہا
جو پہنا ہوا میں رہوں پیرہن — کوئی مستحق ہو اگر مرد و زن
اتاروں میں وہ پیرہن اس کو دوں — بوقت نماز اور کچھ اوڑھ لوں
زنانہ ہیں زائد جو کپڑا رہے — بوقت ضرورت مجھے کام وے
ہے اک وقت کا واقعہ یوں بیاں — فقط اک کمبل پہن کر میاںؓ
سب اسباب خانہ جو موجود تھا — سو فقرا کو بخشے براہ خدا
نبیؐ کے جو صدیقؓ کا کام تھا — وہ صدیقِ عہدیؑ نے بھی یاں کیا
بیاں حاشیہ میں جو مرقوم ہے — اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

۳۴
ذکرِ سی و چہارم

جماعت نہ چھوٹے کسی وقت کی — نہ ہو فوت تکبیر اولیٰ کبھی
تھی تاکید اس بات کی بیشتر — ہے اس باب میں نقل یہ معتبر
کہ بروقت کھانے کے حضرت امامؑ — اذاں سنتے ہی چھوڑتے تھے طعام
یہی سب صحابہؓ کا دستور تھا — اذاں سنتے ہی اٹھتے تھے مقتدا
میاں کھانے بیٹھے تھے جب اک دفعہ — موذن کو کہلائے ٹھیرو ذرا
رہا وقت زائد تو صورت یہ تھی — ہے انصاف نامہ (باب ۱۱) میں مروی یہی
کسی وقت فاقہ میں رہتے تمام — تو بعد از اذاں بھی وہ عالی مقام
تھے فقرا کو کھانے کی دیتے رضا — اگر فرض کا وقت زائد رہا
روایت ہے اک روز بر وقتِ عصر — کھلاتے تھے سب کو شہِ راہبرؓ
موذن نے دی اوّل وقت اذاں — برادرؓ کے کھانے سے ناگہاں
میاںؓ نے کہا وقت ہے بیشتر — فراغت سے کھاؤ نہیں کچھ ضرر
تمہارا یہ کھانا ہے مقبولِ رب — جماعت کریں بعد کھانے کے سب
ملک ایک تھے فخر دیں ان کا نام — بہت سادہ پکوا کے بھیجے طعام

قریب عصر کے وہ طعام آیا تھا
تو پڑھکر نماز عصر کی مقتدا

یہ فرمائے کھائیں برادر تمام
خدا نے جو بھیجا ہے اب یہ طعام

بیان قرآں سننے کی جائے سب
خدا کی یہ نعمت کریں صرف اب

فضائل میں آئی روایت ہے یہ
سلیمانی میں بھی عبارت ہے یہ

ذکر سی و پنجم ۳۵

یہ فرمائے خوندمیرؓ عالی مقام
بیاں جو کہ فرمائے حضرت امامؑ

کریں وہ بیاں ہم اُسی طور پر
بہ توبیخ و تہدید اب بھی اگر

کریں ہم کو سنگسار وہ لوگ بھی
موافق جو مہدیؑ کے ہیں اس گھڑی

برس دو برس بھی نہ ہم رہ سکیں
کئے دائرہ ایک ہی شہر میں

پس از مہدیت جس طرح سے ہوا
تھا اخراج مہدی موعودؑ کا

مخالف جو ہیں لوگ نزدیک و دور
کریں گے وہ اخراج ہمارا ضرور

جو ہے نقل الصافنا میں صاف
اسی کا یہ مفہوم ہے بے خلاف

ذکر سی و ششم ۳۶

میاںؓ کا ہے یہ بھی مبارک کلام
سنائے جو آیات حضرت امامؑ

سنئے ہم بیاں جو کئے خوندکار
ہر آیت کا معنیٰ کوئی بیس بار

نئی تھی عبارت مگر ہر دفعہ
تھا مقصود تو ایک ہی بے شبہ

عبارت کو بھولے ہے مقصود یاد
یہ فرمائے خوندمیرؓ عالی نہاد

رسالہ میں ہے عدل کے یہ بیاں
کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

ذکر سی و ہفتم ۳۷

میاںؑ کا مبارک یہ فرمان ہے
کلید ہدایت بالایقان ہے

خدا اور رسولؐ اور مہدیؑ سے جو
نہ حل کر سکے اپنے اشکال کو
بیانِ قرآں گر کیا وہ کبھی
کیا ظلم اپنے پہ وہ واقعی
خدا کے وہ پکڑاؤ میں آئیگا
یہ دیکھو جو ہے حاشیہ میں لکھا (صفحہ ۲۱۹)

ذکر سی و ہشتم ۳۸

کسی نے میاںؑ سے کہا اے میاں
روا کس کو قرآن کا ہے بیاں
کہا ہے صفت ایک رکھتا ہو جو
کرے وہ بیاں تو زیاں کچھ نہ ہو
صفت وہ یہی ہے کہ دیدہ ہو پاک
طمع سے تو اس کو نہیں کوئی باک
یہ ہے جو بیانِ ہدایت نشاں
ہوا حاشیہ میں ہے دیکھو عیاں (صفحہ ۲۲۰)

ذکر سی و نہم ۳۹

معاملہ دیکھے میاںؑ ایک بار
جسے دیکھکر ہو گئے بے قرار
نکل آئے زاری کی حالت میں جب
وہ حجرے کے باہر جو محبوبِ رب
برادر گئے عرض اسے راہبر
سبب کیا ہے زاری جو ہے اس قدر
کہا آخری دور کے مرشدان
دکھائے گئے بندے کو ناگہاں
ہیں طوق انکی گردن میں ڈالے گئے
وہ ہیں پا بزنجیر جکڑے ہوئے
جہنم کی جانب بحالِ کشاں
فرشتے ہوئے ان کو لے کر رواں
خرابی کا انکی یہ ہوگا سبب
بجائے نبیؐ مہدیؑ وہ بے ادب
کریں گے جو اقوالِ ارشاد سب
تو ہو دینگے اس طور برباد سب
وہ عصر اور مغرب کے جو درمیاں
کرینگے نڈر ہو کے قرآں بیاں
وہ ذکر اور پسخوردہ دینگے ضرور
سویت بھی کرنے لگیں از غرور
نہ امرِ خدا اور نہ اذنِ رسولؐ
نہ اذنِ مہدیؑ کا ان کو وصول
وہ بے حکمِ مرشد کرینگے یہ کام
محض اپنی نفسانیت سے تمام

تو ہوگا قیامت کے دن حال یہ — رقم حاشیہ میں ہے احوال یہ (ص۲۲۲)

ذکر چہلم (بند ۴۰)

میاںؓ جبکہ کرتے تھے قرآں بیاں — کوئی امر مشکل جو ہوتا عیاں
تو فرماتے دیکھو تفاسیر میں — سناؤ ہے کیا کس کی تحریر میں
تفاسیر رہتی تھیں جو سامنے — برادر انھیں کھولکر دیکھتے
سناتے جو مضمون ہر ایک کا — تو فرماتے سُنکر کبھی مقتدا
کسی نے کہی ہے نہ کہنے کی بات — کسی جا یہ فرماتے ہاں ہے یہ راست
ہوتا مفسر کا کہنا پسند — تو آنکھوں کو کرتے وہیں شاہؓ بند
ذری دیر خاموش رہ کر حضور — جو اشکال ہوتا تھا کرتے تھے دور
جو معنیٰ سناتے تھے وہ شاہ دینؓ — تو پاتے تشفی تھے سب سامعین
یہ کہتے تھے سب سامعین اس گھڑی — کہ بیشک ہے آیت کا معنیٰ یہی
کبھی دیر تک بند آنکھیں کئے — میاںؓ رہ کے خاموش کہتے یہ تھے
کہ معنیٰ جو خاطر میں آتا ہے اب — نہیں ہے وہ مسموع زموعود ربؑ
بغیر سماع جو کروں میں کلام — خلاف دیانت یہ ہووے گا کام
جو معنیٰ لفظی ہے کہکر وہی — بڑھو یاں سے آگے ہے بہتر یہی
ہوا ختم اس جاے قول میاںؓ — یہ انصاف نامہ میں ہے سب بیاں (باب ۷، ۱۲۶)

ذکر چہل و یکم (بند ۴۱)

اک آیت کا معنیٰ نہ فرمائے شاہ — یہ فرما دیئے صاف وہ دیں پناہؓ
جو معنیٰ کہ فرمائے مہدی دینؑ — مجھے یاد اس وقت آتا نہیں
ہوا اک معاملہ کشف جب — تو دیکھا میاںؓ نے کہ موعود ربؑ
یہ فرماتے ہیں بندے سے جو کہا — اس آیت کا معنیٰ سو دیکھو یہ تھا

جو معنیٰ کہ اس طور پائے حضور   بطورِ حکایت سنائے حضور
بیانِ قرآں کے محفل میں کبھی   نہ بولے کوئی بات اس طور کی
رسالہ میں ہے عدل کے یہ بیاں   فضائل میں بھی ہے یہی سب عیاں
فضائل میں لکھی ہے یہ بات بھی   فلمّا تغشّٰی کی آیت وہ تھی

٤٢
ذکرِ چہل و دوم

روایت ہے از مادرِ مومناں   جو تھیں بی بی ملکانؓ عالی مکاں
بلائی تھیں وہ شاہ خوندمیرؓ کو   صحن میں درِ خانہ کے روبرو
وہ بچھوائی اک چارپائی جو تھیں   میاںؓ کے لئے آکے بیٹھے وہیں
بیانِ قرآں کا دیا حکم جب   میاںؓ نے یہ کی عرض واں باادب
کہ شاہ زماںؑ کی زبانی بیاں   سنا ہے جو خوندکار نے جاوداں
یہ بندہ سنائے گا کیا آپ کو   ہے امید مجھکو کریں اب عفو
دیا حکم بی بیؓ نے بارِ دگر   بیانِ قرآں تب کیجے راہبر
یہ دیں حکم پھر مادرِ مومناں   کہ پسخوردہ آب دیویں میاں
بفحوائے الامر فوق الادب   میاں نے دیا کر کے پسخوردہ تب
فضائل میں ہے یہ مبارک بیاں   کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

٤٣
ذکرِ چہل و سوم

ولی ابنِ یوسفؒ کا ہے یہ بیاں   سنا ہوں کئی بار میں از میاںؓ
کہ میرانؑ کے فرماں کے روسے کبھی   رہی ہے نہ منسوخ آیت کوئی
روایت میاںؓ سے اک آئی ہے اور   جو مذکور ہے اس طرح صاف طور
حروف ہیں نہ قرآں میں زائدہ   نہ معترضہ ہے نہ مستانفہ
نہ مستثنا منقطع ہے کہیں   نہ ہے حذف قرآں میں بالیقیں

روایت کا مضموں ہوا یاں تمام
معرّا ہے عیبوں سے حق کا کلام

ہے منسوخ اگر معنیٔ ظاہری
تو معمول ہے معنیٔ باطنی

ہے انتم سُکاریٰ کی آیت جو صاف
بظاہر وہ منسوخ ہے بے خلاف

جو تاویل اس کی ہے حق کی مراد
سنائی ہے مہدیؑ نے رکھو اسکو یاد

مراد اس سے دنیا کی مستی ہے جو
وہ ہے واجب الترک یہ جان لو

یوں ہی نہر طالوت کی ہے جو بات
وہ ہے نہر دنیا سُن اے نیک ذات

جو معلوم مہدیؑ سے ہے صاف کہہ
نہ معلوم ہے کچھ تو خاموش رہ

تو قرآں میں تاویل کا لے نہ نام
یہ ہے مدعاء امام ہمامؑ

سمجھ میں نہ آئے تو تُہمت بہ ہے
جو کہتے ہیں بیشک ہیں مومن وہی

نہ کر ظاہرِ لفظ سے تو گریز
نہ کر معنیٔ ظاہری پر ستیز

ید اور وجہ اور استوا ہے مثال
خدا کے لئے ہے خدا بے مثال

نہ کر عام کو خاص ہرگز کہیں
نہ کہہ یہ کسی جا کہ ممکن نہیں

یہ ہے مدعاءِ کلام امامؑ
کلامُ الامام امامُ الکلام

ذکرِ چہل و چہارم ۴۴

یہ لکھا نبیلؒ کی ہے روایت عیاں
کہ تجنؒ نے پوچھا میاںؑ سے وہاں

فلاں شخص پڑھتا ہے قرآں بہت
تلاوت پہ اس کا ہے میلان بہت

ہے کیا اس میں کچھ فائدہ اے میاںؑ
میاںؑ نے جوابا کیا یہ بیاں

تلاوت ہے جیسی کہ قرآن کی
اگر وہ کما حقہٗ بھی ہوئی

خدا اور بندہ میں پردہ رہے
وہ پردہ مگر نورِ حق کا رہے

ہو ذکر خدا سے وہ پردہ بھی دور
میسّر ہو دیدارِ حق بالضرور

جو انصاف نامہ میں مرقوم ہے (باب ۱)
اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

ذکرِ چہل و پنجم ۴۵

حکایت ہے یہ ایک کھانبیل کی / سے انصاف نامہ میں لکھی ہوئی
میاںؑ جبکہ کھانبیل میں تھے مقیم / ہوا اک دفعہ اجتماع عظیم
میانشاہ خوندمیرؓ و شاہ نظامؓ / تھے نعمتؓ ولاورؓ ملک جیؓ سلامؓ
میاں یوسفؓ اور شیخ محمد بھی تھے / تھے مانک جیو خواجہ مہاجر بڑے
میاں خوند ملکؓ بھی تھے عالی مقام / تھے حیدر و سعد اللہ نیک نام
براہیم سندھیؓ مہاجر کلاں / ملک اک مہاجر محمدؓ تھے واں
مہاجر حسینؓ ایک ناگور کے / تھے انکے سوا بھی مہاجر بڑے
کئی سو جمع تھے وہاں طالباں / نمازِ ظہر پڑھ چکے جب میاںؑ
مخاطب ہو سب سے یہ فرمائے تب / بیانِ قرآں کوئی فرمائیں اب
رہے سُنکے خاموش اسدم تمام / کیا کچھہ کسی نے نہ ہرگز کلام
وہاں سے ہوئے سب کے سب منتشر / جمع پھر ہوئے سب وہ بروقتِ عصر
نماز عصر کی بھی ادا ہو چکی / بیاں کے لئے گفتگو پھر ہوئی
ہر اک دوسرے کا تھے دیتے نشاں / ولیکن نہ کرتے تھے کوئی بیاں
گئے چند لمحے میاںؑ آنکھ بند / تھے خاموش مجمع میں وہ ارجمند
وہیں آنکھ پھر کھولکر مقتدا / یہ فرمائے مجمع میں تب بر ملا
یہ بندے کے دل میں تھا آیا خیال / کہ بندہ ہے کون اسکی کیا ہے مجال
مہاجر جو مہدیؑ کے ہیں سب یہاں / کرے درمیاں انکے قرآں بیاں
مگر آپکے اسدم رسولِ خدا / یہ فرماتے ہیں کرکے مصحف عطا
کرو تم بیاں سید خوندمیر / یہ کہکر بیاں کرنے بیٹھے امیر
سه یُجادِلُ فی اللہ کی آیت وہاں / سنا کر کیے اسکے معنیٰ بیاں

سه قولہٗ تعٰ ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدًی وّلا کتاب مُنیر ۰ ثانی عِطفِہٖ لیُضلّ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(ترجمہ) اور بعض شخص ایسا بھی ہے کہ جھگڑتا ہے اللہ کے بارے میں بغیر علم اور بلا ہدایت اور بلا روشن کتاب کے اپنا کندھا موڑ کرتا کہ بھٹکائے اللہ کی راہ سے

وہیں آیتِ تائبونؔ[1] کا کلام
کئے معنی آیت کے پھر یوں بیاں
جو تائب ہو، عابد ہو، اہلِ سجود
تو ہے امرِ معروف اس کو روا
کہے دوسروں کو کرے خود نہ جو

گئے بشّرِ المومنینؔ پر تمام
کہ یہ چھے صفات ہوویں جس میں عیاں
ہو حامد و سائحؔ بحفظ حدود
کرے نہیٔ منکر بھی وہ برملا
لِمَ تقولونؔ[2] میں داخل وہ ہو

ذکرِ چہل و ششم[46]

ولی ابن یوسفؒ کا ہے یہ بیاں
کرے خلق جب تک کہ ہم سے خلاف
خلاف ان کا ہم سے جہاں اٹھ گیا
کیا ہے ولی جیؒ نے یہ بھی بیاں

کہ فرمایا کرتے تھے اکثر میاںؓ
تو ہے دین کی ہم کو امید صاف
تو سمجھو کہ دیں ہم سے جاتا رہا
کہ فرمائے ہیں بارہا یوں میاںؓ

(سلسلہ صفحہ گزشتہ) عن سبیل اللہ لہٗ فی الدنیا خزیٌ ونذیقہٗ یوم القیٰمۃ عذاب الحریق (جز ۱۷ رکوع ۶)

اس کو دنیا میں رسوائی ہے اور ہم چکھائینگے اُس کو قیامت کے دن جلن کا عذاب

[1] قولہٗ تعالیٰ التائبون العابدون الحامدون السائحون الرّاکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحٰفظون لحدود اللہ ط وبشر المومنین ہ جز ۱۱ رکوع ۳)

(ترجمہ) یہ لوگ توبہ کرنیوالے! عبادت گزار! ثنا کرنیوالے! اللہ کی راہ میں سفر کرنیوالے! رُکوع سجدہ کرنیوالے! نیک کام کو کہنے والے! اور برے کام سے منع کرنیوالے اور تھامنے والے اللہ کی باندھی ہوئی حدوں کے ہیں اور مژدہ سنادے ایمان والوں کو۔

[2] قولہٗ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا لِمَ تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ہ (جز ۲۸ رکوع ۹)

(ترجمہ) مسلمانو! ایسی بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں سخت ناپسند ہے اللہ کے نزدیک یہ بات کہ ایسی بات کہو جو کرکے نہ دکھاؤ۔

موافق ہوں ہم سے اسی دم عوام
کریں انکی خواہش کا جب ہم کلام

چلیں انکی مرضی پہ جس وقت ہم
تو خوشنود ہم سے رہیں لاجرم

ہے مذکور حال ان کا قرآن میں
جو ہے آیت یُدْہِنُوْنَ[۱] دیکھ لیں

میاںؒ کا جو یہ قول مذکور ہے
سو انصافنامہ میں مسطور ہے

ذکر چہل و ہفتم ۴۷

جو مستضعفین[۲] کی ہے آیت عیاں
میاںؒ نے کیا ہے یہ اس کا بیاں

ہیں مرداں زناں اور بچے تمام
سو فرض ان پہ ہجرت ہے گو لا کلام

مگر ان میں ہیں جو کہ مستضعفین
کہ ہجرت کی طاقت وہ رکھتے نہیں

ہے اولی الضرر میں انھیں کا شمار
یہ انصافنامہ میں ہے آشکار
(باب ۵)

---

۱ قولہٗ تعالیٰ فلا تطع المکذّبین ○ ودّوا لو تُدْهِنُ فیُدْهِنُوْنَ ○ (جز ۲۹ رکوع ۳)

(ترجمہ) پس تو کہنا نہ مان جھٹلانے والوں کا وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم ملائم پڑو تو وہ بھی ملائم پڑیں۔

۲ قولہٗ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ توفّٰهُمُ الملائکۃُ ظالمی انفسهم قالوا فیمَ کنتم قالوا کنّا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللّٰہ واسعۃ فتُهاجِرُوا فیها فاولٰئک ماوٰیهم جهنّم وساءت مصیرا اِلّا المستضعفین من الرّجال والنّساء والولْدانِ لا یستطیعونَ حیلۃ ولا یهتدون سبیلا فاولٰئک عسی اللّٰہ ان یعفو عنهم وکان اللّٰہ عفوًّا غفورا ط (جزء ۵ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) وہ لوگ کہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ایسی حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم مغلوب تھے اس زمین میں فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں کسی طرف کو ہجرت کر جاتے تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے مگر جو واقع میں مغلوب ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ کوئی حیلہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں تو ایسے لوگوں کو امید ہے کہ اللہ معاف کرے۔

جو ہے نفس کے ساتھ دائم جہاد ۔ وہ ہجرت کے ہے ساتھ قائم جہاد
جہاد اور ہجرت یہ دونو مدام ۔ قیامت تلک فرض ہیں لا کلام
جہاد ہے وہ اصغر جو دشمن سے ہو ۔ ہے اکبر وہ جو نفس رہزن سے ہو
نہو منقطع حکم ہجرت کبھی ۔ یہ ہے حکم قرآن و حکم نبی ؐ
احادیث و آیات اس باب میں ۔ جو انصافنامہ میں ہیں دیکھ لیں
ہیں اولی العزر وہ جنھیں عذر ہو ۔ یہ ہیں عذر کی صورتیں دیکھ لو
کوئی قرض سے ہو اگر زیر بار ۔ ادا ہو نہ جب تک وہ ہے عذردار
دیا ہو نہ بیوی کو مہر اسکی جب ۔ وہ ہجرت سے رکے تو رک جائے تب
یوں ہی اور ہو عذر کوئی اگر ۔ تو اس عذر پر کرکے اپنے نظر
رہا چند مدت جو ہجرت سے باز ۔ تو مقبول ہو اس کا عذر و نیاز
بلا عذر ہجرت سے پیچھے رہا ۔ تو وہ نفس و شیطاں کے پیچھے رہا

۴۸ ذکر چہل و ہشتم

جو ہیں مہدیِ دین ؑ کے مقبلین ۔ مصدق[1] موافق[2] لسانی[3] ہیں تین
مصدق وہی ہے مہاجر جو ہو ۔ موافق کہیں اوسکے ہم رنگ کو
لسانی ہو جس میں قصور عمل ۔ عقیدہ میں رکھتا نہو کچھ خلل
مہاجر ہیں ہو مالداری کا ڈھب ۔ تو اہل فراغ اس کا ہووے لقب
موافق لسانی جو ہوں مالدار ۔ سو ہیں دنیاداراں وہی آشکار
موافق جو باڑی کے تھے بے شمار ۔ میاں ؑ ان کو فرماتے تھے دنیادار
خدا کی طلب میں وہ ہجرت کئے ۔ یا سر نام مہدی ؑ پہ کٹوا دیے
تو اس وقت پائے مصدق لقب ۔ لسانی وہ کہلاتے تھے باادب
یہ تھی اصطلاح جو در عہدِ میاں ؑ ۔ ہے انصافنامہ میں اس کا بیاں (باب ۷)

۴۹ ذکر چہل و نہم

موافق کئے جو کہ ہجرت نہیں
نہیں چاہیئے ان سے کچھ مشورہ
میاںؓ کا ہے یہ جو مبارک کلام
نُبُیٔ پور کا ایک ہے واقعہ
پس از رحلتِ شاہِ محمودِ دیںؓ
تھی مسجد جو بی بیؓ کے مسکن کے پاس
شہِ خوندمیرؓ اور دیگر کرامؓ
تھے بر وقت محضر مہاجر جہاں
میاںؓ نے یہ فرمایا فوراً وہیں
تھے محمودِ ملتان و احمد قدن
صحابہؓ کے حلقہ میں بیٹھے وہ تھے
یہ انصافنامہ میں ہے جو بیاں
کیا ترک دنیا نہ ہجرت مگر
نفاق اس کا ثابت ہے قرآن سے
عقیدہ میں مذکور ہیں جو اصول
جو ہجرت اور صحبت سے پیچھے رہا
منافق اسے بولے حضرت امامؑ
جو لا یستوی کی ہے آیت عیاں
ہیں کچھ مومنوں میں سے جو قاعدین
برابر نہ وہ قاعدین انکے ہوں
وہ اولی الضرر سے بھی ہیں پیشتر
جو ہیں غیر اولی الضرر قاعدین
کہ غفران و رحمت ہے انکے لئے

وہ از حکم قرآن ہیں قاعدین
وہ کھینچیں گے اپنی طرف ہی سدا
ہے انصافنامہ میں اے نیکنام
(بابشہ)
محلہ جو ہے احمد آباد کا
تھیں بی بی بونؓ جا کے ٹھیری وہیں
وہاں ایک محضر کئے حق شناس
جمع واں ہوئے تھے سب عالی مقام
جمع ہو گئے چند قاعد وہاں
نہ بیٹھیں یہاں جو مہاجر نہیں
سو بھتے قاعدوں میں نمایاں وو تن
سو فوراً وہاں سے اٹھائے گئے
کیا میں نے منظوم اسکو یہاں
تو قاعد ہے وہ غیر اولی الضرر
ہے ثابت یہ مہدیؑ کے فرمان سے
ہے یہ بھی کہ مہدیؑ کو کر کے قبول
(خدا کی طلب کا بھی دعویٰ کیا)
پڑھے اس کے حق میں خدا کا کلام
ہے مفہوم مرقوم اس کا یہاں
وہ اولی الضرر میں بھی داخل نہیں
مجاہد جو جانوں اور مالوں سے ہوں
ولیکن ہے دونو کا ثابت اجر
مجاہد ہیں اُن سے بہت برتریں
یہ ثابت ہے فرمانِ رحمان سے

سه قولہٗ تعالیٰ لا یستوی القاعدون

(ترجمہ) نہیں برابر ہو سکتے وہ جہاد سے بیٹھ رہنے والے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بلا عذر ہجرت سے ہوویں جو دور — ہلاکت ہے ان کے لیئے بالضرور
ہے ہر قاعدِ غیرِ اولی الضرر — منافق بحکم قرآن و خبر
ہے انصافنامہ میں یہ جو بیاں — گیا مختصر اس کو ہیں نے یہاں
تھا احمد قدن پر جو حکم نفاق — سو ثابت ہے یہ امر بالاتفاق

ذکر پنجاہ

مہاجر جو ہجرت میں ہوں پیشتر — ہوں پچھلوں سے درجات میں بیشتر
جو پہلے سے ہجرت کو ہوں اٹھ کھڑے — سو ہیں اجر و غفران میں وہ بڑے
یہ قرآن میں صاف ہے جو بیاں — مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلُ سے ہے عیاں
میاںؒ کا بیاں یہ جو منظوم ہے — سو انصافنامہ کا مفہوم ہے

ذکر پنجاہ و یکم

مہاجر جو ہجرت میں پیچھے رہیں — وہ پہلوں سے کینہ کپٹ نہ رکھیں

(بہ سلسلہ صفحہ گزشتہ) من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضّل اللہ المجٰھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ ط وکلّا وعد اللہ الحسنٰی وفضّل اللہ المجٰھدین علی القٰعدین اجرا عظیما ہ لا درجٰت منہ ومغفرۃ ورحمۃ ط وکان اللہ غفورا رحیما ہ (جزء ۵ رکوع ۱۰)

مسلمان جو غیر معذور ہیں اور وہ مسلمان جو جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اللہ نے فضیلت دی ہے انکو جو جہاد کرتے ہیں اپنے مال اور جان سے ان لوگوں پر جو بیٹھ رہتے ہیں مرتبہ میں اور سب سے اللہ نے نیک وعدہ کیا ہے اور اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑے ثواب میں بہت درجوں میں اپنے یہاں کے اور بخشش اور رحمت میں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ـه قولہ تعالیٰ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلّا وعد اللہ الحسنیٰ ہ

(جزء ۲۷ رکوع ۷)

(ترجمہ) برابر نہیں ہو سکتا تم میں سے وہ شخص جس نے خرچ کیا فتح (مکہ) سے پہلے اور لڑا (دوسرے مسلمان کے) یہ لوگ درجے میں اُن لوگوں سے بڑھے ہوئے ہیں جنہوں نے خرچ کیا فتح کے بعد اور قتال کیا اور سب سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے حالت نیک کا۔

ہے لازم یہ ان کے رہیں خیر خواہ
ہے فرمانِ رحمان اس پر گواہ
قلوبنا غلاً[1] کی آیت ہے جو
ہے اس باب میں صاف وہ دیکھ لو
جو انصافنامہ باب ۹ میں مرقوم ہے
اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

ذکر پنجاہ و دوم ۵۲

فقیر محمد تھے اک نیکنام
جو تھے از فقیرانِ شاہِ نظام رحمۃ اللہ علیہ
کیا راجپوتوں نے ان کو شہید
ہوا بڑلی میں حادثہ یہ شدید
جو ترکہ تھا ان کا وہ شاہ نظام رحمۃ اللہ علیہ
اقارب کے پاس انکے بھیجے تمام
خبر جب یہ پائے شہِ خوندمیر رضی اللہ عنہ
تو بیجا ہوا کام بولے امیر
فقیروں کا حق تھا مہاجر ہیں جو
مہاجر کا وارث مہاجر ہی ہو
اقارب میں ہوویں مہاجر اگر
تو رحمی صلہ پر ہے لازم نظر
کہ منشا ہے فرمانِ حق کا یہی
ہے اُوْ[2] کی آیت یہ دکھلا رہی

---

[1] قولہٗ تعالیٰ والذین جاؤمن بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین اٰمنوا ربنا انک رءوف رحیم ٥ (جز ۲۸ رکوع ۴)

(ترجمہ) اور جو لوگ آئے ان کے بعد کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار بخشدے ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور پیدا نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کی بابت اے پروردگار تو ہی شفیق مہربان ہے۔

[2] قولہٗ تعالیٰ والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولئک ھم المؤمنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم ٥ (جز ۱۰ رکوع ۶)

(ترجمہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی لوگ مومنین ہیں برحق ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

جو اولیٰ ببعض[1] کی آیت ہے صاف — سو ہے اس سے ظاہر یہی بے خلاف
ہے انصافنامہ میں یہ جو بیان (باب۸) — ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں

۵۳ ذکر پنجاہ و سوم

میاںؓ عادل شہ پر کئے زجر تھے — نکال ان کو تھے دائرے سے دیے
کہ رہتے ہوئے دائرے میں پیام — کئے اقربا میں وہ دختر کا کام
خدا کے طلبگار کو چھوڑ کے — تھے دنیا کے طالب کو دختر دیے
مہاجر یہ قاعد کو ترجیح دی — خطا یہ بڑی ان سے سرزد ہوئی
یوں ہی قطب دیں اور یعقوب پر — جو فقرا میاں کے تھے مشہور تر
میاںؓ سخت ناخوش رہے چند سال — فدا حق پہ آخر ہوئے نیک حال
یہ ناراضگی کا سبب ہے عیاں — سو فرمان مہدیؑ کا ہے بے گماں
"جو طالب ہے دنیا کا کافر ہے وہ" — (جو مقبل ہے مومن بظاہر ہے وہ)
بیاں ہے یہ انصافنامہ میں جو — سو وہ باب ہشتم میں ہے دیکھ لو

۵۴ ذکر پنجاہ و چہارم

میاںؓ سے ہے یہ بھی روایت کہ جب — تھے معروفؓ ہمراہ موعودِ ربؑ
تو کی عرض انھوں نے حضور امامؑ — کہ مادر نے میری ہے بھیجا پیام
کہ آؤ ہماری طرف ایک بار — رضا ہو تو جاؤں میں اب خوندکار

---

[1] قولہٗ تعالیٰ والذین آمنوا من بعد و ھاجروا و جاھدوا معکم فاولٰئک منکم واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتٰب اللہ ان اللہ بکل شیءٍ علیم ٥ (جز ۱۰ رکوع ٦)

(ترجمہ) اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمہارے شریک حال ہو تو وہ تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار آپس میں زیادہ حقدار ہیں ایک دوسرے کے اللہ کے حکم میں تحقیق اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

توفرمایا حضرتؑ نے معروفؓ کو ۔ کہ مادر کو تم اس طرح اب لکھو
کہ معروف جو تھا سو وہ مرچکا ۔ روایت کا مضمون پورا ہوا
ہے انصافنامہ میں یہ جو بیان (باب ۳) ۔ اسی کا ہے مضمون منظوم یاں

ذکرِ پنجاہ و پنجم ۵۵

میاںؓ نے یہ فرمایا تھا ایک بار ۔ گیا ہم سے ہے ذکر پروردگار
یہ صدقہ سے مہدی موعودؑ کے ۔ اور ہجرت کے گر کچھ خدا دے تو دے
پھر آیت سہ رزقاً حسناً کا بیان ۔ اسی وقت فرمائے شاہ زمانؑ
جو انصافنامہ میں مرقوم ہے (باب ۷) ۔ سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

ذکرِ پنجاہ و ششم ۵۶

ولی جیؒ کا یہ قول ہے خوبتر ۔ میاںؓ اور بندہ تھے اک جاے پر
تو دامن پکڑ کر مرا ناگہاں ۔ یہ فرماے اک روز مجھ سے میاںؓ
اگر مجھ میں میرانؑ کا دیکھو خلاف ۔ تو دامن پکڑ کر یہ پوچھو جو صاف
تو دامن تمہارا ہو میرا ہو ہاتھ ۔ قیامت کے دن کل جو ہوں ایک ساتھ
یہ جو باب ہفتم میں مذکور ہے ۔ سو مفہوم اس کا یہ مسطور ہے

ذکرِ پنجاہ و ہفتم ۵۷

سہ قولہٗ تعالیٰ والذین ھاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنہم اللہ رزقاً حسناً وان اللہ لھو خیر الرازقین ہ (جز ۱۷ رکوع ۱۵)

(ترجمہ) اور جنھوں نے وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں پھر مارے گئے یا مرگئے اللہ انکو ضرور عمدہ روزی دیگا اور بیشک اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

روایت یہ ہے حاشیہ میں عیاں ۔ کہ فرمائے خوندمیرؓ عالی مکاں
ہمارے جو ہوں بعد میں جانشین ۔ ہماری انھیں اتباع میں ہے دین

ذکر پنجاہ و ہشتم ۵۸

حقائق بیاں سے نہووہیں عیاں ۔ یہ فرمائے تھے جو امام زماںؑ
سنا کر یہ فرمانِ حضرت امامؑ ۔ میاںؑ نے کیا ایک دن یوں کلام
بیاں میں جو آئے شریعت ہو سب ۔ نبیؑ کا یہ فرمان ہے دیکھ اب
شریعت ہے جو کہہ ہے میرا بیاں ۔ طریقت ہیں افعال میرے عیاں
حقیقت ہیں احوال میرے تمام ۔ روایت ہوئی ختم یاں والسّلام
جو انصافنامہ میں مذکور ہے (بابؑ۱۱) ۔ سو مفہوم اس کا یہ مسطور ہے

ذکر پنجاہ و نہم ۵۹

شَرَعَ لکُم[له] کا کیے جب بیاں ۔ تو معنی یہ اس کے سنائے میاںؓ
شریعت یہ ہے دین قائم کرو ۔ رہو دین پہ پھوٹ میں مت پڑو
تجارت یا کھیتی یا اس طور جو ۔ کوئی کام دنیا کے جینے کا ہو
جو سمجھا ہے اس کو شریعت کا کام ۔ وہ دھوکے میں ہے مبتلا لاکلام
جو جانا ہے دنیا ہی کے جینے کو ۔ سو عقبیٰ سے غافل ہے وہ جان لو

له قوله تعالیٰ شرع لکم من الدین ما وصّیٰ به نوحًا والذی اوحینا الیک وما وصّینا به ابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرّقوا فیه (جزء ۲۵ رکوع ۳)

(ترجمہ) اُس نے وہی رستہ مقرر کر دیا تمہارے لئے دین کا جس کا حکم فرمایا تھا نوح کو اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف اور وہ کہ جس کا ہم نے حکم دیا تھا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ قائم رکھو دین کو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

وہ رکھتا ہے غفلت کی حالت یوں — ہے فرمان رحمٰن ھم غافلون
کہے آیت فانتشروا بیاں — تو فرمائے اس وقت تھے یوں میاںؒ
تجارت ہے قرآں میں مثل لہو — یہ انصافنامہ میں ہے دیکھ لو
ہے لا تلہیہم کی جو آیت عیاں — میاںؒ نے کہا اس کا کرکے بیاں
تجارت جو غافل نہ حق سے کرے — وہ یہ ہے کہ جس وقت فاقہ پڑے
کوئی گھر کا برتن یا چھاگل جو ہو — ضرورت کے وقت اس کو تم بیچ دو
نہ بیع و شریٰ میں رہو تم مدام — شہر سے شہر کو بکو صبح و شام
تجارت میں یوں جو کہ مشغول ہو — پے رزق، غافل ہے وہ جان لو
جو انصافنامہ میں مرقوم ہے — اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

ذکر شصت ۶۰

لہ قولہٗ تعالیٰ وعد اللہ لا یخلف اللہ وعدہٗ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۝ یعلمون ظاهرا من الحیٰوۃ الدنیا وهم عن الاٰخرۃ هم غٰفلون (جز ۲۱ رکوع ۴)

۲ قولہٗ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ۝ واذا راوا تجارۃ او لهوا انفضوا الیها وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللهو ومن التجارۃ ط واللہ خیر الرازقین ۝ (جز ۲۸ رکوع ۱۲)

۳ قولہٗ تعالیٰ رجال لا تلهیهم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ ۝ (جز ۱۸ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) اللہ نے وعدہ فرمایا ہے اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا لیکن بہترے آدمی جانتے نہیں یہ لوگ جانتے ہیں دنیا کی زندگی کے ظاہر کو اور وہ آخرت سے بالکل بے خبر ہیں۔

۲ (ترجمہ) پھر جب نماز تمام ہو چکے تو پھیل پڑو زمین میں اور طلب کرو اللہ کا فضل اور یاد کرو اللہ کو کثرت سے تاکہ تم فلاح پاؤ اور جب یہ دیکھیں کچھ سودا بکتا یا تماشہ ہوتا چل دوڑیں اوسکی جانب اور تجھکو کھڑا چھوڑ جائیں کہدے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تماشہ سے اور سوداگری سے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(ترجمہ) ایسے لوگ کہ جن کو نہیں غافل کرتی سوداگری اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد کرنے سے۔

ہوں جامع کو یا عیدگاہ کو رواں
تو آراستہ ہو کے جائیں وہاں

لباس نفیس اور ہتھیار سب
کیے زیب تن جائیں دیندار سب

مخالف ہوں سب دیکھ کر سوختہ
رہیں خون کے گھونٹ پی کر سدا

کہیں دیکھکر وہ یہ ہیں اس قدر
تو ہر وقت طاری رہے ان پہ ڈر

چلیں جامع یا عیدگاہ جب کبھی
کریں کیفیت واں نہ جاکر کوئی

یہ فرما کے آیت پڑھے جو میاںؓ
ہے لا یطؤن[۱] کی آیت عیاں

ہے انصافنامہ میں یہ جو بیاں
ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں

(باشؔ)

۶۱ ذکر شصت و یکم

روش تھی صحابہؓ کی مشہور یہ
ہے انصافنامہ میں مذکور یہ

صحابہ کو ہوتا تھا جانا جہاں
تو ہوتے تھے اکثر پیادہ رواں

سواری جو لاتا کوئی نیک بخت
قبول اسکو فرماتے تھے بعض وقت

میاںؓ اک دفعہ جاتے تھے عیدگاہ
ملک راجہ کی پڑ گئی جب نگاہ

سواری کو حاضر کیے وہ وہیں
تو بیٹھے سواری میں تب شاہ دیںؓ

۶۲ ذکر شصت و دوم

ہزوالہ کو جبکہ کھابنیل سے
میاںؓ عید کے واسطے تھے گئے

---

[۱] قولہ تعالیٰ ذالک بانھم لا یصیبھم ظماء ولا نصب ولا مخمصۃ فی سبیل اللہ ولا یطؤن موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح ہ (جز ۱۱ رکوع ۴)

(ترجمہ) یہ اس لیے کہ ان جہاد کرنیوالوں کو نہیں پہنچتی پیاس اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور نہ چلتے ہیں ایسے مقام پر جو غصہ دلائے کافروں کو اور نہ حاصل کرتے ہیں دشمن سے کوئی چیز مگر کہ ان کے لیے لکھا جاتا ہے ہر ہر کام کے بدلے عمل نیک۔

ملک شرف دیں اور سب باڑیوال
میاںؑ سے ملے آ کے نیکو خصال

ملک شرفِ دیں کی حویلی جو تھی
اسی میں میاںؑ کی اقامت رہی

سے تھے ٹھیرے ہوئے جس مکاں میں میاںؑ
گئے پھر نہ واں سے کسی کے یہاں

جو مہمان کرتا وہ لاتا طعام
گئے گھر کسی کے نہ عالی مقام

جو انصافنامہ میں ہے ذکر صاف
سو مفہوم اس کا یہ ہے بے خلاف

(باب ۴)

۶۳
ذکر شصت وسوم

میاں اک دفعہ جبکہ جالور سے
گئے تھے طرف شہر کھنبات کے

مصدّق وہاں دینے آئے جو زر
نہ لیکر یہ فرمائے سے تھے راہبر

خدا کے لئے میں ہوں آیا ہوا
نہ تحصیلِ زر کے لئے اس جگہ

یہ انصافنامہ میں ہے جو بیاں
سو ہے باب ہشتم میں دیکھو عیاں

۶۴
ذکر شصت وچہارم

نہروالہ میں شاہ معروفؓ تھے
اقارب میں اپنے جو ٹھیرے ہوئے

تو بیمار ہوکر رہے ایک سال
گئے آ کے جالور میں جب سال

میاںؑ نے یہ اس وقت فرمایا تھا
کہ اک سال مردہ یہ زندہ رہا

خدا نے انھیں اس لئے دی حیات
وطن سے نکل کر یہ پائے وفات

مبشّر تھے مہدیؑ کے معروف بھی
میاںؑ نے یہ بات انکی نسبت کہی

فضیلت ہے ہجرت کی اس سے عیاں
ہے انصافنامہ میں یہ سب بیاں

(باب ۴)

۶۵
ذکر شصت وپنجم

نہروالہ میں جبکہ معروفؓ تھے
عیادت کی خاطر میاںؑ تھے گئے

رہا جب تلک واں میاںؑ کا قیام
گئے گھر کسی کے نہ کھانے طعام

جو کرتے تھے دعوت وہ لاتے تھے واں / ضیافت کا کھانا میاںؓ تھے جہاں
یہی سب صحابہؓ کا دستور تھا / ہے انصافنامہ (باب ۶) میں لکھا ہوا

۶۶ ذکر شصت و ششم

جہاں عالیت کا ہو پیدا نشاں / وہاں سے نکل کر کوئی بہر ناں
کسی دوسرے دائرے کو گیا / تو بے بہرہ وہ دین سے ہو گیا
یہ جانا نہو گا برائے خدا / وہی پائے گا جسکی نیت کیا
یہ فرمائے اک وقت تھے جو میاںؓ / ہے انصافنامہ (باب ۶) میں اس کا بیاں

۶۷ ذکر شصت و ہفتم

میاں شاہ نعمتؓ کے طالب دو تھے / وہ بیتاب ہوئے تھے بہت فقر سے
وہ جالور سے آئے کھانبیل کو / میاںؓ کے یہاں آ کے ٹھیرے تھے جو
خبر پائی یہ نعمت دینؓ نے / میاںؓ کو وہ لکھ بھیجے جالور سے
کہ وہ دو نوبے ڈھنگے طالب ہیں جو / جگہ ان کو اپنے یہاں تم نہ دو
کہ مانند ان کے نہ بارہ وگر / پھریں طالباں یوں ادھر سے ادھر
میاںؓ نے جواباً لکھا یہ مقال / کہ طالب کسی کے نہیں اس کا مال
کوئی یاں سے آیا تو جا آپ دیں / وہاں سے جو آیا تو ہم بھی رکھیں
نہ ہم اور تم ان کو رکھیں اگر / ق / تو پھر اے برادر وہ جائیں کدھر
وہ ناچار ہوں منکروں میں شریک / نہیں ہے کسی طور یہ قید ٹھیک
فضائل (صفحہ ۱۱۹) میں یہ ذکر آیا ہے جو / وہ منظوم ہے اس جگہ دیکھ لو

۶۸ ذکر شصت و ہشتم

میاںؓ کر کے ہجرت جو گجرات سے / تھے اک بار جالور آئے ہوئے
موافق تھے اک خواجہ محمود نام / میاںؓ سے بمنت کیا یوں کلام

رضا دیں جو خونکار بندہ یہاں ابھی بھیجدیتا ہے کچھہ بنڈیاں
جماعت کے گھر کا جو سامان ہے وہ منگوانا اسس طور آسان ہے
ہے درکار اس وقت جو چوب و کاہ فراہم وہ ہوگا ابھی دیں پناہ
میاںؓ نے کہا کوئی حاجت نہیں یہ کی عرض پھر اس نے اے شاہ دیں
ہے برسات نزدیک آئی ہوئی مبادا کہ صورت ہو تشویش کی
برادر جو ہیں دائرے کے تمام پڑینگے وہ تشویش میں صبح و شام
میاںؓ نے جواباً کہا پھر یہی کہ تشویش ہوگی نہ کوئی کبھی
جو بارش جماعت سے رکھے گی باز گھروں میں پڑھینگے برادر نماز
پھر اک بار خواجہ نے کی التجا نہیں کوئی حاجت میاںؓ نے کہا
یہ فرماتے ہیں راوئ خوش بیاں ولی ابن یوسف کہ پھر بعد ازاں
میاں اٹھکے واں سے چلے گھر کو جب تو یوسف اور یہ بندہ تھے ساتھ تب
میاں کے تھے ہم پیچھے پیچھے رواں تو گھر پہ پہنچکر یہ بولے میاںؓ
کہ جو اہل نفس ہو کبھی بھی اُسے نہ فرمائش ہرگز کیا چاہیے
کہ فی الحال ہوگا بریدہ وہیں وہ کھوئے گا اپنا عقیدہ وہیں
یہ انصافنامہ میں ہے جو بیاں کیا میں نے منظوم اسکو یہاں
(باب ۶)

۶۹
ذکر شصت و نہم

یہ جالور کی ہے روایت عیاں نماز عصر کی پڑھکے اک دن میاںؓ
جو قرآن کا تھے بیاں کر رہے رئیس اک موافق وہاں آگئے
کہ تھا حیدر الملک ان کا خطاب وہ تصدیق مہدیؑ سے تھے باریاب
لازم جو انکے تھے حاضر وہاں وہ سب سُن رہے تھے میاںؓ کا بیاں
کسی نے نہ واں انکو تعظیم دی نہ نزدیک ان کو بلایا کوئی
ملک حیدر الملک دیکھے یہ حال تو ان کو ہوا سخت اس کا ملال

وہ سب حلقۂ سامعین سے ورے　　کہیں چار زانو تھے بیٹھے ہوئے
اذاں جب ہوئی اٹھکے آئے وہ تب　　ہوئے صف میں شامل وہیں باادب
وہاں سے وہ جب گھر کی جانب چلے　　تو سب اقربا آئے تب سامنے
جو نوکر تھے آئے برائے سلام　　بگڑ کر ملک نے کیا یوں کلام
کہ تم میرے ہاں کرتے ہو نوکری　　مری تم نے تعظیم پھر کیوں نہ کی
انھوں نے یہ کی عذرخواہی شتاب　　کہ عظمت میاںؒ کی تھی غالب جناب
میاںؒ کی حضوری میں رہتے ہوئے　　نہ تعظیم ہم آپ کی کر سکے
میاں امّن سے تب یہ بولے ملک　　میاں تم رہے مجھہ سے انجاں الگ
قریبی مرے ہو کے تم رشتہ دار　　مرے پاس لیتے ہوئے ماہوار
پلٹ کر نہ دیکھا مجھے تم نے جب　　تو ماہوار کھاؤگے کس طور اب
میاں امّن نے جب سنی انکی بات　　گئے پاس انکے نہ پھر نیکذات
کیا ترک بالکل سلام و کلام　　تو چند روز کے بعد وہ نیکنام
جو دیتے تھے ہر ماہ بھیجا انھیں　　روایت ہوئی ختم یاں جان لیں
یہ انصافنامہ میں ہے جو کلام (باب)　　کیا میں نے منظوم یاں والسّلام

ذکرِ ہفتاد

برادر نے اک یوں میاںؒ سے کہا　　میاں جی میں امّن کو ہوں دیکھتا
حسن بھٹی آتے ہیں جس وقت پر　　یہاں سے وہ جاتے ہیں جب اپنے گھر
تو ہوتے ہیں یہ انکے پیچھے رواں　　دہر دائرہ تک نکل کر میاں
میاںؒ نے یہ سنکر بحالِ غضب　　جھڑک کر یہ فرمایا امّن سے تب
جو ہیں شغلِ دنیا میں دن اور رات　　نہیں چاہیے ان سے یوں التفات
تو امّن نے سنکر کیا یوں کلام　　نہ روٹی کی خاطر تھا میرا یہ کام
میاںؒ نے یہ سنکر کہا اے فلاں　　بھلا کوئی کرتا ہے یوں بہرِ ناں

یہ کہتا ہے بندہ کرو نوکری — مگر چاپلوسی کرو مت کبھی
جو دنیا کا بھی ہووے نقصاں تمہیں — تو دامن مرا پیش حق تھام لیں
رہو اہل دنیا سے تم بے نیاز — نہ رکھو کبھی احتیاج اور آز
میاں رض کے بھی تھے اقربا میں حسن — علی کے پدر تھے وہ نیکو چلن
موافق تھے مہدیؑ کے وہ باوقار — مگر اہل دنیا میں تھے آشکار
تھی تعظیم انکی منع اس لئے — یہ انصافنامہ میں ہے دیکھیے (باب ۲)
اسی طور کی اک روایت ہے یہ — دلی جی رح سے مروی عبارت ہے یہ
در فاطمہ رض پر کھڑے تھے میاں رض — یہ بندے سے کہتے ہوئے کچھ وہاں
تھے میرانجی نامی برادر کوئی — کسی نے اُن ہی کی شکایت یہ کی
کہ بندے نے اُن سے کہا اے میاں — جو آتے ہیں حسان کسی وقت یاں
تو تم چھوڑتے انکو جاتے ہو کیوں — یہ حرکت تمہاری ہے بیشک زبوں
تو میرانجی نے تب کہا یہ مجھے — کہ کرتے ہیں ایسا تمہارے بڑے
سنا جب میاں رض نے یہ ان کا بیاں — تو میرانجی کے تئیں بلایا وہاں
وہ آئے تو حضرت رض نے ان سے کہا — یہ بندہ گیا کس کے ہمراہ تھا؟
کہا بندہ بولا نہیں آپ کو — میاں رض نے کہا کس کو بولے کہو
بتاؤ تو ہے کون ان کا بڑا — حوالہ یہ جو تم نے اس کا دیا
کہا پھر میاں رض نے انہیں اے میاں — نہ کر چاپلوسی اہل جہاں
نہ کر چاپلوسی تو کر چاکری — کہ ہے چاپلوسی سے بہتر یہی
اگر چاپلوسی نہ کرنے سے ہو — زیاں تم کو دامن مرا تھام لو
یہ انصافنامہ میں ہے سب بیاں (باب ۴) — کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

ذکر ہفتاد و یکم

کسی نے میاں رض سے کہا ایک بار — موافق فلاں ہے بہت نامدار

جو فقرا ہیں جاتے کبھی اسکے گھر — بہت کر کے تعظیم دیتا ہے زر
میاںؑ نے کہا جو خدا پر رہیں — وہ کیوں اسکے گھر جاکے کچھ اس سے لیں
وہ جو جانے والوں کو دیتا ہے مال — منافق ہے اس کا برا ہے خیال
کہ تم دین سے اپنے ہو کر جدا — ہوں رسوا یہی اس کا ہے مدعا
خدا کی رضا چاہتا وہ اگر — خدا پر جو ہیں انکو دیتا وہ زر
انھیں کی وہ خدمت کو کرتا پسند — جو ہیں راہِ حق میں کیے خود کو بند
یہ ہے حاشیہ میں جو مرقوم صاف — کیا میں نے منظوم یاں بے خلاف
(ص۹۵)

بند ۷۲
ذکر ہفتاد و دوم

میاںؑ نے کہا اس طرح اک دفعہ — کوئی سو برس دائرے میں رہا
طلب لیکے دنیا کی باہر گیا — مرا پھر وہیں تو وہ کافر مرا
کوئی کر کے سو سال دنیا طلب — ہوا عاقبت طالبِ ذاتِ رب
طرف دائرے کے رخ اپنا کیا — اگر گھر سے باہر بھی ہو کر مرا
تو مومن ہے وہ یہ ہے فرماں جو — سو ہے حاشیہ میں ہے عیاں دیکھ لو
(ص۱۱۱)

بند ۷۳
ذکر ہفتاد و سوم

تھے لکھا نبیل میں شاہ عالی صفات — حسن بھٹی نے ایک بھیجی برات
تھی تین سو من اس نے جواری لکھی — میاںؑ سے یہ درخواست پھر اس نے کی
یہ کاغذ فلاں گاؤں کو بھیجکر — جواری یہ منگوالیں اب راہبر
میاںؑ نے وہ تحریر کو رد کیا — وہیں صاف ان کو یہ کہلا دیا
کہ یوں دیہ بدیہ بندگانِ خدا — پھریں غلہ لینے کو کیونکر بھلا
جو لکھا ہے آئے وہ بے واسطہ — تو لیویں گے اس کو برائے خدا
ہے انصاف نامہ میں مرقوم یہ — سو مفہوم اس کا ہے منظوم یہ
(باب ۹)

۷۴

ذکر ہفتاد و چہارم

میاںؒ نے سلیمان جالوری کو نہروالہ بھیجا تھا اک بار جو
وہ گاڑی لیے ساتھ کھا نیل سے نہروالہ جاکر تھے ٹھہرے ہوئے
وہ ٹھہرے تھے سودے کی خاطر جہاں ملک فخر دیں آگئے ناگہاں
اسی گاڑی پہ غلہ روغن وہ تب میاںؓ کو روانہ کئے باادب
سلیماں وہ لے آئے جس وقت یاں بہت ان پہ غصہ ہوئے تب میاں
اسی وقت واپس میاںؒ نے کیا ملک فخر دیں کو یہ کہلا دیا
ہمارے ہی تم آدمی کو جو دے یہ غلہ و روغن روانہ کئے
نہیں ہے ہمیں اس کا لینا روا سلیمان نے پیغام پہنچا دیا
معافی کا ہوکر طلبگار تب ملک نے روانہ کیا پھر وہ سب
وہ گاڑی پہ رکھوا کے اپنی وہیں روانہ کیا تب لئے شاہ دیںؓ
یہ انصافنامہ میں ہے جو بیاں کیا میں نے منظوم اسکو یہاں
(باب ۹)

۷۵

ذکر ہفتاد و پنجم

کسی نے میاںؒ سے کیا یہ کلام کریں دنیاداروں کو کیونکر سلام
جھکائیں جو سر کو تو ہے حکم کیا (ق) میاں نے کہا سر یا مونڈھا جھکا
تو سمجھو رکوع اور سجدہ ہوا جو غیر خدا کو نہیں ہے روا
کہا خواجہ محمود نے ایک بار میاںؓ سے کہ یہ بندہ اے خوندکار
لازم جو ہے زبدۃ الملک کا سلام ان کو کیونکر کروں مقتدا
وہاں دیکھتا ہوں میں سب کو مدام کہ سر کو جھکاتے ہیں وقت سلام
میاںؒ نے یہ فرمایا رکھو یہ ہوش جھکاؤ طرف اس کے اک طرف گوش
جو انصافنامہ میں مرقوم ہے سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

ذکر ہفتاد و ششم

تعیّن جو کھاتے برادر تھے چند — میاںؒ اُن پہ رکھتے نہ تھے قید و بند
کہا شاہ نعمتؒ نے کوئی بار یوں — میاںؒ کو یہ ہے کام ان کا زبوں
تعیّن جو کھاتے ہیں رو کو انھیں — خلاف ہے یہ میراںؑ کا ٹوکو انھیں
میاںؒ نے کہا ہوں نہیں کوتوال — کروں اس طرح روکنے کا خیال
سناؤں میں قرآں یہ ہے میرا کام — کروں اس سے آگے نہیں روک تھام
وظیفہ جسے ہوتا جس جاے کا — وہ لیتا تھا جانے کی جدم رضا
وہ کہتا رضا ہو تو جاؤں میاں — رضا اسکو دیتے تھے شاہ زماںؒ
ہے مرقوم انصاف نامہ (باب ۹) میں جو — اسی کا یہ مفہوم ہے دیکھ لو

ذکر ہفتاد و ہفتم

میاںؒ اور نعمتؒ میں کچھ گفتگو — کسی مسئلہ میں ہوئی روبرو
ہوا دونوں کی راے میں اختلاف — تو فرمایا نعمتؒ نے اس وقت صاف
پڑھونگا نہ پیچھے تمہارے نماز — اقامت ہوئی جب براے نماز
کھڑے ہوکے بازو میاںؒ نے کہا — کروں گا میں اب آپکی اقتدا
صحابہؓ میں ہوتا نہ تھا اختلاف — ہوا بھی تو ہوتے تھے اس طور صاف
یہ جو حاشیہ کا ہے مفہوم سب (صہ ۱۱۹) — کیا میں نے اس جاے منظوم سب

ذکر ہفتاد و ہشتم

گئے جالور میں نعمت دینؒ جہاں — موافق تھا بیمار کوئی وہاں
بمدعا دائرہ کا تھا اس کو خیال — نکلنے نہ دیتے تھے اہل و عیال
کیا نعمت دینؒ کو وہ خبر — کہ ہجرت پر آمادہ ہوں میں مگر

اقارب کے ہاتھوں سے مجبور ہوں — میں قدموں سے خوندکار کے دور ہوں
اگر آپ آئیں تو آؤں میاں — یہ سنکر گئے شاہ نعمتؓ وہاں
اقارب مگر اس کے مانع ہوئے — نہ جانے دیے شہؓ کے ہمراہ اسے
گئے شاہِ نعمتؓ تھے گھر اسکے جو — خبر یہ ہوئی شاہ خوندمیرؓ کو
تو جالور کو جب گئے تھے میاںؓ — نہ اترے میاں شاہ نعمتؓ کے ہاں
میاںؓ کے جو آنے کی پائی خبر — ملے شاہ نعمتؓ ہی خود آنکر
میاںؓ نے جو قصہ سنا تھا کہا — کہ بیجا تھا جانا وہاں آپ کا
کہا شاہؓ نے ہیں گیا اس لئے — کہ وہ چاہتا تھا کہ ہجرت کرے
میاںؓ نے کہا ہو نہ تم کو زیاں — بگڑ جائیں گے بعد والے میاں
روایت کا مضمون ہوا یاں تمام — ہے منقول یہ حاشیہ میں کلام صفحہ ۱۲۹

ذکر ہفتاد و نہم ۷۹

تھے کپڑے کے کچھ تھان آئے ہوئے — میاںؓ کے یہاں شاہِ نعمتؓ بھی تھے
کہا شاہ نعمتؓ نے اس وقت یوں — میاں گھر تمہارے ہے خرچہ فزوں
یہ بندے کے گھر ہے مقرر سبیل — کہ کرپاس[1] اک دیوے اک ڈگرہ نیل[2]
میاںؓ نے کہا تم ہو قلاش مرد — ہو منقرضِ بدعت بزرگی میں فرد
مقرر بہ مقدار گھر میں سدا — کیا کرتے ہو تم برادر ادا
یہ بندے سے اتنی بھی مقدار کی — ادائی نہووے مقرر کبھی
بیان حاشیہ میں جو مکتوب ہے — اسی کا یہ مفہوم مرغوب ہے صفحہ ۱۳۰

ذکر ہشتاد ۸۰

تھے جامع کی جانب ہوئے راہ گیر — میاں شاہِ نعمتؓ شہ خوندمیرؓ
تھا جامہ میاںؓ کا زیادہ دراز — تو فرمائے یوں نعمتِؓ بے نیاز

[1] سوتی کپڑا
[2] ایک قسم کا رنگ

میاں ہے یہ جامہ تمہارا بڑا
میاںؓ نے کہا ہے خدا نے دیا

میاںؓ کی طرف سے برادر کوئی
کہا شاہ نعمتؒ سے کچھ اور بھی

میاںؓ نے جھڑک کر کہا تب وہیں
زمیں پر ابھی ناک گھس تو یہیں

یہ جو حاشیہ میں ہے آئی خبر
صفحہ ۱۳
کیا میں نے منظوم اس جا سے پر

بیان ۸۱
ذکر شاہ دویم

کسی نے میاںؓ سے کہا ایک بار
ہیں فقرا دلیری و مردی میں پار

میاںؓ نے کہا ہیں یہ سب ناتوان
خدا سے صلح کرکے آئے ہیں یاں

حوالہ خدا کے کیئے اپنی ذات
رضا جو اسی کے ہیں دن اور رات

شجاعت میں دیکھو تو فاضل ہو تم
خدا اور نبیؐ کے مقابل ہو تم

فرشتوں کی کچھہ تم کو پروا نہیں
تمہیں نار دوزخ کا خدشہ نہیں

کیا نار کو تم نے ہے اختیار
تمہاری شجاعت ہی دیکھو ہے پار

ہے یہ بھی روایت کہ اک شخص نے
کیا اک دفعہ شاہ خوندمیرؒ سے

کہ ہیں اہل ہمت یہ فقرا تمام
میاںؓ نے کہا کیا ہے ہمت کا کام

ہے دنیا جو تھوڑی اسے چھوڑ کر
یہ عقبیٰ پہ رکھتے ہیں اپنی نظر

ہے دنیا سے جو آخرت ہی زیاد
یہ طالب ہوئے اس کے نیکو نہاد

ہے ہمت تمہاری ہی دیکھو بلند
کیا تم نے دنیائے دوں کو پسند

کلام خدا میں ہے مدح بہشت
بہت اس میں دوزخ کی حالت ہے زشت

مگر تم نے جنت سے منہ پھیر کر
نہ رکھکر کوئی نار دوزخ کا ڈر

جو دنیا کی کی ہے طلب اختیار
تو بیشک ہے ہمت تمہاری ہی پار

کہ ہے آخرت باقی اور بہترین
اسے چھوڑ بیٹھے ہو تم بالیقین

بہشت پر کرے جو کہ تھوڑا پسند
سو ہمت میں بیشک وہی ہو بلند

جو مرقوم ہے حاشیہ میں بیاں
صفحہ ۲۰و۲۱
کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

۸۲
ذکرِ ہشتاد و دوم

میاںؒ کا یہ فرماں ہے لاجواب
کوئی ہو تمام عمر پا در رکاب

تمام عمر دنیا کی دھن میں پھرا
اگر وقت موت اس کو ایماں ملا

ملی مفت ایماں کی دولت اُسے
نہ پیش آئی کوئی مشقت جسے

ہے یہ بھی روایت کہ بولے میاںؒ
کوئی در زمیں سے ہوتا آسماں

اور اس در کے اطراف کوئی بشر
نظر کو گھماتا رہا عمر بھر

جو بر وقت موت اس کو ایماں ملا
تو وہ بے مشقت یہ نعمت لیا

بیاں حاشیہ میں جو مرقوم ہے
اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

ص ۲۱

۸۳
ذکرِ ہشتاد و سوم

رسالہ میاںؒ کا جو معیار ہے
ہو اصاف اس میں یہ اظہار ہے

کہ ہے حق کے طالب کو لازم مدام
کہ جو کچھ کہ ہے ماسوی اللہ کا کام

پسِ پشت اکبارگی ڈالدے
نہ مشغولِ غیرِ خدا میں رہے

کہ قوت حیات اور چین و قرار
محب کو ہے محبوب سے آشکار

یہ فرماتے ہیں سید المرسلینؐ
کہ راحت نہ پائیں کبھی مومنین

ہو جب تک نہ حاصل لقاءِ خدا
پیمبرؐ کا فرمان پورا ہوا

محب بہر محبوب ہو اس طرح
پریشان و حیراں تو پھر کس طرح

کسی اور شئی میں وہ مشغول ہو
تو ظاہر ہے یہ بات اب دیکھ لو

کہ مومن کو ہو غیرِ حق سے نہ کام
خدا کی حضوری میں ہوگا مدام

رہے رزق کی بھی طلب سے وہ باز
حضورِ خدا میں رہے بانیاز

بانصاف طالب کرے اب نظر
کسی کام میں ہو وہ مشغول اگر

اگر ذکرِ حق سے ہے مانع وہ کام
تو لازم ہے جانے اسے وہ حرام

بنے بت شکن بت اسے جانکر ۔۔۔ نظر کر نبیؐ کے یہ فرمان پر
تجھے حق سے پھیرا سو تیرے لئے ۔۔۔ صنم یعنے طاغوت ہے جان لے
یہ انصافنامہ میں ہے جو کلام ۔۔۔ ہے منظوم اس جاے اے نیک نام

ذکر ہشتاد و چہارم ۸۴

میاںؓ سے ہے منقول یہ قول بھی ۔۔۔ کہ طالب خدا کا ہوا جو کوئی
توجہ اسے چاہئے یوں رہے ۔۔۔ کہ کوئی کسی در پہ دستک جو دے
تو دروازہ پر ہوگا دیدہ لگا ۔۔۔ کہ ملنا ہے جس سے وہ اب آئیگا
یہی حال گربہ کا ہے دیکھ لو ۔۔۔ کہیں پائی چوہے کا سوراخ جو
رہے ٹکٹکی باندھکر دیکھتی ۔۔۔ ہلائے نہ وہ اپنے بالوں کو بھی
توجہ طلب میں یہی چاہئے ۔۔۔ یہ ہے حاشیہ صفحہ ۱۴۷ میں بیاں دیکھئے

ذکر ہشتاد و پنجم ۸۵

میاںؓ سے ہے منقول یہ بھی کلام ۔۔۔ ہے درویشی دو ہی سخن میں تمام
توکل ہے ایک اور تسلیم دو ۔۔۔ توکل میں حاصل جو تسلیم ہو
تو سمجھو توکل وہی ہے تمام ۔۔۔ نہ تسلیم سے ہو فزوں تر مقام
بیاں حاشیہ صفحہ ۱۴۸ میں جو مرقوم ہے ۔۔۔ سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

ذکر ہشتاد و ششم ۸۶

کسی نے میاںؓ سے کیا یہ سوال ۔۔۔ ہو معلوم کیونکہ عمل کا مآل
بظاہر عمل جو کہ محمود ہے ۔۔۔ وہ مقبول ہے یا کہ مردود ہے
عمل جو نظر آوے بولے میاںؓ ۔۔۔ وہ مردود ہے ورنہ مقبول جاں
یہ مطلب نہ سائل پہ واضح ہوا ۔۔۔ تو پھر اس نے پوچھا یہ ہے راز کیا

میاںؒ نے کہا عمر بھر میں تمام   نظر آیا اک بار بھی کوئی کام
تو مردود ہے کام جو بھی ہوا   نہ مقبول ہوگا بغیر از فنا
عمل کرنے والا ہے باقی اگر   تو باقی رہے گی عمل پر نظر
ہے مقبولیت کا فنا پر مدار   ہے طالب کے حق میں فنا اصل کار
یہ ہے حاشیہ میں مبارک بیاں [صـ۲۱]   ہے معنیٰ فنا کا اسی سے عیاں

ذکر ہشتاد و ہفتم ۸۷

کہے اک دفعہ یوں وہ عالی مقام   یہ ہے حاشیہ میں مبارک کلام
یہ بندہ کو خطرہ ہے آتا کبھی   تو ایسا کہ اڑتی ہے مکھی کوئی
تو دل کی طرف شعلہ اک نور کا   جو آتا ہے ہوتا ہے وہ سوختہ

ذکر ہشتاد و ہشتم ۸۸

زبانِ مبارک سے شاہِ زماںؓ   کئے حال اس طور اپنا بیاں
کشش ہے محبت کی ایسی مدام   خدا کی طرف سے یہ بندہ کو تام
نہ بندے کو دیوے کہیں ٹھہرنے   بیاں حاشیہ میں ہے یہ دیکھئے [صـ۱۷]
یہ فرمائے اک بار وہ شاہِ دیںؓ   بیاں حاشیہ میں ہے یہ خوشتریں [صـ۱۷]
کشش حق کی جانب سے ہے بندے کو   نہیں ہے ادھر میل بندے کا جو
میاںؒ کا ہے یہ بھی مبارک بیاں   ہوا حاشیہ میں ہے جو یوں عیاں [صـ۲۴۵]
خدا کی نہ کچھ یاد ہم سے ہوئی   کشش ذاتِ حق کی طرف سے رہی
یہ جو حاشیہ میں روایت ہے صاف   فضائل میں بھی ہے وہی بے خلاف

ذکر ہشتاد و نہم ۸۹

فضائل میں مرقوم ہے یہ بیاں   کہ فرمائے اک مرتبہ یوں میاںؒ

کہ مقبولِ درگاہِ حق جو رہا خلافِ شرع سے رہا وہ بچا

نمبر ۹۰
ذکر نود

میاںؒ نے کہا بیس برس میں مجھے جو کل سات خطرے تھے پیدا ہوئے
ہوا شعلۂ نورِ حق کارساز اڑایا انھیں جوں پرندوں کو باز
بیاں حاشیہ[30] میں جو مرقوم ہے اسی کا یہ مفہوم منظوم ہے

نمبر ۹۱
ذکر نود و یکم

میاںؒ نے کہا کوئی کافر اگر مرے جلد تو ہے اسے خوبتر
زیادہ اگر اسکی ہووے گی عمر بڑھے عمر کے ساتھ ساتھ اس کا کفر
تو پائے گا بیشک زیادہ عذاب یہ ہے حاشیہ میں بیاں باصواب
ہے یہ بھی روایت میاںؒ نے کہا کہ جو تنگدستی[31] میں کافر مرا
عذابِ خفیف اس کو ہو لاجرم کہ دنیا کی لذت ملی اس کو کم
جو کافر کہ رہکر توانگر مرا عذابِ گراں مر کے وہ پائیگا
جو دنیا کی لذت میں ہے بیشتر عذابِ جہنم میں ہے بیشتر
یہ ہے حاشیہ[32] میں میاں کا کلام کیا میں نے منظوم اے نیکنام

نمبر ۹۲
ذکر نود و دوم

کوئی شخص مستوجبِ حد ہوا میاںؒ نے دیا حکم تعزیر کا
برادر نے اک درّے مارے اُسے کہا مارتے ہو مجھے ظلم سے
میاںؒ نے کہا مارو پھر ایک بار کہا اس نے پھر ظلم ہے آشکار
کہا پھر میاںؒ نے کہ مارو اسے سہ بارہ بہت ہاتھ کو کھولکے
اسی طور پھر مار اس پر پڑی گئے دائرے سے بھی باہر تبھی

کہا ظلم حکم خدا کو جو تھا ۔۔۔ تو وہ دائرے سے نکالا گیا
ہوا حاشیہ میں ہے یہ جو بیان ۔۔۔ ہے منظوم مفہوم اس کا یہاں
صفحہ ۱۱

۹۳ ذکر نود و سوم

تھے کھانبیل میں جب وہ عالی مقام ۔۔۔ کوئی تھا وہاں بے ادب بدلگام
کچھ اصحاب مہدیؑ کو وہ بد نہاد ۔۔۔ کہا سخت تھا کچھ براہ عناد
پکڑ کر اسے لاؤ بولے میاںؓ ۔۔۔ اسے خوب پیٹوائے شاہ زماںؓ
یہ فرمائے سید جلال اس گھڑی ۔۔۔ میاں کو بھی دشنام تھی اس نے دی
تو فرمائے حضرت کہ چھوڑ دو اسے ۔۔۔ ندوں میں سزا اس کو اپنے لئے
تھی یارانِ مہدیؑ کی خاطر سزا ۔۔۔ کرے بندہ اپنے لئے اب رہا
یہ جو حاشیہ میں ہے آئی خبر ۔۔۔ اسی جا پہ ہے یہ بھی نقلِ دگر
کہ شاہ دلاورؓ تھے آئے ہوئے ۔۔۔ میاںؓ کی ملاقات کے واسطے
تھا کھانبیل میں جب میاںؓ کا قیام ۔۔۔ وہ آئے تھے ملنے کو عالی مقام
پئے رفع حاجت وہ شاہ زماںؓ ۔۔۔ گئے باغ کے اک کنارے وہاں
نظر باغباں کی جو شہؓ پر پڑی ۔۔۔ تو کچھ نا سزا اسنے گفتار کی
ہوئی دائرے میں جب اسکی خبر ۔۔۔ برادر گئے اس جگہ دوڑ کر
لے آئے وہ اس کو میاںؓ کے حضور ۔۔۔ میاںؓ نے کہا مارو اس کو ضرور
زد و کوب جب اس کو ہونے لگی ۔۔۔ تو سید جلال آ کے بولے تبھی
کہ اباجی اچھا کیا آپ نے ۔۔۔ کہ حکم اس سزا کا دیا آپ نے
فلاں روز یہ پاجی و بد زباں ۔۔۔ دیا آپ کو بھی بہت گالیاں
میاںؓ نے یہ سنکر کہا چھوڑ دو ۔۔۔ نہ مارو اسے ہاتھ کو روک لو
وہ بھائی دلاور کو بولا برا ۔۔۔ تو اس کو میں دلوا رہا تھا سزا
کہا پھر میاںؓ نے یہ فرزند سے ۔۔۔ کہ بابا درخت ہم ہیں دشنام کے

نہیں گالیوں کا ہمیں کوئی باک — یہی ہے روایت کا مضمون پاک

۹۴ ذکر نود و چہارم

کنارے پہ سابرمتی کے میاںؓ — گئے اک دفعہ تھے تو دیکھے وہاں
تھا اک شخص گھوڑے کا منہ دھو رہا — میاںؓ نے کہا اس سے دھوتا ہے کیا
کہا دھو رہا ہوں میں منہ اسپ کا — میاںؓ نے کہا دھو لے منہ قلب کا
توجہ میاںؓ کی جو اس پر ہوئی — وہیں حالت کشف اس کو ملی
میاںؓ کی وہ صحبت کیا اختیار — چلا ساتھ حضرتؓ کے مستانہ وار
مگر دائرے میں نہیں رہ سکا — کہ جذبہ کا حال اس پہ غالب رہا
کسی دوسری جا رہا مست حال — یہ ہے حاشیہ (صہ ۲۷) میں سو دیکھو مقال
تھے بابن صبوری وہ مرد خدا — یہ نام ان کا ہے "تذکرہ (باب ۱)" میں لکھا

۹۵ ذکر نود و پنجم

میاںؓ جبکہ سلطان پور آئے تھے — ملا ایک جوگی وہاں آپ سے
سوا سو برس کا تھا وہ مرد پیر — سنا جبکہ حال شہ خوندمیرؓ
ملا آپ سے اور ظاہر کیا — کمال اس کو جو کچھ تھا حاصل ہوا
کہا اس نے احوال جملہ جہاں — مرے حق میں روشن ہے یوں اے میاںؓ
ہتھیلی میں رائی کا دانہ ہو جوں — یہ دیدار حق سے میں محروم ہوں
گرو نے مجھے یوں کہا مرتے دم — ادھورا تجھے چھوڑ جاتے ہیں ہم
مگر منتظر رہ تو اک مرد کا — جو مشرق سے مغرب کی سمت جائیگا
امر ہے وہی دے گا تیری مراد — گرو کی وصیت مجھے ہے یہ یاد
اسی کی بنا پر میں آیا ہوں اب — ہے ملنے کا تم سے یہی اب سبب
اگر وہ امر ہے تمہاری ہی ذات — گرو کی مرے پوری ہوویگی بات

میاں نے کہا تھے اگر میرے پیر   یہ بندہ مریدان کا ہے خوندمیر
کہا اُس نے بتلاؤ وہ ہیں کہاں   کہا پائے رحلت وہ شاہ زماںؑ
کہا اس نے معنی امر کا ہے کیا   کہا دینِ حق جو رہے گا سدا
جو مذہب کی جانب تھی جانے کی بات   کہی جو گروہ نے ترے ہیؑ وہ راست
سوال اس نے دیدارِ حق کا کیا   میاںؑ نے کہا ہے بلا شک روا
وہ بولا ہے بندہ اکار اے میاں   وہ دیکھے نراکار کے تئیں کہاں؟   اکار یعنی مادی
کہا ہو نراکار جب یہ اکار   تو دیکھے نراکار کو آشکار
یہ سُنکر میاںؑ سے وہ تلقین ہوا   مصدّق ہوا صاحبِ دیں ہوا
وہیں پردہ آنکھوں سے اسکی ہٹا   وصالِ خدا اسکو حاصل ہوا
رہا اس پہ دو روز جذبہ کا حال   ہوا تیسرے روز اس کا وصال
ہوا ہے یہ جو تذکرہ میں بیاں (باب)   ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں
میاں شاہ برہان کا ہے یہ کلام (دفتر اول)   کہ اس شخص کا رانا کا نتہ تھا نام

۹۶
ذکر نود و ششم

سکندر خاں نامی رئیس ایک تھے   براہیم خاں ان کے فرزند تھے
مہاجر وہ ہوکر براہِ خدا   میاںؑ کی ہی صحبت میں تھے باصفا
ہوا جبکہ نزدیک امرِ قتال   صحابہ میں تھا اختلافِ مقال
میاںؑ کے سوا سب صحابہؓ جو تھے   میاںؑ پر ضلالت کا کتبہ کئے
تھے بے چین فقرا میاںؑ کے تمام   مگر تھی میاںؑ کی یہ تاکید تام
جو اصحاب مہدیؑ سے ہو بدگماں   سمجھو لو کہ دوزخ ہے اس کا مکاں
یہ سنکر میاںؑ کا مبارک کلام   تھے سمجھے ہوئے اپنی جا پر تمام
ابراہیم خاں ہو کے حیران تب   یہ سوچے چلا جاؤں میں حج کو اب
مصمم ارادہ وہ حج کا کئے   میاںؓ سے اجازت کے طالب ہوئے
میاںؓ نے کہا صبر چندے کرو   کہا چند دن بعد اب حکم ہو

میاں رضؓ نے رضا انکو جانیکی ... دی — گئے کعبۃ اللہ کو وہ متقی
میاں رضؓ کو وہاں پائے بیٹھے ہوئے — یہ حیران و مشتاق ہوئے دیکھ کے
وہ ارکان سب کرکے فوراً ادا — لئے راستہ واں سے گجرات کا
پڑی جبکہ ان پر میاںؓ کی نظر — میاںؓ نے کیا بند حجرے کا در
گرے آ کے بیخود وہ در پر وہیں — انھیں دیر تک ہوش آیا نہیں
کسی نے میاںؓ سے یہ کی عرض تب — کہ در بند کرنے کا تھا کیا سبب
گرے جس کے باعث یہ بیہوش ہو — میاںؓ نے کہا اب تم ہی دیکھ لو
اسی جوش میں مجھ پہ گرتے اگر — تو لے مرتے مجھکو بھی اس وقت پر
یہ ہے تذکرہ میں روایت عجیب — ہے عشاقِ حق کی حکایت عجیب
جو ہے دفتر (باب) و تذکرہ میں بیان — کیا میں نے منظوم اس کو یہاں
(دفتر اول)

ذکر نود و ہفتم ۹۷

کہا ایک بڑھیا نے یوں اک دفعہ — ہے مدت سے لڑکا مرا لاپتہ
دعا کیجئے آپ اسے راہبر — کہ مل جائے مجھکو وہ میرا پسر
براہیم شیخاؒ کو دکھلا کے تب — یہ فرمائے ہنسکر وہ محبوب ربؒ
کہ اُس بوڑھے کی ہے دعا مستجاب — اے بڑھیا تو بول اُس کو جا کر شتاب
تھے مشغول اجماع کے وہ کام میں — کہا حال بڑھیا نے جا کر انھیں
وہ بولی کہ بھیجے ہیں مجھکو میاںؒ — مری ہے یہ فریاد سُن لو میاں
انھوں نے کہا راجہ دلوے درم — خزانچی کو کیوں ہووے درد شکم
ترا لڑکا گھر تیرے آیا ہے جا — تو گھر جا کے اُس کو گلے سے لگا
پھری اپنے گھر کی طرف پیرزال — پسر کو ہوئی دیکھکر وہ نہال
وہ پوچھی تعجب سے تھا تو کہاں — اور اب آگیا کس طرح ناگہاں
کہا اس نے تھا میں تو دریا کے پار — تھا آنا مرا یاں نہ آسان کار

بیں بازار میں تھا جو نکلا ہوا   یکایک بگولا ہوا کا اٹھا
وہ تنکہ کے مانند اڑایا مجھے   خدا نے بچا کر ہے لایا مجھے
یہ جو تذکرہ میں ہوا ہے بیان (باب)   ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں

بند ۹۸
ذکر نود و ہشتم

براہیم شیخا جو تھے نیک نام   تھے خدمت میں رہتے میاںؒ کی مدام
وہ اک روز ملتے تھے پیروں کو جب   تو کی عرض انھوں نے وہیں باادب
میاں کی زبردست ہیں پنڈلیاں   نہایت سطبر و نہایت گراں
میاںؒ نے کہا ہاں ولایت کا بار   اٹھانے کو پیدا کیا کردگار
یہ ہے تذکرہ میں مبارک کلام   کیا میں نے منظوم اے نیکنام

بند ۹۹
ذکر نود و نہم

تھا دیبال کھانبیل میں اک مقام   پہلوان تھے مشہور واں کے تمام
قوی ہیکل و پیلتن دو جواں   تھے روپا و ویلان ان میں وہاں
میاںؒ کے وہ اک دن ہوئے روبرو   مقابل ہو باہمدگر دو بدو
ہنرمندی اپنی دکھانے لگے   وہ آپس میں زور آزمانے لگے
میاںؒ نے کہا بیٹھ کر پا دراز   یہ فرمائے پھر وہ شہ بے نیاز
ہے تم دونوں میں کون ایسا قوی   اٹھائے مرا پیر یاں سے ابھی
یہ سنکر اک آیا اٹھانے قریب   وہ قوت کیا صرف ساری غریب
ہلا بھی سکا وہ نہ حضرتؓ کا پاؤں   کہا دوسرے نے کہ اب میں اٹھاؤں
مگر وہ بھی عاجز ہو بولا وہیں   کہ ہرگز یہ قوت بشر کی نہیں
ہے قوت بشر کی سو رکھتے ہیں ہم   یہ دیکھو تو قوت ہے کیا ہم میں کم
یہ کہکر وہ اک گرز مارا وہاں   جو دیوار پہ شق ہوئی ناگہاں

تھا سوراخ دیوار میں آرپار　　یہ ہے تذکرہ میں بیاں آشکار

۱۰۰
ذکرِ صد

تھے عصر اور مغرب کے جب درمیاں　　میاںؒ کرتے اک دن قرآں کا بیاں
دکھائی دیا سانپ خاصہ بڑا　　میاںؒ کی طرف تھا چلا آرہا
برادر اُٹھے مارنے کے لئے　　میاںؒ انکو فوراً منع کردیے
وہیں اپنے دامن میں دی اسکو جا　　بیاں تھا جو جاری سو پورا کیا
بیانِ قرآں کرچکے دیں پناہؒ　　تو لی سانپ نے بھی وہیں اپنی راہ
وہ جب جاچکا تو میاںؒ نے کہا　　کہ یہ سانپ قائم مقام اس کا تھا
جو آیا تھا ختم النبی کے حضور　　وہ تصدیق مہدی کیا ہے ضرور
بیانِ قرآں سننے آیا تھا یاں　　وہ جن ہے جو آکر گیا اب یہاں
جو ہے حاشیہ میں روایت تمام　　اسی کا یہ مفہوم ہے لاکلام
ص۲۸

۱۰۱
ذکرِ یکصد و یکم

پیالہ میں پانی لئے ایک زن　　میاںؒ سے وہ بولی آ کشاہ زمن
اسے کرکے پسخوردہ دیجے مجھے　　میاںؒ کرکے پسخوردہ اسکو دیے
پیالہ جو مٹی یا تانبے کا تھا　　میاںؒ سے وہ جب لی تو سونے کا تھا
وہ پسخوردہ لینے کو آئی جو تھی　　تو دراصل تھی اسکی نیت یہی
جو تھا اس کا مقصود پورا ہوا　　سب اپنوں پرایوں میں چرچا ہوا
میاںؒ نے کہا یاروں کو کوئی　　نہ نیت کرے ایسی ہرگز کبھی
کہ جب بندگانِ خدا سے ملو　　کوئی قصد ایسا نہ ہرگز رکھو
کہ مقصد ہو پورا تو ایماں رہے　　ہووے تو تصدیق ہی سے گئے
سراسر ہے ایسے عمل میں زیاں　　یہ ہے حاشیہ میں میاںؒ کا بیاں
ص۱۰۲

١٠٢
ذکر یکصد و دوم

جو یوسفؒ پسر تاج محمدؒ کے تھے
تھے عالم وہ اکدن میاںؒ سے ملے

میاںؒ نے کہا تم کو ہے علم جو
ہو کتنے دنوں میں وہ حاصل کہو

انھوں نے کہا چاہیئے تین سال
میاںؒ نے کہا عمر ہو پائمال

کہا پھر کہ کافی ہوں دو سال بھی
کہا عمر برباد تب بھی ہوئی

کہا ہوویں فارغ جو اک سال میں
میاںؒ نے کہا عمر ضائع کریں

کہا چھ مہینے میں ہو کچھ سکت
میاںؒ نے کہا ہونگے یہ بھی بہت

وہ بولے فقط تین ماہ ہی سہی
کہا یہ بھی تضیع ہے وقت کی

انھوں نے کہا ایک ماہ اے میاںؒ
میاںؒ نے کہا وقت ہو رائگاں

انھوں نے لیا ایک کاغذ وہیں
لکھے نام مشہور ہر علم دیں

کہا پھر کہ ہیں یہ فروع و اصول
بتاؤ تو کیونکر ہو ان کا حصول

میاںؒ نے کہا تم کرو اب سوال
ہو جس باب کا بھی تمہیں اب خیال

تو پوچھے انھوں نے مسائل کئی
میاںؒ نے انھیں دی وہیں آگہی

وہ حیران ہوئے سُنکے علمی جواب
کہا یہ عطا ہے خدا ہے جناب

یہ علم لدنّی ہے کسبی نہیں
بیاں ختم ہے حاشیہ (صـ١٧٨) کا یہیں

ہوا ہے یہ دفتر میں بھی سب بیاں
ہے مفہوم منظوم جس کا یہاں

دفتر اول

١٠٣
ذکر یکصد و سوم

ہزاروالہ میں تھا جو ملّا معین
وہ دنیا کا طالب تھا بےداد و دین

وہ کہلایا اک بار پیشِ میاںؒ
کہ دو آدمی اپنے بھیجو یہاں

پڑھیں علم تو ہو صلح بالضرور
یہ تھا قول اس کا زراہِ غرور

میاںؒ نے کہا کوئی آئے نہ پاس
تمہارے، رکھو تم نہ ہرگز یہ آس

صلح تم کرو نہ کرو اختیار ‏ ‏ ‏ ہے انصافنامہ میں یہ آشکار

۱۰۴
ذکر یکصد و چہارم

تھے جامع کو آئے پٹن میں میاںؑ ‏ ‏ ‏ جمع تھے بہت سارے علماء وہاں
میاںؑ جا کے بیٹھے تھے ممبر کے پاس ‏ ‏ ‏ تو پہچانے سب دیکھتے ہی لباس
لگیں ہونے اُن میں یہ سرگوشیاں ‏ ‏ ‏ کہ آئے ہیں خوندمیر دیکھو یہاں
میاںؑ کا تھا مقصود حجت وہی ‏ ‏ ‏ ہوا جبکہ خطبہ نہ مجرا کوئی
گریزاں ہوئے واں سے علما تمام ‏ ‏ ‏ کرے حق کے آگے نہ باطل قیام
یہ جو حاشیہ میں ہے آئی خبر ‏ ‏ ‏ کیا میں نے منظوم اس جائے پر
ص ۱۸۰

۱۰۵
ذکر یکصد و پنجم

تھا شہ میر اک عالم نامور ‏ ‏ ‏ ملے تھے میاںؑ اس سے اک وقت پر
جمع اُس کے شاگرد تھے سب وہاں ‏ ‏ ‏ تھا سلسلۂ درس اس دم رواں
میاں اسکے نزدیک بیٹھے ہوئے ‏ ‏ ‏ تھے تفہیم کو اُسکی سب سُن رہے
وہیں مسئلہ اک ادق آ گیا ‏ ‏ ‏ ہوا ناطقہ تنگ شاہ میر کا
تھے حیران استاد و شاگرد سب ‏ ‏ ‏ میاںؓ نے کہا گر ہو منظور اب
میں سمجھاؤں اس مسئلہ کو ابھی ‏ ‏ ‏ نکل آئے جو بات ہے کام کی
تو شاہ میر سنکر ہوا شادماں ‏ ‏ ‏ کہا کیا ہے فرمائیے اے میاں
میاںؑ نے یہ شاگرد سے تب کہا ‏ ‏ ‏ عبارت جو آئی ہے یاں اس دفعہ
اسے ماسبق سے ملا کر پڑھو ‏ ‏ ‏ پڑھا وہ تو فرمائے ہاں اب سنو
کیا ربط پیدا میاںؓ نے وہیں ‏ ‏ ‏ نظر آیا مفہوم واضح ترین
مسرت سے شاگرد وہ باادب ‏ ‏ ‏ میاں کے قدم پر رکھا ہاتھ تب
تھا شاہ میر حیراں یہ دیکھکر ‏ ‏ ‏ میاں کے تبحر پہ کر کے نظر

سوالات اس نے کئے بعد ازاں
جو دیدار کے باب میں تھے عیاں

میاں کے جوابات سُنکر تمام
وہ مشکور بیحد ہوا نیکنام

کہا آپکی قدر ہو یاں کہاں
کہ دنیا کے طالب ہیں سب جاہلاں

ہیں عالم خراسان میں باخدا
وہاں قدر ہو آپ کی بیدا

کہا پھر کہ ہمراہ حضرت امامؑ
رہے آپ تا وقتِ آخر مدام

میاںؓ نے کہا ہاں میں ہمراہ تھا
تو شاہ میر نے پھر میاںؓ سے کہا

کہ جو کچھ وہ فرمائے تھے راہبر
تجاوز کہیں اس میں آیا نظر

میاںؓ نے یہ فرمایا مطلق نہیں
ہوا وہ جو فرمائے تھے شاہِ دینؑ

کہا سُنکے شاہ میر نے اے میاں
کئے تھے جو شہ عبدِ قادرؒ بیاں

ہوا وہ نہ پورا یہی ہے سبب
کہ تصدیق میں نے نہ کی ہے جواب

کہ فرمان ان کا یہ تھا بالیقیں
"جو کہتے ہیں ہم بعد ہمارے نہیں"

یہ شاہ میر کا عذر بے معنی تھا
روایت کا مضمون پورا ہوا

یہ جو حاشیہ میں ہوا ہے بیاں
کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

ص ۱۸۰

۱۰۶ ذکر یکصد و ششم

تھی اک دائرے میں زنِ باخدا
میاںؓ کے یہاں اس پہ فاقہ پڑا

تھے اُس زن کے بس دو ہی لختِ جگر
تھے مضطر وہ فاقہ سے دونو پسر

لیے آگے پیچھے وہ بچوں کو دو
تھی سوئی ہوئی وقتِ شب نیچو

اسی حال میں ایک پایا وفات
مگر دوسرے کی تھی باقی حیات

وہیں ایک دیگر زنِ پارسا
جو تھی اس کو آئی یہ حق سے ندا

کہ کھانا کھلا مجھکو اے نیک حال
یہ تھا ہاتفِ غیب کا خوش مقال

یہ سنکر وہ حیراں ہوئی بیشتر
وہیں پھر ندا آئی بار دگر

فلاں پر ہے طاری بہت اضطرار
تو جا اوسکو کھانا کھلا ایکبار

تو پہنچے گا ہم کو وہ تیرا طعام — یہ سُنکر وہ اٹھی وہیں نیکنام
چراغ اور کھانا وہ لیکر چلی — طرف اس بہن کے جو فاقہ میں تھی
گئی پاس اس کے تو دیکھا یہ حال — کہ بیٹھی تھی وہ صابرہ خوش خصال
دو بچوں میں سے ایک تھا جا چکا — جو تھا دوسرا وہ بھی تھا ادموا
کھلایا یہ بی بی نے اس کو طعام — وہ اٹھ بیٹھا اللہ کا لیکے نام
کئے دفن پھر دوسرے کے تئیں — خدا کے تھے طالب یہ صادق یقیں
روایت جو ہے حاشیہ [۲۲۸] میں تمام — یہ مفہوم اس کا ہے اے نیکنام

ذکر یکصد و ہفتم [نمبر ۱۰۷]

روایت ہے جیول میں شاہ زماںؒ — پہاڑی پہ تھے ایک رونق فشاں
شہِ دینؒ تھے پان کھائے ہوئے — ٹہلتے ٹہلتے تھے آئے ہوئے
نظر آیا اک شخص جوگی وہاں — ہوا دیکھ کر آپ کو شادماں
میں ہوں کیمیا گر یہ اس نے کہا — ہے تم کو سکھانا مرا مدّعا
تو تھوکے پلٹ کر وہیں راہبر — بنا تھوک سے شہؒ کے پتھر وہ زر
وہ دیکھا جو شہؒ کے تصرف کا حال — گیا سر جھکا کر وہ شرمندہ حال
جو ہے تذکرہ (بابلہ) میں حکایت لکھی — ہے مفہوم منظوم اس کا یہی

ذکر یکصد و ہشتم [نمبر ۱۰۸]

میاںؒ کی حضوری ہی میں اک دفعہ — تھا کچھ کیمیا کا چھڑا تذکرہ
میاںؒ نے کہا چھوڑو یہ قیل قال — کہ سونا بنانے میں کیا ہے کمال
اک آیت ہے قرآں میں ایسی نہاں — جسے پڑھکے پھونکیں تو زر ہو عیاں
یہ سنکر برادر نے اک عرض کی — میاں بولو آیت ہے وہ کونسی
میاںؒ نے کہا بھائی حمّاد اگر — یہ پوچھیں تو بندہ انھیں دے خبر

سنا جبکہ حمّاد نے ماجرا — میاںؓ سے یہ آ کر انھوں نے کہا
میاں کیا ہیں زر کا طلبگار تھا — جو خوندکار نے اس طرح کہدیا
میاںؓ نے کہا بات ایسی نہیں — سناتا ہیں آیت کسی کو وہیں
تو وہ آزما کر اسے دیکھتا — جو سنتا کوئی بھی تمہارے سوا
تمہیں آزمانے کی حاجت کہاں — کہ ہیں خاک اور زر تمہیں ایکساں
یہ ہے حاشیہ [١٦٢ص] میں جو زرّیں مقال — کیا نظم اسکو ہے یہ خستہ حال
جب حمّادؒ نے ترک دنیا کیا — تو ترکِ وطن کا ارادہ کیا
وہ زوجہ سے اپنی یہ فرمائے تب — میاں کی ہیں صحبت میں جاتا ہوں اب
تمہارا تمہیں ہے سنو اختیار — جواب اسکا یہ دیں زنِ نامدار
جدائی نہیں ہے مجھے یوں پسند — مجھے لے چلو ساتھ اے ارجمند
برادر جو بی بی کے تھے مالدار — یہ سُنکر خبر وہ ہوے بے قرار
انھوں نے بہن سے کہا اس گھڑی — فقیری میں ہوگی مشقت بڑی
رہو چند دن تم اسی جاے پر — مناسب نہیں ہے کریں اب سفر
مگر صاحبِ بخت بی بی وہ تھیں — کسی کی کوئی بات بھی نہ سنیں
وہ ٹھکرا کے آرام و راحت کو سب — ہوئیں ساتھ شوہر کے وہ باادب
یہ سب ذکر ہے حاشیہ میں عیاں [١٦٦ص] — ہے منظوم مفہوم جس کا یہاں

١٠٩
ذکر یکصد نہم

تھے جیول میں ٹھہرے ہوئے جب میاںؓ — بہت فقر و فاقہ ہوا تھا وہاں
کہ چار سو پچاس طالبانِ خدا — ہوئے خشک فاقہ سے واں برملا
اگرچہ تھا غلہ بھی ارزاں بہت — تھی تدبیر روزی کی آساں بہت
کہ چاول تھے ایک ڈگرہ کو پانچ سیر — مگر حق کے طالب تھے ایسے دلیر
تھے فارغ تردد و تدبیر سے — کبھی دائرے سے نہ باہر ہوئے

یہ مرقوم ہے حاشیہ میں خبر
سلیمانی میں ذکر ہے بیشتر

کہ یوں راہِ حق میں جو دیتے تھے جاں
انھیں دفن جس جا تھے کرتے میاںؒ

وہ تھی کھیت کی جا ہے اور کاشتکار
خبر جب یہ پایا ہوا بے قرار

میاںؒ سے یہ فریاد کی اُس نے تب
یہ کیا آپ ڈھاتے ہیں ہم پر غضب

ہوئے دفن سب کھیت میں مردگاں
تو کھیتی ہماری کریں ہم کہاں

میاںؒ نے کہا کھود کر دیکھ لو
ملے کوئی مردہ تو تم پھینک دو

یہ سُن کر وہ چپ چاپ واپس ہوا
کئی ایک قبریں وہ کھدوا دیا

مگر کوئی مردہ نہ آیا نظر
کیا سخت حیرت وہ یہ دیکھ کر

وہیں آ کے اس نے میاںؒ سے کہا
یہ آنکھوں سے دیکھا تھا جو ماجرا

میاںؒ نے کہا جان رکھ اے فلاں
یہ جو حق کی الفت میں دیتے ہیں جاں

رہیں کس طرح خاک میں وہ پڑے
یہ بندہ نہ خاک ان کو کرے

تو بندہ انھیں اپنے اِس ہاتھ دے
اودھر سے خدا اپنے اُس ہاتھ لے

مصدق وہیں وہ ہوا کاشتکار
میاںؒ کا وہ تلقین ہوا نامدار

جو جیول گے فاقہ کا گذرا بیاں
میں لکھتا ہوں اب اسکو پورا یہاں

ہوئے خشک فاقہ سے اک سو فقیر
تو اس وقت دل میں یہ لائے امیرؒ

مشقت کا فقرا کو ہے سامنا
وہیں حق سے آئی یہ فوراً ندا

چپ و راست اپنے تو کیجو نظر
فقیروں کو دے جو برآمد ہو زر

مگر اُس جہاں کی جو ہیں نعمتیں
سو ہم چاہتے ہیں کہ دیویں انھیں

میاںؒ نے کیا تب سکوت اختیار
تھے راضی بہ مرضیِ پروردگار

جو مستانِ حق حق پہ دیتے تھے جاں
نہ تھا خوفِ جاں انکو نے فکرِ ناں

ملک شرفِ دیں نے سنی یہ خبر
وہ گجرات میں رہتے تھے نامور

بہت نقد و زر تب براہِ خدا
وہاں سے انھوں نے روانہ کیا

بو امنا تھیں شرفِ دیں کی بہن
وہ زوجہ تھیں حمادؒ کی سیم تن

مشفقت رہ حق ہیں کر اختیار | تھیں شوہر کی خدمت میں وہ نامدار
میاںؓ کو ملک نے جو بھیجا تھا مال | اسی وقت گھر کے بہن کا خیال
بہن کے لئے بھی دیا ساتھ ساتھ | بہت زیور و زر وہ دایہ کے ہاتھ
وہ دایہ لئے مال و زر آئی یاں | تھا حماد کا جس جگہ پر مکاں
مکاں میں وہ جس وقت داخل ہوئی | بوامنّا تھیں سامنے ہی کھڑی
نہ پہچانا دایہ نے مطلق انھیں | بہت دیرینگ تھی پس وپیش میں
کہ بدلا ہوا دیکھکر رنگ و گال | تھا دایہ کو پہچاننا ہی محال
بوامنّا نے اسکو پہچان کر | کہا مسکرا کر کہ آؤ ادھر
بوا مسکرائیں تو کی یوں شناخت | بوا کے نظر آئے زرّین دانت
دو دندان پیشیں مرصع بزر | جو دیکھی تو لپٹی وہیں آنکر
بہت کرکے افسوس رونے لگی | کہ حالت تمہاری یہ کیا ہوگئی
غرض دیکے وہ مال و زیور تمام | ہوئی یاں سے رخصت وہ پھر نیکنام
میاںؓ کو جو تھا مال بھیجا ہوا | میاںؓ نے سویت اسے کردیا
جو حماد کے پاس تھا مال و زر | زن و مرد دونوں اُسی وقت پر
دیئے لاکے وہ بھی میاںؓ کو تمام | نہ تھا کام زر سے نہ زیور سے کام
میاںؓ نے سویت کیا نصف زر | کئے نصف دیگر سے حج کا سفر
ہوا ہے یہ جو حاشیہ (صفحہ ۱۵۱) میں بیاں | کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

۱۱۰

ذکر یکصد و دہم

دساڑہ میں دو بھائی تھے مہدوی | ملک شاہ جی اور ملک راجے جی
وہ کھانبیل بھیجے براہِ خدا | بیک وقت پانچ اسپ تھے بے بہا
میاں لیکے ہمراہ نکلے انھیں | پھرانے کو ان سب کو میدان میں
سوار ایک پر کرکے حماد کو | میاںؓ نے کہا اس کو گردش تو دو

سوار اس پہ حماد ہوئے نامدار   بڑھا ان کو لے کر وہیں راہوار
عناں ہاتھ میں اپنے وہ تھام کر   کیے ایڑھ گھوڑے کو جس وقت پہ
میاں جس طرف کا تھے کرتے خیال   اسی سمت جاتے تھے وہ باکمال
کہا جب میاںؒ نے بڑھیں اس طرف   بڑھے وہ دکھائے میاں جس طرف
مڑینگے ادھر اب میاںؒ نے کہا   وہیں مڑتے آئے نظر بر ملا
نگاہیں تھیں سب کی ملک پر مگر   تھی دل پر میاںؒ کے ملک کی نظر
بالآخر میاںؒ نے کہا بھائیو   یہ دیکھو تو اس وقت حماد کو
کہ بندہ جدھر سوچتا ہے ادھر   گھماتے ہیں گھوڑے کو نیکو سیر
ہماری اور انکی ہے بس ایک جان   جسد دو ہمارے ہیں دیکھو یہاں
بیاں حاشیہ میں جو مکتوب ہے   اسی کا یہ مفہوم مرغوب ہے
اسی طور کی اک روایت ہے یہ   فضائل میں جس کی عبارت ہے یہ
کہ حماد کو دیکے اک راہوار   یہ فرمائے تھے شاہ دیںؒ ایک بار
بہت ہے یہ سرکش پھراؤ اسے   گھما کر بہت رہ پہ لاؤ اسے
تو دوڑانے حماد اس کو چلے   میاںؒ اور کچھ لوگ تھے دیکھتے
اس اثناء میں کہنے لگے یوں میاںؒ   کہ دیکھو تو حماد جائیں گے واں
وہاں سے وہ پھر اس طرف آئینگے   یہاں سے اس اونچائی پر جائینگے
کھڑے ہو کے کچھ دیر آئیں ادھر   تو اترینگے گھوڑے سے وہ خوش سیر
میاںؒ نے یہ جو کچھ کہا ہو بہو   نظر آیا ہوتا ہوا رو برو
تفاوت نہ ذرہ برابر ہوا   کہ فرمودہ شہؒ کا برابر ہوا
وہیں تھے میاںؒ کے برادر عطن   وہ بولے میاں سے اے شاہ زمن
جو فرمائے تھے آپ پورا ہوا   کہا یہ تعجب کی ہے بات کیا
یہی بات کیا ہے کہ جو اور بھی   یہ بندہ ہے کرتا یا کہتا کبھی
سو ہے وہ بفرمان رب جلیل   بہر حال ہے امر خالق دلیل

سلیمانی میں بھی ہے یہ سب بیاں
کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

ذکر یکصد و یازدہم ۱۱۱

یہ شاہ دلاورؓ سے بولے میاںؑ
معاملہ مجھ پر ہوا یہ عیاں

ہیں بر تخت جلوہ مرے روبرو
شہ دینؑ کی دختر نیک خو

میں بی بی ہدنجیؓ کو بھیجوں پیام
مناسب ہے یا یہ نہیں میرا کام

کہا شہ دلاورؓ نے ٹھیرو ابھی
مشیّت خدا کی ہے کچھ اور ہی

جو ہیں فاطمہ بنت مہدی دینؑ
ان ہی سے ہو یہ دوستی بالیقیں

ارادہ کئے حج کا ہیں آپ جو
اسے آپ فی الحال پورا کرو

خدا آپکو واں سے جب لائیگا
تو یہ کام ہوتا نظر آئے گا

اسی طور جب حج سے آئے میاںؑ
تو یہ عقد ثانی ہوا ناگہاں

فضائل کا مطلب ہوا یاں تمام
بیاں عقد کا آگے آئے گا تام

ذکر یکصد و دوازدہم ۱۱۲

میاںؑ کے جو حج کے سفر کا بیاں
فضائل میں ہے اسکو لکھتا ہوں یاں

میاںؑ کو ہوئی حق سے یوں آگہی
ہوا علم نبیؐ اور مہدیؑ سے بھی

ولایت کے جو بار بردار ہوں
فریضہ سے ہر اک سبکبار ہوں

کرو فرض حج تم ادا خوندمیر
ارادہ کئے حج کا روشن ضمیر

نہ تھا پاس جب تک کہ خرچ سفر
کچھ عرصہ تامل کئے راہبر

تھا نو سو پہ اکیس بائیس سال
میاںؑ حج کی خاطر کئے ارتحال

تو حماد کو سونپ کر دائرہ
گئے کعبتہ اللہ کو مقتدا

کسی دیہ میں تھے جو پہنچے حضور
دکھائی دیا ایک چرواہا دور

نظر اسکی حضرتؓ پہ جسدم پڑی
وہ نزدیک حضرت کے آیا تبھی

کہا پاس حضرتؓ کے آکر وہ یوں ۔ توں کرتا رہے یا ہے اوتار توں

میاںؓ نے کہا آؤ تم اے میاں ۔ کہ حاجی ہو تم حج کو آئے ہو یاں

وہ تصدیق سے تب ہوئے سرفراز ۔ کیئے انکو تلقین دانائے راز

کہا پھر کہ مجھکو نہ چھوڑیں حضور ۔ مجھے لے چلیں اپنے ہمراہ ضرور

میاںؓ نے کہا ٹھہرتا ہوں یہاں ۔ یہ وے آؤ جس جس کی ہیں بکریاں

یہ سنتے ہی دوڑے وہ مندہ لئے ۔ تھیں جس جس کی وہ بکریاں دے چکے

پھر آئے میاںؓ کی طرف جلد تر ۔ کھڑے منتظر تھے وہیں راہبر

اسی طور چالیس تھے ساتھ یار ۔ قریب جہاز آئے جب نامدار

طلبگارِ حق اور بھی آ گئے ۔ جو بروقت حج ساتھ حضرتؓ کے تھے

ہوئے حج سے واپس وہ عالی مقام ۔ تو کھانبیل میں پھر کیئے تھے قیام

میاں حاجی جو ساتھ حضرتؓ کے تھے ۔ وہ چند سال حضرتؓ کے ہمراہ رہے

میاں حکمِ ارشاد ان کو دیے ۔ انھیں سمتِ ملتاں روانہ کیئے

لکھے ایک مکتوب تب راہبر ۔ وہ مکتوبِ ملتانی ہے مشتہر

میاںؓ کا وہ مکتوب ہمرہ لیے ۔ میاں حاجی ملتان میں جا رہے

وہاں فیض کا ان کے چرچا ہوا ۔ بہت سے ہوئے طالبانِ خدا

وہاں انکو جاکر ہوئے تھے دو سال ۔ ہوا یاں سرانجام امرِ قتال

۱۱۳
ذکر یکصد و سیزدہم

یہ فرمایا کرتے تھے حضرتؓ سدا ۔ بیاں حاشیہ میں یہ ہے شاہؓ کا

ہے میراںؑ کے بعد سے مری کیفیت ۔ جدائی کی جنبی کی سی کیفیت

ہے گھٹتا چلا دن بدن میرا حال ۔ یہ دُھن ہے کہ کس وقت ہوگا قتال

یہ ہے حاشیہ میں عبارت مگر ۔ فضائل میں ہے اس طرح یہ خبر

میاںؓ نے یہ فرمایا بندہ مدام ۔ ہے لیلاً نہاراً تفکر میں تام

ہے فرمودہ حق کا جو بولے حضور   جو بولے ہیں ہونا ہے وہ بالضرور
نہ میراں کی جانب ہوئی دوستی   نہ نیاری ہے کچھ ابھی جنگ کی
دبی جاتی ہے ناک پستے کے طور   میں کرتا ہوں جب دونو باتوں پہ غور
ہوا بنت مہدیؑ سے پھر عقد جب   میاں نے یہ فرمایا ہے شکرِ رب
کہ پایا میں بوے امام ہمامؑ   ولایت کی خاتونِ جنت میں تمام

۱۱۴
ذکرِ یکصد و چہاردہم

ارادہ جو حج کا میاں کر چلے   تو چھوٹے بڑے سارے ہمراہ تھے
تو جیول سے جب آئے سلطان پور   بایماءِ حق سب کو روکے حضور
وہیں دائرہ باندھکر شاہِ دیں   یہ فرمائے ٹھیرے رہیں سب یہیں
پھر حماد کو کر کے نگرانِ کار   لئے تین ہمراہ مردانِ کار
گئے کعبۃ اللہ کو جب میاںؑ   رہے بعدِ حج چند دن جب وہاں
نہ تھا اک دفعہ جبکہ کچھ خرچ کو   میاںؑ نے کہا کوئی شئی بیچدو
تھا سامان ضروری جو ہمراہ وہاں   اُن اشیاء کی قیمت وہاں تھی گراں
یہ فقراء نے جب دی میاں کو خبر   کہ قیمت یہاں آتی ہے بیشتر
میاںؑ نے کہا حج کو آیا ہوں میں   نہ سوداگری کو یہ لایا ہوں میں
سلیمانی اور حاشیہ کا کلام   ہے منظوم اس جا اے نیکنام
یہ ہے تذکرہ میں عبارت یہاں   کہ فرمائے اس وقت شاہ زماں
کہ گجرات کے نرخ سے بیچدو   نہیں بیچنا کچھ جو مقصود ہو
اگر بیچنے میں نفع پاؤ گے   تو سوداگروں میں گنے جاؤ گے

۱۱۵
ذکرِ یکصد و پانزدہم

تھا نو سو پہ وہ سال تیئسواں   ہوئے حج سے واپس جو شاہِ زماں

کئے آکے کھانبیل میں تھے قیام
نظام زمانؑ کے جو ہمراہ تھے
تھے شاہ الہداد عالی مقام
امام زمانؑ کے وہ منظور تھے
خراساں کی جانب گئے جب امامؑ
نصرپور ٹھٹھہ سے خوندمیرؓ جب
روا اپنی بھیجے الہدادؓ کو
یہ دونو برادر بحالِ کسب
زمانہ میں محمودؓ کے بھی رہے
صحابہؓ کا اک دن تھا اجماع جہاں
میاںؓ نے کہا جو مہاجر نہیں
کہ ہے امر دینی میں جو مشورہ
یہ سنکر الہدادؓ اٹھنے لگے
کنارے کو گلوز کے انکے تھام
کہ اے بھائی داود نہ جاؤ تم اب
اسی چشمہ سے تم بھی ہو فیضیاب
ملک تے کیا ترک کا جب خیال
روایت ہے دل میں یہ لائے ملک
تو راہِ خدا میں کروں اختیار
حسیں دو جواں بنکے نفس و ہوی
کہ ہم دونوں ہیں آپکے تابعدار
ہوا دل میں پیدا ملک کے خیال
وہ ہیں مجھ سے تم عمر شاہ زمانؑ

اسی سال الہدادؒ عالی مقام
میانشاہِ خوندمیرؓ سے آملے
جو تلقین ہوئے در حضورِ امامؑ
بحالِ کسب گرچہ وہ دور تھے
یہ گجرات ہی میں تھے عالی مقام
تھے گجرات آئے تو موعودِ ربؑ
عمامہ دیئے اپنا حمادؓ کو
تھے یوں خاص منظورِ موعودِ ربؑ
اسی طور حالِ کسب میں وہ تھے
تھے موجود محمودِ عالی مکانؓ
وہ اٹھ جائیں یاں سے نہ بیٹھیں یہیں
نہ یاں قاعدوں کو ہے شرکت روا
تو محمود دینؓ انکو بٹھلائے تھے
یہ فرمائے محمودِ عالی مقامؓ
کہ جس چشمہ سے فیض پاتے ہیں سب
مبشر ہوئے یوں وہ عالیجناب
تو محمودِ دیں پا چکے تھے وصال
کہ نفس و ہوی ہو دیں مجھ سے الگ
مجسّم وہ دونو ہوئے آشکار
ملک سے یہ کہنے لگے بر ملا
کرو آپ راہِ خدا اختیار
جو ہیں شاہ خوندمیرِ روشن خصال
مناسب نہیں ہے کہ جاؤں وہاں

سیاہ ریش ہیں وہ جو پیر رشید ‏ نہ طالب بنوں لیکے ریش سفید
صحابی نظام زماںؑ ہیں بڑے ‏ ہیں مہدیؑ کی صحبت میں زائد رہے
انھیں کی میں صحبت کروں اختیار ‏ یہ سوچے الہداد عالی وقار
تھے پھر محمد ملکؒ کے پسر ‏ سراپا وہ تھے نیک مثلِ پدر
پدر نے کہا ان سے اے ہونہار ‏ کرو میرا منصب تم اب اختیار
میں جاتا ہوں اب کرکے ہجرت وہاں ‏ ہے جانا مجھے راہِ حق میں جہاں
جواں تھے وہ فرزند روشن خصال ‏ کہا آپ کا ہے مبارک خیال
مجھے کب غرض کوئی دنیا سے ہے ‏ چلیں آپ ہمراہ لے کر مجھے
پدر اور پسر دونوں عالی مکاں ‏ چلے چھوڑ کر دولت بیکراں
یہ دونوں تھے باجاہ و تمکیں امیر ‏ چلے اب رہِ حق کے ہوکر فقیر
نظام زماںؑ سے وہ بیعت کئے ‏ تھے صحبت میں شہؓ کی وہ ٹھیرے ہوئے
میاںؑ سے قرابت کا تھا واسطہ ‏ تھا خط و کتابت کا بھی رابطہ
تھے صحبت میں شہؓ کی مگر ہر دفعہ ‏ خدا سے یہ معلوم ہوتا رہا
کہ بہرہ جو پاتا ہے تو دین کا ‏ یہ خوندمیر سے تجھکو ہے سب عطا
نظام زماںؓ پر بھی ظاہر ہوا ‏ جو منجانبِ حق تھا یہ ماجرا
میاںؓ کی طرف سے جو آتے تھے خط ‏ مبارک یہ مضمون لاتے تھے خط
کہ کرتے ہو تم ایک کی نوکری ‏ ہو تنخواہ کھاتے کسی اور کی
ہے نعمت میں جب یاں حضوری نہیں ‏ نہ زیبا ہے خدمت سے دوری نہیں
یہ مضمونِ مرغوب کو دیکھ کر ‏ تھے خاموش بر جائے خود نامور
معاملہ پھر ایک ظاہر ہوا ‏ نبیؐ اور مہدیؑ تھے جلوہ نما
نظر آئے حجرے میں آتے ہوئے ‏ وہ اک خاص خلعت ملک کو دیے
وہ پہنا کے خلعت دیے حکم تب ‏ کہ اے بھائی دادو چلو یاں سے اب
کہ سیدِ خوندمیر کی سمت سے ‏ خلافت عطا ہے تمہارے لئے

نظامِ زمانؒ سے کہا حال سب   صبح اسکو فرمائے وہ شاہ تب
ولیکن نہ جانیکی بخشی رضا   ملکؒ تجھے اطاعت میں قائم سدا
ہوا چند دن بعد اک واقعہ   کہ احمد قدن سرمنافق جو تھا
نظام زمانؒ اور الہدادؒ کو   وہ کھانے کی دعوت تھا کہلایا جو
بلایا وہ شہرؒ کو برائے طعام   تو فرمائے اس وقت شاہ نظامؒ
کہ اے بھائی داود میں جاتا ہوں واں   مگر تم نہ آؤ رہو تم یہاں
مجھے بھی ہے دعوت انہوں نے کہا   کہا شاہؒ نے تم آئیں کیونکر بھلا
وہ ہے سر منافق یہ ہے آشکار   کہا آپ جاتے ہو کیوں خوندکار
کہا ڈھول ڈھانکے کو جاتا ہوں میں   ہے مقصودِ حق کرکے آتا ہوں میں
ملکؒ نے کہا سبکے آگے یہ حال   کہ یوں شاہؒ نے اب کیا ہے مقال
ہوا ڈھول ڈھانکے کا چرچا وہاں   سنے جب یہ آکر نظامِ زمانؒ
کہا بھائی خوندمیر کے پاس اب   مناسب ہے تم جائیں اے باادب
برہنہ جو شمشیر ہیں خوندمیر   ہو ہر بات واں تم کو خاطر پذیر
بوقت وداع پیٹھ کو ٹھونک کر   ملکؒ کو یہ فرمائے تھے راہبر
الہداد تجھکو ہوئی جو عطا   نہ پایا ہے کوئی نہ وہ پائے گا
ملکؒ جب گئے تو وہ شاہِ زماں   گئے پیچھے ہینے نہ قرآں بیاں
یہ سب تذکرہ میں جو مرقوم ہے   سلیمانی میں بھی یہ مفہوم ہے
نظامِ زمانؒ کی رضا سے جہاں   الہدادؒ آئے میاںؒ کے یہاں
یہ فرمائے خوش ہوکے عالی مقام   گئے تھے جو یہ پیش بھائی نظام
سنو ان کے جانے کی ہے یہ مثال   کہ ہو شاہزادہ کوئی خورد سال
کریں اسکا تعلیم گاہ میں قیام   سکھلاتے ہیں آداب شاہی تمام
ہو آراستہ وہ بعلم و ادب   تو بٹھلاتے ہیں تخت شاہی پہ تب
یوں ہی بھائی داود کو لے جاکے واں   کئے مستعد اور لائے یہاں

الہدادؒ کے تئیں بشارات جو
میاںؑ کی زبانی ہوئی ہیں سنو

ہے پہلی بشارت میاںؑ کی یہ بات
کہ ہے بعد میں میرے انکی حیات

یہ فرمائے دیگر یہ تم جان لیں
مہاجر جو مہدیؑ کے تم سے ملیں

تمہیں کہنا سننا ہے ان سے ضرور
تم اب پوچھ لو جو ہیں مشکل امور

اگرچہ ہو وقتِ بیانِ قرآں
نہوگا تمہیں پوچھنے میں زیاں

بشارت یہ تھی تیسری بے گماں
الہدادؒ سے صاف بولے میاںؑ

مہاجر مخالف جو میرے ہیں اب
کرینگے رجوع تم سے اے باادب

جو فرماتے تھے "بھائی داود" مدام
بشارت اخوت کی تھی لاکلام

بشارت جو پنجم ملی خوبتر
سو ہے ذکر اس کا یہ اے خوش سیر

عطنؒ اور حمادؒ کا تھا خیال
کہ روکیں الہداد کو از سوال

سوالات کرتے ہیں وہ بے محل
سمجھ کا ہے انکی یہ بیشک خلل

وہ جب پوچھنے کچھ میاںؑ سے اٹھیں
بوقتِ بیاں انکو ہم روکدیں

میاںؑ انکے منشاء سے آگاہ ہوئے
طلب کرکے حماد کو یوں کہے

کہ جاؤ تم اس وقت اے نیکنام
کہو بھائی داود کو میرا سلام

کہو پھر کہ میرانؑ کا فرمان تھا
جو بندے کے حق میں یہ صادر ہوا

کہ جو میرے سینے میں ڈالا گیا
وہی تیرے سینے میں ڈالا گیا

یہ بندے کے سینے میں ہے جو ظہور
تمہارے بھی سینے میں ہے بالضرور

شواہد میں یہ سب جو مذکور ہے
سو منظوم اس جا سے مسطور ہے

(باب۲) الہداد منظورِ مہدیؑ جو تھے
وہ محمود دینؓ کے مبشر ہوئے

نظام زمانؓ سے ہوئے مستنیر
ہوئے جانشین شہ خوندمیرؓ

تھے نعمتؓ دلاورؓ سے بھی فیضیاب
خلیفہ گروہ کے ہیں عالیجناب

۱۱۶

ذکر یکصد و شانزدہم

میاںؒ سے کہا یوں الہداؤ نے ۔۔۔ کہ بچوں کو کچھ علم سکھلائیے
میاںؒ نے کہا علم اتنا ہے بس ۔۔۔ کہ دینی فرائض پہ ہو دسترس
جو ہو مبتدی علم زائد پڑھے ۔۔۔ تو بے عشق ہووے بخیلی کرے
بالآخر وہ مردود ہو بدگہر ۔۔۔ پڑھا منتہی تو نہووے ضرر
یہ ہے حاشیہ میں مبارک مقال ۔۔۔ ہے علماء سوء کا کھلا جس سے حال
صـ۲۹

۱۱۷
ذکر یکصد و ہفدہم

میاںؒ کے پسر تھے جو سید جلال ۔۔۔ تھے نو دس برس کے وہ جب نونہال
وہ پالے تھے اک بچۂ گوسفند ۔۔۔ بہت چاہتے تھے اسے ارجمند
میاں چاند نامی فقیر ایک تھے ۔۔۔ مزاحًا وہ اک روز یوں کہدیے
خوزادے وہ بچے کو لاؤ ذرا ۔۔۔ لگاؤں میں ہلدی اسے اک دفعہ
ہوئے سنکے آزردہ وہ نونہال ۔۔۔ میاںؒ سے کہا جاکے ان کا مقال
تو فرمائے ہنسکر انھیں راہبر ۔۔۔ جواب اس کا دینا تھا یوں اے پسر
سنو اے میاں تم میاں چاند ہو ۔۔۔ ملو ہلدی اپنے ہی تم جسم کو
میاںؒ نے براہِ مزاح جو کہا ۔۔۔ سخن آپکا وہ بھی پورا ہوا
ہوئے بعدِ مدت وہ بیمار جب ۔۔۔ طبیب انکو بولا یہی بات تب
کہ ہلدی ملیں ان کے سب جسم پر ۔۔۔ سنی جب الہداؤ نے یہ خبر
تو فرمایا کیا شک ہے اس میں بھلا ۔۔۔ جو صاحبِ تحقیق نے تھا کہا
اگرچہ مزاحًا ہوئی تھی وہ بات ۔۔۔ مگر اس کو ہونا تھا اس طور راست
میاںؒ کے تصرف کا یہ تذکرہ ۔۔۔ جو ہے تذکرہ میں سو لکھا گیا
(باب ا)

۱۱۸
ذکر یکصد و ہجدہم

ضعیفہ تھیں اک بی بی صدرا تھا نام ۔۔۔ میاںؒ کے مکان میں تھا ان کا قیام

کیا کرتی تھیں گھر کا وہ کام کاج / طلب میں خدا کی تھیں بے احتیاج
بوا فاطمہ دخترِ شاہؒ تھیں / وہ اِک دن مزاحاً کچھ اُنکو کہیں
تو چیونٹی انھیں بی بی صدرا نے لی / شکایت انھوں نے میاںؒ سے یہ کی
تو دختر سے اُس وقت بولے میاںؒ / توانا ہیں اُنکی ابھی انگلیاں
یہ دختر سے بولے ادھر راہبرؒ / ہوئیں انگلیاں سُند اونکی اودھر
اذیت زیادہ نہ اُنکو ہوئی / مگر چیونٹی لینے کی طاقت گئی
روایت جو دفتر میں مرقوم ہے (دفتر اول) / سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

۱۱۹
ذکر یکصد و نوزدہم

میاں دیکھے اک روز جب آئینہ / تو بال ایک اجلا نظر آگیا
کہا موت کا ہے یہ دیکھو نشاں / اب آیا ہے نزدیک وہ وقت ہاں
خبر جس کی دے کر گئے ہیں امام / علیہ الصلوٰۃ و علیہ السّلام
بیاں حاشیہ میں نظر آگیا (صنہ۱۷) / سو منظوم رشدی نے اس کو کیا

۱۲۰
ذکر یکصد و بستم

ہوئی جبکہ محمود دینؒ کی وفات / تو سب اہلِ بیتِ شہِ کائناتؑ
وصیت کے موجب کئے تھے قیام / کچھ عرصہ جو نزدیکِ شاہِ نظامؒ
وہاں رنج وہ ایک صورت ہوئی / کہ نقلِ مکاں کی ضرورت ہوئی
تھے عبد اللطیف ایک شہؒ کے پسر / انھیں دی گئیں بی بی خونزا گہر
وہ تھیں نورِ چشمِ محمودِ دیںؒ / تھیں کدبانو کی جائی وہ مہ جبیں
وہ بی بی پہ لیکن نہ قادر ہوئے / چھپا حال تھا ان کا ظاہر ہوئے
بحکمِ شرع ہو گیا فسخ کار / ہوا واقعہ سخت یہ ناگوار
دلوں میں خلش اس طرح آگئی / تو رہنے کی صورت نہ باقی رہی

اسی واقعہ سے سب اہل امامؑ — مناسب یہ سمجھے ہو نقل مقام
یہ کہلائے تب شاہ خوندمیرؓ کو — میاں پاس اپنے ہمیں لے چلو
میاں اپنے ہمرہ لیے گاڑیاں — گئے اور لے آئے اپنے یہاں
رہے سب میاںؓ کے یہاں چند سال — ہوا جبکہ نزدیک وقت قتال
روانہ کئے سب کو سمتِ پٹن — مفصل یہ آئیگا آگے سخن
فضائل میں مرقوم ہے یہ کلام — کیا میں نے منظوم اے نیکنام
صفحہ

١٢١
ذکر یکصد وبست ویکم

ہوئے تین فرزند مہدیؑ جو ان — جو ٹھیرے ہوئے تھے میاںؓ کے یہاں
حمیدؓ و براہیمؓ و سید علیؓ — میاںؓ سے وہ تلقیں ہوئے از خوشی
میاںؓ کو تھی ان سے محبت بہت — وہ کرتے تھے حضرتؓ کی خدمت بہت
تھے اک روز منہ دھونے بیٹھے میاںؓ — بہت دھوپ تھی تھا نہ سایہ وہاں
میاں بیٹھے اُس جا سے چوکی پہ تھے — حمیدؓ و علیؓ دو تھے سایہ کئے
براہیم تھے جو خجستہ خصال — تھے مسواک کرواتے وہ نونہال
یکایک وہاں شاہ نعمتؓ بھی آئے — ملاقات کو تھے وہ تشریف لائے
ملاقات کے بعد بولے میاں! — یہ فرزند مہدیؑ ہیں یا خادماں؟
تمہاری یہ خدمت کریں اس طرح — یہ بیٹے ہو خدمت میاں کس طرح؟
میاںؓ نے کہا یہ جو ہیں ہوشیار — کئے ہیں یہ خدمت مری اختیار
پدر کی جو میراث ہے میرے پاس — اسے پانے کی مجھ سے رکھتے ہیں آس
سمجھتے ہیں وہ یہ کہ خدمت کریں — تو میراث اپنی جو ہے اس کو لیں
فضائل میں یہ ذکر مرقوم ہے — سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے
صفحہ

١٢٢
ذکر یکصد وبست ودوم

حمیدؓ و براہیمؓ ہوئے جب جواں
تھے نواب اک سیّدِ مصطفےٰ
سیالکوٹ میں رہتے تھے نامور
وہ منسوب ہوئیں تھیں بہ سید حمید
تھا غالب کی جانب سے سب اہتمام
ہوا عقد تھا یہ بصد آب و تاب
یہ شادی کی تھی دھوم یوں ہر طرف
وہ ساچق کا ساماں وہ رنگیں برات
وہ بازیِ آتش کی گلکاریاں
وہ مہتاب انار اور تاروں کا نور
اناروں کا وہ چھوٹنا دم بدم
یہ خطرہ تھا ہر ایک کو بیشتر
خبر یہ ہوئی صوبۂ شہر کو
میاںؓ کی طرف سے نہ تھا کوئی کام
شہر گشت کا وقت تھا جب قریب
دو زرّیں جوڑے مشجّر کے تھے
لیے دونو جوڑوں کو سید حمید
کہا ایک جوڑا پہن لیں حضور
میاںؓ نے کہا دیکھو میرا یہ حال
خلیفہ تمہارے پدر کا ہوں میں
یہ جامہ نہیں ہے مجھے سازوار
کہا ہے قسم مجھکو پہنوں اگر
تو مجبور ہو کر وہ پہنے میاںؓ

میاںؓ نے یہ دونو کی کیں شادیاں
خطاب ان کا غالب خاں مشہور تھا
تھی دختر انھیں خوب و نیکو سیر
ہوا کرّ و فر سے یہ عقد سعید
کئی دن کی دعوت کا تھا انتظام
بطبل و نفیری و چنگ و رباب
کہ تھا شہر سے رنج و غم برطرف
وہ تھی روشنی اک تھے دن اور رات
جلو میں وہ رنگین پھلواریاں
کہ اندھوں کی آنکھوں سو جالے ہوں دور
دھماکے پٹاخوں کے بر ہر قدم
مبادا کہ پہنچے گھروں کو ضرر
تو کہلایا آتش زنی کم کرو
یہ غالب کی جانب سے تھا اہتمام
یہ اس وقت کی ہے حکایت عجیب
پہننے کو دولہا کے آئے ہوئے
میاں کی وہ خدمت میں پہنچے رشید
تو پہنے گا بندہ بھی دیگر ضرور
سفیدی سے زردی پہ مائل ہیں بال
جواں اب نہیں بلکہ بوڑھا ہوں میں
معاف اسکا کرو مجھکو اسے نامدار
نہ پہنیں یہ جامہ اگر راہبر
جو تھا مایۂ شادیِ نوشہاں

رادھن پور سے آیا اس وقت پر
اک عالم بڑا بہر بحث و نظر

وہ مہدیؑ کی بعثت کی تحقیق کو
خصوصاً تحقق آیا ہوا نیکخو

میاںؑ پر نظر جب کیا نیکنام
پیمبرؐ پہ بھیجا درود و سلام

بلا بحث و تکرار تصدیق کی
عجب اس پہ طاری ہوئی بیخودی

کیا ترک و طالب خدا کا ہوا
وہیں سے میاںؑ کے وہ ہمرہ رہا

میاںؓ نے اسے ایک دیکر عصا
موکّل شہر گشت کا کر دیا

چلے اس کے پیچھے براتی تمام
کیا وہ شہر گشت کا انتظام

فضائل میں جو کچھ کہ مرقوم ہے
وہی تذکرہ سے بھی مفہوم ہے

۱۲۳ ذکر یکصد و بست و سوم

امام زماںؑ کے پسر تیسرے
براہیمؓ بھی جب جواں ہو گئے

رئیس ایک تھے اعتماد ان کا نام
سو دختر کو انکی گیا تھا پیام

میاںؓ کی وہ خدمت میں حاضر ہوے
مسرت دل وجاں سے ظاہر کئے

وہ شادی کے صرفہ کا کر کے شمار
براہ خدا زر دیئے بے شمار

کئی پتّے پکوائے حضرت طعام
نہروالہ کے لوگ کھائے تمام

تھے منکر بھی جتنے کہ نزدیک و دور
بلائے انھیں اذن دیکر حضور

کسی نے کہا آکے حضرتؑ سے یوں
میاں منکروں کو بلاتے ہو کیوں

کہا کھانے دو بلکہ لے جانے دو
بلا قید ہر ایک کو آنے دو

یہ لے جائینگے ساتھ اپنے طعام
زباں سے یہ لیوینگے حضرتؑ کا نام

کہ فرزند مہدیؑ کا ہے کار خیر
نہ لو لینگے اس کے سوا حرف غیر

ہو اعلان مہدیؑ کے یوں نام کا
یہ مقصد ہے بندہ کا اب برملا

ہوا ہے فضائل میں جو کچھ بیاں
کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

۱۲۴ ذکر یکصد و بست و چہارم

جو تھیں فاطمہؓ بنت حضرت امامؑ — ہوا ان کا برہانِ دینؒ سے تھا کام
وہ بارہ مبشر میں تھے خوش سیر — دیا حق نے اک انکو نورِ نظر
خلیل محمد پسر کا تھا نام — یہ مذکور ہے تذکرہ میں تمام
ہوا شاہ برہانِ دینؒ کا وصال — تھا نوسو پہ پندرہ وہ ہجرت کا سال
رہیں فاطمہؓ اپنے میکے میں تب — حضورِ شہِ دینِ محمودؓ رب
برس سات تھے بیوگی میں کٹے — میاںؒ جب پیام انکو بھجوائے تھے
تو بی بیؓ نے انکار فرما دیا — میاںؒ نے یہ کہلایا پھر اک دفعہ
توجہ کریں آپ سمتِ پدر — جو منظور ہو وہ کریں پیشتر
یہ سنکر توجہ جو بی بی نے کی — امام زماںؑ سے ملی آگہی
نکاح تم سے ہوتا ہے خوند میر کا — تو بی بی نے ظاہر کیا تب رضا
کئی دن ہوئے تھے نکاح ہوکے بھی — حضوری کی لیکن اجازت نہ تھی
میاںؒ کی طبیعت تھی ناساز گار — تو فرمائے یوں اکدفعہ نامدار
کہ بی بی نہ آئیں مجھے پوچھنے — ہوئیں بی بی آگاہ اس بات سے
گئیں پاس لیکن تھیں پردہ نشین — ملائے وہیں آکے مہدیٔ دینؑ
دیے ہاتھ میں ہاتھ حضرت امامؑ — تو بی بی میاں تب ہوئے ہمکلام
تھا محمودِ ثانی جو مقصودِ حق — یہ دونو ہوئے اس طرح متفق
ولایت کا پیدا ہوا جب حسین — تھا نوسو پہ چوبیسواں سال عین
ہوئے بعد ان کے پسر ایک تھے — جو موسوم از سید اشرف ہوئے
ہوئی چند ہی روز انکی حیات — کہ مادر پسر دونو پائے وفات
تو راضی بہ مرضیٔ مولیٰ ہوئے — میاںؒ غسل بی بیؓ کو خود ہی دیے
تھا کھانبیل میں جس جگہ پر قیام — ہیں مدفون وہیں بنت حضرت امامؑ
تھا نوسو اٹھائیس ہجرت کا سال — دوم ماہ شعبان پائیں وصال
یہ جو تذکرہ میں ہوا ہے بیاں — کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

۱۲۵
ذکر یکصد و بست و پنجم

حکایت ہے موضعِ کھانبیل کی　　میاںؒ کی صحت کچھ مبدّل ہوئی
تھے درد شکم میں میاں مبتلا　　کچھ آنکھوں میں بھی آپکے درد تھا
ہوا چند دن میں افاقہ وہیں　　تو فرمان حق سے یہ پہنچا وہیں
کئی خلعتیں ہم نے دی ہیں تجھے　　مشرّف ہوا تو اور ساتھی ترے
ترے دائرے میں جو ہیں آج شب　　ہیں داوود مہش میں ہماری وہ سب
جو تشریفیں ہیں ہم نے بخشیں تجھے　　انھیں میں سے اک یہ ہے تو جان لے
ترے گوشت پوست ہڈیوں کو تری　　ترے مو بمو کو فنا ہم نے دی
ہوا دن تو بیٹھے تھے گھر میں میاںؒ　　تھے گھیرے ہوئے گھر کے خورد و کلاں
میاںؒ کی بہن بی بی خونزا جو تھیں　　میاںؒ کے وہ سر کنگھی کرنے لگیں
اسی اثناء میں فرمائے عالی مکاں　　یہ سب بھائی بہنوں سے کردو بیاں
کریں شکر کا اب دوگانہ ادا　　ہوئی اس طرح سے ہے حق کی عطا
بلا کر الہدادؒ کو بھی میاںؒ　　وہ حق کی عطا کا کئے سب بیاں
ولی جیؒ یہ کہتے ہیں بندہ بھی تھا　　شریک اس عطا میں ہے شکر خدا
ہے انصافنامہ میں یا تنک بیاں　　یہی حاشیہ میں بھی ہے سب عیاں
میاںؒ نے کیا عقد ثانی تھا جب　　اسی عہد کا واقعہ ہے یہ سب
میاںؒ کی علالت کا مجمل بیاں　　جو اوپر ہوا تھا ہے پورا یہاں

۱۲۶
ذکر یکصد و بست و ششم

کئے عقد پہلا پٹن میں میاںؒ　　تھا جب عمر کا سال چوبیسواں
میاںؒ کی تھیں اک خواہر خالہ زاد　　وہ تھیں عائشہ نام نیکو نہاد
میانجی بیابانی کی دختر تھیں جو　　سو وہ دی گئیں شاہ خوندمیرؓ کو

ہوئے چھے پسران سے عالی مقام / ہوئیں پانچ دختر سنو سب کے نام
جلال[1] و شہاب[2] و شریف[3] الخصال / چہارم ہوئے قادنِ باجمال
تھے سید احمد جو پنجم پسر / تھے ششم خدابخش روشن گہر
تھیں پہلی جو دختر بوا فاطمہ / وہ مہری ملک جی کی تھیں اہلیہ
تھیں دختر جو دوم اَمۃُ العزیز / حسین ان کے شوہر تھے والا تمیز
ہدنجی جو تھیں دختر سوم ہیں / سماعیل حماد کو دی گئیں
تھیں خونزا ملک دختر چارمیں / ملک کا کرنجی کی زوجہ وہ تھیں
بوا راجے رقیہ جو تھیں پنجمیں / شہ دین یعقوب رض کو دی گئیں
بوا راجے رقیہ جواں جب ہوئیں / الہداد رض کی سرپرستی میں تھیں
تھا دائرے کے فقراء میں اک نوجواں / پیام انکو بھیجا ملک رض کے یہاں
میاں رض کی وہ دختر کو بھیجا پیام / زباں سے یہ نکلا ملک رض کے کلام
ذرا دیکھو اس کا کہیں ہے نشاں / پیام اپنا بھیجا ہے وہ جو یہاں
بحالِ غضب یہ ملک رض نے کہا / اسی لحظہ وہ شخص ہوا بے پتہ
رہا وہ نہ باقی رہا اس کا گھر / خدا جانے غائب ہوئے سب کدھر
میاں رض کی وہ دختر تھیں مہ پارہ جو / ملک رض نے دیا شاہِ یعقوب رض کو
دوم دختر شاہ برہان رض ہیں / یہ مرقوم ہے واقعہ دیکھ لیں
کنیز اک میاں رض کی تھیں مرجانہ جو / میاں رض کی تھیں خدمت میں وہ نیک خو
ہوئیں لاولد فوت وہ نیک حال / یہ ہے تذکرہ میں سن لے خوش خصال

۱۲۷ ذکر یکصد و بست و ہفتم

ہے دلچسپ مذکور اک واقعہ / کہ بڑیاں بنائی تھیں بی عائشہ
تھی اک بائی بھولی کنیزِ میاں رض / اسے دیں وہ بڑیوں کی ٹپرولیاں
وہ بیٹھی تھی رکھکر انھیں دھوپ میں / کہ لیجائیں آکر نہ کوّے انھیں
پسینہ پسینہ ہوئی تھی مگر / نہ اٹھتی تھی بڑیوں کو وہ چھوڑ کر

میاںؒ نے جو دیکھا یہ بھولی کا حال — ہوا آپکو سخت اس کا ملال
پکڑ کر وہیں بی بی رقیہ کا ہاتھ — صحن میں گئے لیکے دختر کو ساتھ
عوض بھولی کے ان کو بٹھلا دیا — یہ بھولی سے بولے کہ تو گھر میں جا
کہا بی بی نے دیکھ کر واہ واہ — تو ٹھیرو ذرا تم یہ فرمائے شاہؒ
پسینہ میں بھولی ہے جس طور تر — اسی طور دختر بھی آئے نظر
تو اس وقت اٹھاؤ اسے دھوپ سے — یہ معنیٰ ہیں بی بی سنو عدل کے
ہے امر خدا لا تعولوا[1] جو صاف — نہووے کبھی اس کا ہرگز خلاف
فضائل میں ہے جو روایت عیاں — کیا میں نے منظوم اسکو یہاں
سلیمانی میں ہے یہ آگے خبر — کہ تھی بائی بھولی جو نیکو سیر
جواں جب ہوئی کر کے آزاد اسے — مہاجر کو اک عقد کر کے دیے
تھے کھنبات کے وہ مہاجر کبیر — میانشاہ خوندمیرؓ کے تھے فقیر
تھے ہمراہ میاںؓ کے بوقت قتال — دکھایا شجاعت کا اپنی کمال

۱۲۸ ذکر یکصد و بست و ہشتم

پس از فاطمہؓ بنت مہدیِ دینؑ — تھے محمود جو کمسن و نازنیں
میاں انکی خاطر کئے ایک کام — سبق جس سے پائے سبھی خاص و عام
نر و مادہ چڑیا تھے گھر میں کہیں — وہ بچے نکالے تھے اپنے وہیں
محبت کی جو فطرتی ہے کشش — وہ کرتے تھے بچوں کے تئیں پرورش
میاںؓ نے کیا کام ایسا عجیب — جو دیکھا ہوا غرق حیرت غریب
جو مادہ تھی چڑیا پکڑ کر اسے — میاں ایک پنجرے میں مخفی کیے
رہا نر اکیلا پریشان حال — وہ بچوں کا رکھتا نہ تھا کچھ خیال

---

[1] قولہٗ تعالیٰ ذالک ادنیٰ الّا تعولوا ہ (ترجمہ) یہ بہت نزدیک ہے اُس سے کہ نہ بے انصافی کرو۔
جز ۴ رکوع ۱۲

ابھی بچے اڑنیکے قابل نہ تھے — رہے گھونسلے ہی ہیں چپکے پڑے
وہ نر ایک دو دن اکیلا رہا — تھا مادہ کی تالاش میں گھومتا
رفیقہ قدیمی نہ آئی نظر — لے آیا وہ ہمراہ مادہ دگر
ہوئی گھونسلے میں جو وارد نئی — وہ بچوں کو دیکھی تو باہر گئی
لے آئی وہیں گھونگھرو ڈھونڈھکر — یہ بچے بڑھے کھولکر منہ اوپر
کھلائی وہ ایک ایک کو گھونگرو — گرے ہوکے مردہ وہیں روبرو
یہ جو حال دیکھا میاںؒ نے عجب — وہ بی بی کو بچوں کو دکھلائے سب
جو چڑیا تھی بند اس کو کھولے وہیں — یہ فرمائے شہؒ ہوکے اندوہگیں
کہ سیدنجیؒ تنہا ہے تم سب ہیں جو — مبادا کہ تم سے اسے رنج ہو
کرو اسکی خدمت ابعظمت ضرور — مبادا کہ ہو تم سے کوئی قصور
یہ سنکر ہوے سبکے سب زار زار — تھے سیدنجیؒ کو دیکھکر بے قرار
بہ روچشم قدموں پہ ملنے لگے — وہ سیدنجیؒ کے روبرو آنکے
میاںؒ نے پیا جب شہادت کا جام — تھے چھے سالہ سیدنجی عالی مقام
بڑے چھوٹے جملہ رہے باادب — میاںؒ کی جگہ جانکر انکو سب
ہوئے ہیں وہی خاتم المرشدینؒ — ہیں اس امر پر متفق صادقین
یہ جو پنج فضائل میں مرقوم ہے — سو مفہوم اس کا یہ منظوم ہے

ذکر یکصد و بست و نہم ۱۲۹

تھے کھانبیل ہی ہیں میاںؒ جاگزیں — تھے پنج سالہ محمود روشن جبیں
در دائرہ کے نکل کر قریب — تھے مشغول بازی میں حق کے حبیب
پڑی اک برادر کی ان پر نظر — میاں دولت شہ تھے وہ نیکو سیر
اٹھا لائے شہزادے کو پیش شاہ — کہا کھیلتے تھے یہ تنہا براہ
مکاں سے گئے تھے میانجی یہ دور — کریں انکو تاکید حضرت ضرور

میاں گود میں لے کے پوچھے یہ تب | کہ سیدنجی سچ سچ کہو مجھ سے اب
اکیلے تھے تم یا کوئی ساتھ تھا | تو سیدنجی نے یوں جواباً کہا
کہ میں کھیلتا واں اکیلا نہ تھا | کہ میں تھا وہاں اور میرا خدا
یہ سُنکر میاںؓ نے کہا بھائیو | نہ کچھہ بار دیگر تم اسکو کہو
کہ ہے کھیل میں بھی خدا اسکے ساتھ | مبادا لگائے کوئی اس کو ہاتھ
فضائل میں یہ ذکر مکتوب ہے | اسی کا یہ مفہوم مرغوب ہے

نمبر ۱۳۰
ذکر یکصد و سی ام

تھے سیدنجی جب پانچ چھ سال کے | اسی وقت میاںؓ یہ بھی فرمائے تھے
کرے دین روشن یہ نیکو سیر | بنے گا یہ دیکھو بڑا راہبر
جو اوصاف اس کے کروں میں بیاں | مبادا پڑیں رشک میں دیگراں
نہ دیوے کوئی رنج اسکو کبھی | نہیں ناسزا بات اس کی کوئی
کہ جو دیکھتا ہے سو کہتا ہے یہ | سدا مست وہشیار رہتا ہے یہ
یہ بھائی مہاجرؓ کو فرمائے شاہؓ | کہ سیدنجی پر آپ رکھو نگاہ
ڈرایا کرو اور مارو اسے | کہ بچوں کو چھوٹے نہ تکلیف دے
کہا آپ دیتے نہیں کیوں سزا | میاںؓ نے جواباً یہ اُن سے کہا
کہ معلوم ہوتا ہے یوں اس کا حال | نہ پاتا ہوں میں مارنے کی مجال
تو بھائی مہاجرؓ نے فرمایا ہاں | یہی حال میرا بھی ہے اے میاں
کھُلا مجھ پہ ہے حالِ محمودِ دیں | مرا ہاتھ بھی ان پہ اٹھتا نہیں
یہ انصاف نامہ باب ۱۲ میں ہے جو بیاں | کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

نمبر ۱۳۱
ذکر یکصد و سی و یکم

میاںؓ کی شہادت تھی جب عنقریب | ہوا واقعہ ایک یہ بھی عجیب

کہ صحنِ مکاں میں بوقتِ زوال — ولایت کے گلشن کا وہ نونہال
نواسہ وہ مہدی موعودؑ کا — سراپائے مہدیؑ جو پیدا ہوا
ہوا منکشف جبکہ شہدا کا حال — تو بازی میں کرنے لگا یوں مقال
یہ سر کاٹتا ہے مرے باپ کا — فلاں نے کیا بھائی کا سر جدا
یہ سید عطن کا دیا کاٹ سر — گیا وہ ملک جی کا سر کاٹ کر
یہ الفاظ کہتے ہوئے ہونہار — بنانے لگا تو دہائے غبار
لیا نام ہر ایک کی قبر کا — سنیں ماجرا جب یہ بی بی عائشہؓ
تو جھنجلا کے بولیں وہ ہے یہ کیا — اے بچے تجھے آج کیا ہوگیا
کہ بدگوئی کرتا ہے اس طور تو — یکایک میاںؓ آئے واں روبرو
یہ بی بی سے فرمایا حضرت نے تب — کہ تم سخت کیا اسکو کہتے ہو اب
کہ وہ لوحِ محفوظ کو دیکھ کر — جو دیکھا سو دیتا ہے اسکی خبر
زباں سے جو سیدجیؒ نے اب کہا — اسی طور پیش آئے گا حادثہ
فضائل ۳ میں یہ جو ہوا ہے بیاں — کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

۱۳۲
ذکر یکصد و سی و دوم

میاںؓ سے روایت ہے یہ خوشتریں — کہ زوجہ سے فرمائے یوں شاہ دیںؓ
یہ بچے ہمارے ہیں کم عمر جو — خدا کے لئے انکی خدمت کرو
یہ ہو جائیں بالغ اور ہوں ہوشیار — کریں راہِ حق کو اگر اختیار
رعایت رکھو انکی قائم وہی — شفقت سے لو کام تم اور بھی
اگر غیر حق کے یہ طالب بنیں — تو لازم ہے تم ان سے نفرت کریں
کرو گھر سے باہر انھیں بالضرور — خدا کے لئے تم کرو انکو دور
کرو گے اگر یہ عمل تم نہ ہاں — تو پکڑاؤ میں ہونگے حق کے یہاں
ہے ایمانِ اکمل بحکمِ نبیؐ ۲ — کہ ہو حبّ بھی للہ اور بغض بھی

ہوا ہے یہ جو حاشیہ[١] میں بیاں — ہے مفہوم منظوم اس کا یہاں
میاںؒ سے تھے تلقین سید جلال — وہ جام شہادت پیے نونہال
تھے گیارہ برس کے شہاب زماں — پیے جبکہ جام شہادت میاںؒ
برس سات کے عبد قادر جو تھے — تھے تشریفِ حق پانچ سالہ ہوئے
تھا سیدِ احمد کا سن تین سال — خدابخش اک سالہ بچے نونہال
ہوئے سب یہ تلقین الہداد سے — ہے سب تذکروں میں بیاں دیکھئے
تھے بچپن میں محمود روشن رواں — رہا کرتے بھائی مہاجرؒ کے ہاں
وہ کم عمر میں اُن سے تلقین ہوئے — ملکؒ سے دمِ ذکر تازہ لئے
ہیں سلسلے[٢] دو نو سے اُنکے رواں — عمل سے روایات سے ہو عیاں
شہابِ زماں مرشدِ مرشداں — مبشر پدر کے تھے عالی مکاں
بجائے ملک وہ ہوئے مقتدا — تھے سیدنجی بھی ساتھ انکے سدا
وہ قائم کئے صورتِ اتحاد — کہ ہونے نہ پائے کبھی بھی فساد
جو فرزندِ مہدیؑ ہوئے مقتدا — ثبوت ان سے اخلاص کا یوں دیا
کہ روشن[٢] منورؓ سے یعقوبؓ سے — مرید اپنے لڑکوں کو کروائے تھے
اسی طور وہ دونو[٣] بھی راہبر — مرید ان سے کروائے اپنے پسر

---

١ بھائی مہاجر اور ملک الہداد خلیفۂ گروہ دونو سے سیدنجی خاتم المرشدین کا سلسلۂ تربیت جاری ہے، بندگی میاں سید علیؒ بندگیمیاں سید یوسفؒ بندگیمیاں سید خوندمیرؒ بنی اسرائیل سے جو سلسلے جاتے ہیں ان میں حضرت بھائی مہاجرؓ کا نام مبارک آتا ہے ان کے سوائے دوسرے بعض بزرگوں سے جو سلسلے جاتے ہیں ان میں خلیفۂ گروہ کا نام مبارک آتا ہے (خاتم سلیمانی اخبار الاسرار) ٢ بندگیمیاں سید سعد اللہؒ بن تشریف حق تربیت از روشن منورؓ بندگیمیاں سید یحییٰ بن شہاب الحقؓ تربیت از روشن منورؓ بندگیمیاں سید ولیؒ بن شہاب الحقؓ تربیت از شاہ یعقوب حسن ولایتؓ (خاتم سلیمانی اخبار الاسرار) ٣ بندگیمیاں سید اشرفؒ بن شاہ یعقوبؓ تربیت از شہاب الحق بندگیمیاں سید حسینؒ بن روشن منورؓ تربیت از سیدنجی خاتم المرشدینؓ بندگیمیاں سید یوسف و بندگیمیاں سید خوندمیر فرزندان شاہ یعقوب حسن ولایت تربیت از خاتم المرشدین۔

(تذکرۃ الصالحین)

بنے دور اصحاب میں مرشدین
جو مسند نشیں سب سے پہلے ہوئے
میاں خوند شیخؓ تابعی تھے بڑے
الہدادؓ تھے شاہ عالی مقام
تھے آپ جو شاہ یعقوبؓ روشن جبیں
ہوئے عبد رحماں بجائے نظامؓ
خلفاء تھے نعمتؓ کے نعمتؓ کی جا
ہیں مشہور جو قاضیِ منتجب
ہوئے شہ دلاورؓ کی جا پر تمام
شہ عبد الکریمؓ اُن میں ہیں مشتہر
تھے خلفاء کئی اور اصحابؓ کے
میاں لاڑ شہؓ سے جو تھے فیضیاب
ہوئے شہ الہدادؓ کی جا پہ پر
شہابؓ اور محمودؓ کے حکم سے
صحابہؓ کے ہم عصر تھے یہ تمام
ہوا ختم دور اِن کا محمودؓ پر
کئے حکمِ محمودؓ سے مرشدی
ہو ان سب پہ رضوان و رحمت مدام
میاںؓ کی شہادت کے احوال سب

سو ہیں چند یہ مقتدایانِ دین
وہ روشن منوّر تھے محمودؓ کے
تھے محمودؓ سے حکم پائے ہوئے
میاںؓ کے ہوئے جانشیں لا کلام
وہ نعمتؓ دلاورؓ کے تھے جانشیں
تھے ہمرہ کئی اُنکے عالی مقام
ہوئے بعدِ نعمتؓ تھے جو مقتدا
وہ خلفاء نعمت میں تھے منتخب
جو خلفاء تھے بارہ گرامی مقام
اور عبد الملکؓ عالم نامور
تھے اصحابؓ سے حکم پائے ہوئے
علائیؓ تھے مشہور عالی جناب
جو خلفاء ہوئے اُن کے نیکو سیر
میاں مصطفےٰ اہلِ ارشاد تھے
سو کہلائے ہیں تابعیں لا کلام
وہ ہیں خاتم المرشدیں نامورؓ
سو ہیں جان لو تبعِ تابع وہی
ہے اس ذکر کا اب یہاں اختتام
بفضلِ خدا ہونگے مرقوم اب

لہ بندگیمیا نشاہ دلاورؓ و بندگی میانشاہ نعمتؓ متفق شدہ بندگیمیا نید یعقوبؓ را دفلسہ جدا ماندن دادہ بودند و حکم ارشاد و خلافت نمودہ جدا داشتہ بودند۔ (سنۃ الصالحین قول ۳۲)

(احوال شہادت حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(حضرت مہدیؑ کے بعد بندگیمیاںؓ کی بیس سال حیات اور اس مدت میں بیس جگہ قیام)

میاںؓ کے جو گذرے ہیں سب واقعات — یہ ظاہر ہے ان سے سن اے نیکذات
فرہ سے جو گجرات آئے میاںؓ — کاملپور میں تب کئے تھے مکاں
وہاں سے پٹن کو گئے شاہ دیں — ہوا شاہ کا عقد اول وہیں
وہاں سے جو اخراج واقع ہوا — تو سلطانپور آئے تھے مقتدا
تھا سلطانپور میں میاں کا قیام — خراساں سے جب آئے ابن امامؓ
بابہار محمود دیں تب میاں — گئے بھادی پور میں تھے اپنا مکاں
اسی جا رہے شہ کوئی سات سال — یہانتک کہ محمودؓ پائے وصال
تھا سلطان محمود بھی چل بسا — جو تھا معتقد دل سے موعودؑ کا
مبارز کا بھی ہوگیا انتقال — لگے کرنے شورش جو تھے بدسگال
میاںؓ کو ستانے لگے پھر لعیں — نہ رہنے دیئے امن سے پھر کہیں
ہوا بھادی پور سے تھا اخراج جب — پٹن میں رہے جا کے محبوب رب
وہاں سے بھی اخراج واقع ہوا — تو جیول میں جا کر رہے مقتدا
وہاں سے میاںؓ حج کو جاتے ہوئے — تھے سلطانپور میں اقامت کئے
تھا نوسو پہ اکیس بائیس سال — میاں حج کی خاطر کئے ارتحال
تو حماد کو سونپ کر دائرہ — گئے کعبۃ اللہ کو تھے مقتدا
پھرے حج سے واپس وہ عالیمقام — تو کھانبیل میں تب کئے تھے قیام
ہوا عقد ثانی میاںؓ کا وہیں — بہ بنت امامؑ زمان و زمیں
وہاں سے جب اخراج واقع ہوا — تو جالور جا کر رہے مقتدا
جو محمود فرزند حضرتؓ کے تھے — وہ جالور ہی میں تولد ہوئے

ولایت کا پیدا ہوا جب حسین — تھا نوسو پہ چوبیسواں سال عین
وہاں سے جو اخراج واقع ہوا — گئے بھدریوالی کو وہ پیشوا
رہے چند چند ماہ کئی جاے پر — تھا اک سال پیہم سفر ہی سفر
سلکھن پور اور سیہہ اور پارکر[سہ] — گئے پھر پٹن یاں سے تھے راہبر
کئے جھجواڑے میں تھے جب قیام — تو اخراج کا آیا واں بھی پیام
جو اخراج واں سے بھی واقع ہوا — دکن کا شہِ دین نے رخ کیا
میاںؓ کے بہنوی موافق جو تھے — ملک پیارا میٹھا وہ مانع ہوئے
مبارز کے مانند تھے مقتدر — نہیں تھے وہ تصدیق سے بہرہ ور
وہ تصدیق سے جب ہوئے سرفراز — میاںؓ سے ملے تب بعجز ونیاز
وہ ٹھیرائے پھر لاکے کھانبیل میں — کہا آپ بے کھٹکے اس جا رہیں
کوئی پانچ سال اس طرح سے میاں — تھے محفوظ از شورشِ موذیاں
ملک پیارا کا جب ہوا انتقال — تھا نوسو پہ انتیس شاید وہ سال
لگے شور و شر کرنے اعداءِ دیں — ستانے لگے پھر میاں کو لعیں
موافق بہت کر کے اصرار تب — کہے ترکِ کھانبیل بہتر ہے اب
تو ان سب کے کہنے سے وہ شاہِ دیں — بھولاواڑہ میں تب ہوئے جاگزیں
ہوا جبکہ نزدیک وقت قتال — تو کھانبیل پھر آئے صاحب جلال
ہوا اس طرح بیس جا پر قیام — رہے بیس سال آپ بعد امامؑ
شہادت سے کچھ قبل کے واقعات — میں لکھتا ہوں اب دیکھکر نقلیات
کروں پہلے حلیہ میاںؓ کا بیاں — روایات سے جو ہوا ہے عیاں

(بندگی میاںؓ کے حلیۂ مبارک اور آپکی غیر معمولی قوت وطاقت کا مختصر بیان)

مبارک تھا رنگ نبیؐ گندمی — وہی کیفیت رنگ مہدیؑ کی تھی
پس از رحلتِ ذاتِ موعودؑ حق — تھے ہم رنگِ موعود محمودؓ حق

[سہ] مقام کا نام

اٹھے جبکہ محمودؓ عالی مکاں — نظر آئے ہم رنگِ مہدئ میاںؓ

قوی ہیکل ایسے تھے وہ دیں پناہ — برابر سروہی[۵] کے تھا صدرِ شاہؓ

۵ ایک تلوار کا نام

سلیمانی میں ہے جو مجمل بیاں — ہے تفصیل اس کی یہ سمجھو یہاں

بزرگی میں ثانیِ صدیقؓ تھے — کہ صدیقِ ثانی بہ تحقیق تھے

سراپا عمرؓ تھے برعبِ اتم — کہ رستم بھی دیکھے تو ہو سرد دم

گرانبار تھے مثلِ عثمانؓ حضور — تھے ذوالنورّ بلکہ سراپائے نور

میانہ تھا قد مثلِ قدّ علیؓ — علیؓ کی شجاعت تھی کامل ملی

میاںؓ کو جو قوت ہوئی تھی عطا — بیاں اس کا ہو کس طرح سے بھلا

یہ اک وقت کا ذکر مرغوب ہے — سلیمانی میں جو کہ مکتوب ہے

شہِ دیں کے فرزند تھے خورد سال — تھے فرزندِ اکبر جو سید جلال

بہت ناز ان کا تھے سہتے میاں — کبھی سخت ان کو نہ کہتے میاںؓ

تھے چھ سات سالہ وہ جب ہونہار — کہا ایک شب یوں انہوں نے پکار

کہ امّی مجھے بھوک ہے اب لگی — مجھے چاہئے کھچڑی اب مونگ کی

کہا ماں نے بابا صبح ہونے دو — پکا دونگی کھچڑی صبح دیکھ لو

پسر نے کہا دیجئے اب مجھے — مجھے نیند آتی نہیں بھوک سے

میاںؓ نے سنا جب پسر کا جواب — کہا لاؤ کھچڑی پکا کر شتاب

تو بی بی نے یہ عذر ظاہر کیا — کہ دشوار دلنا ہے اب مونگ کا

دلی دال اس وقت حاضر کہاں — کہا مونگ تھوڑی سے لے آؤ یہاں

وہ دیں لاکے جب مونگ کی سوپلی — انگوٹھے سے مالش میاںؓ نے جو کی

ہوا دال سے جلد بھوسہ جدا — پچھوڑے جو اک بار سب اڑ گیا

عجائب کا مظہر بنے تھے میاںؓ — اٹھائے امانت کا بارِ گراں

(واقعات عنقریب عہدِ شہادت و وجہ سکونت میاںؓ در کھانبیل تا ظہور امرِ قتال)

ہوا جبکہ محمود[۵] کا انتقال
مظفر ہوا جانشیں بدمآل

وہ تھا نوجواں جاہل و بدگہر
تھا علماءِ سوء کے وہ زیر اثر

کہا اس سے اعدا نے جاکر تمام
ترقی پہ ہے مہدویوں کا کام

بہت زور و قوت وہ ہیں پاچکے
وہ ہیں سارے گجرات پر چھا چکے

یوں ہی کہہ کے گفتار از مکر و کید
وہ ثانیِ مہدیؓ کو کروائے قید

مظفر کی پھوپیاں مصدق جو تھیں
مظفر کو بیحد ملامت وہ کیں

وہ نادم ہوا اپنے کرتوت پر
رہا شاہِ دینؓ کو کیا جلد تر

رہا ہوگئے جبکہ محمودِ دینؓ
ندامت سے خاموش تھے منکرین

رہا ہو کے محبس سے وہ پاک ذات
رہے ڈھائی ماہ تک بقیدِ حیات

جو تھے دشمناں بانیانِ فساد
پھرے پھر میاںؓ کی طرف بدنہاد

یہ سلطاں سے جاکر انہوں نے کہا
کہ جانے کو ہے اقتدار آپ کا

ہے لازم حضور اب رہیں ہوشیار
کہ خوندمیر کا بڑھ گیا ہے وقار

عوام و خواص و اکابر تمام
ہیں خوندمیر کے سب گرفتار دام

سناتے ہیں قرآں میاں خوندمیر
تو سنتے ہی ہوتے ہیں اکثر فقیر

عجب انکی باتوں میں تاثیر ہے
نہ معلوم کیسی یہ تسخیر ہے

فقیری میں بھی شان شاہی ہے آج
بہ آفتاب گیری وہ کرتے ہیں راج

خریدی اسپ و سلاح ہیں مدام
نظر آتے ہیں انکے اکثر عوام

خدا جانے سوجھی ہے اب کیا انھیں
مناسب نہیں شاہ اب ڈھیل دیں

سنا جب وہ بدبخت نے یہ کلام
پریشانی لاحق ہوئی اسکو تمام

دیا حکم اخراج وہ بدگہر
ستانے پہ باندھا وہ ہر دم کمر

نکالے کئی جا سے بدمآل
لعینوں کی ایذا کا پوچھو نہ حال

ان اخراجوں میں اک نہیں تین بار
تھی بھیجی گئی فوج بر کارزار

میاںؓ کا مگر دبدبہ دیکھکر
نہ ہوتے مقابل تھے ہرگز شمر

---

۵ سلطان محمود بیگڑہ والی گجرات۔

یہ کہتے ہم آئے ہیں اخراج کو
فقط چند دن دائرہ چھوڑ دو

پھر آکر رہو تم کریں ہم نہ جنگ
کیا بادشاہ نے ہے بس ہمکو تنگ

اودھر بادشاہ کو یہ کہتے تھے جا
کہ موقع نہ آیا ہمیں جنگ کا

کہا ہم نے ترک وطن کے لئے
اسی وقت وہ سبکے سب چل پڑے

یہ سنکر وہ ملعون ہوتا خموش
دلاتے شیاطین پھر اس کو جوش

ہوا جھنجھوڑے سے اخراج جب
گئے شہ رضؓ دکن کا ارادہ تھے تب

بہنوئی میاںؒ کے ملک پیارا نام
مصدّق اسی وقت ہوئے ذی مقام

وہ تھے عہدہ داران شاہی میں ایک
شجاعت صداقت میں با نام نیک

میاںؓ سے بمنّت کیا یوں کلام
کہ جائیں دکن کو نہ عالی مقام

کہ فدوی کی جاگیر کھنبیل میں
بامن و اماں چلکے حضرت رہیں

نہ اخراج کا حکم واں آئے گا
نہ موذی ستائے کوئی پائے گا

گذارے میاںؓ نے وہاں پانچسال
ہوا تب سرانجام امر قتال

اسی جا لڑائی کا سامان سب
مہیا لگے کرنے محبوب رب

وہیں سے ہو تیار بہر قتال
یہ فرماتے تھے شہ بہ شوق کمال

کہ آئے گا کب روز وہ دلفروز
کہ ہو دور دل سے یہ بندہ کے سوز

امانت جو سر ہے خدا نے دیا
کروں شوق سے میں پسر دخدا

نہ جب تک امانت ادا جہہ سی ہو
سکوں مجھکو ہو گا نہ اے بھائیو

خجالت سے میں ہو رہا ہوں ہلاک
جذامی کے مانند بیٹھے ہے ناک

میاںؓ کی اقامت کے اس دور میں
پڑے منکریں تھے بہت غور میں

نہ کر سکتے تھے آپ سے چھیڑ چھاڑ
ملک پیارا تھے درمیاں جوں پہاڑ

تو پھر یہ طریقہ کیا اختیار
وہ یوں ظلم کرنے لگے آشکار

تھے اطراف و اکناف میں مہدوی
سو اُن کو ستانے لگے سب شقی

سلیمانی میں جو ہوا ہے بیاں
کیا میں نے منظوم اسکو یہاں

(احمد آباد میں دو نوجوان مہدوی انگریزوں کی شہادت اور انکے حق میں بندگی میاں کی بشارت)

ڈھنڈوری کے منکریں ایک بار | پڑی احمد آباد میں یہ پکار
کہے گر کوئی "مہدی آیا، گیا" | اُسے قتل فوراً کیا جائے گا
محلے تھے چار احمد آباد کے | جو اُس وقت مشہور و آباد تھے
تھا ہیبت پورہ اور سکندر پورہ | جہاں منکروں کی تھی کثرت سدا
اسا روہ اور پھول چکلا تھے دو مقام | جہاں رہتے تھے مہدوی ہی تمام
ڈھنڈوری جو کروائے تھے بدگہر | تھی پھیلی ہوئی اسکی ہر جا خبر
یہ مقصد تھا اُن ظالموں کا تمام | سنیں مہدوی جس گھڑی یہ کلام
جو خاموش ہو دیں تو دیکھے بنیں | مقابل میں آئیں تو ان سے لڑیں
مگر حق کی قوت تھی دبتی کہاں | نکل آئے رنگریز دو نوجوان
تھے قوم بواہیر سے پاکباز | جو تصدیق مہدیؑ سے تھے سرفراز
بڑے کی اٹھارہ برس عمر تھی | تھا چھوٹے کے تیں چودھواں سال ہی
وہ بازار میں جب سنے وہ ندا | تو جوشش اس طرح انکو پیدا ہوا
دکاں سے اتر کر وہ بولے وہیں | مصدق ہیں مہدیؑ کے ہم بالیقیں
وہ مومن ہے مقبل ہے مہدیؑ کا جو | جو منکر ہے کافر ہے جانے رہو
ہمارا زر و مال تن، جان سب | ہے اب تام مہدیؑ پہ قربان سب
یہ سنتے ہی اعداء انھیں گھیر کر | زد و کوب کرنے لگے بیشتر
مگر وہ برابر یہ کہتے رہے | کہ مہدی موعود آئے گئے
بالآخر انھیں ظالموں نے کہا | کہ یوں جان دیتے ہو کیوں تم بھلا
تمہارا بڑا کوئی سمجھائے جو | کہا اس کا اُس وقت تم مان لو
انھوں نے کہا جان جائے مگر | جو ہے قول حق ہم کہیں بے خطر
کسی نے کہا انکی ماں ہے ضعیف | بلا لاؤ اسکو ہے. بعید نحیف

یہ دکھ اس سے دیکھا نہیں جائیگا
یہ صدمہ اسے سخت تڑپائے گا

بدلنے پہ انکو عقیدہ ضرور
کرے گی وہ آمادہ بڑھیا ضرور

یہ بڑھیا سے جاکر انہوں نے کہا
کہ سمجھاؤ بیٹوں کو چل کر ذرا

کہ باز آئیں وہ اپنی گفتار سے
پلٹ جائیں مہدیؑ کے اقرار سے

وگرنہ ابھی قتل ہوتے ہیں وہ
بس اب جان ہاتھوں سے کھوتے ہیں وہ

وہ بولی کہ ہے بات دشوار کیا
میں کرتی ہوں تفہیم دیکھو بھلا

نصیحت میں کرتی ہوں انکو ابھی
ابھی انکو دیتی ہوں میں آگہی

یہ کہکر وہ بیٹوں کے آئی قریب
زہے بخت بیدار والا نصیب

بہت استواری سے بولی انھیں
سنو اے پیارو ہوں کہتی تمہیں

نہ ان منکروں کی سنو بات تم
ہے جاؤ جو کچھ ہوں آفات تم

ہو قربان تم پر تمہاری یہ ماں
نہیں نام مہدیؑ پہ دینی ہے جاں

نہ ایذاؤں کی کوئی پروا کرو
نہ اندیشۂ جان اصلا کرو

جو ہو خون سے مشت بھر خاک تر
تو پاؤ گے ذاتِ احد جلوہ گر

یہ کہکر ضعیفہ وہاں سے ہٹی
معاند ہوئے سنکے حیراں سبھی

جو آتش حسد کی ہوئی تیز تر
تو آمادہ ظالم ہوئے قتل پر

بڑھا لیکے خنجر جو اک نابکار
بڑے سے تے کہا پہلے چھوٹے کو مار

کہا ظالموں نے ہے کیا جاں عزیز
کہا بے تمیزو ہے ایماں عزیز

مجھے ڈر ہے کمسن ہے وہ نازنیں
ہو میری حالت سے خائف کہیں

مبادا وہ سستی کرے میرے بعد
وہ ہو قتل پہلے تو میں اس کے بعد

پیے دونو بھائی شہادت کا جام
یہ اعلانِ تصدیقِ ذاتِ امامؑ

یہ کھانبیل میں جبکہ پہنچی خبر
تھے کھانے پہ بیٹھے شہِ راہبرؑ

سویت سے فرماتے شہؑ اس گھڑی
خبر آئی یہ احمد آباد کی

بتکرار مخبر سے پوچھے میانؑ
کہو کس طرح دی ہے دونو نے جاں

کہا استقامت سے اے خوندکار ہوئے نام مہدیؑ پہ دونو نثار
میاں ہاتھ کھانے سے کھینچے وہیں یہ فرمائے اس وقت سلطانِ دیں
یہ دو تو مری فوج کے ہیں امام ہوا فرض مجھ پر کہ لوں انتقام
ہے تیاریِ جنگ فرض آج سے رہیں مستعد جو ہیں چھوٹے بڑے
تھے اعداء جو اک دو پہ ڈھاتے ستم جماعت سے ان کا نکلتا تھا دم
کبھی دائرے کے جو آتا قریب کوئی بد سے بد بھی تو بنتا غریب
میاںؓ کا تھا وہ رعب چھایا ہوا تھا گجرات سب تھرتھرایا ہوا
نکلتے تھے کھانبیل سے جب حضور پٹن، احمدآباد نزدیک و دور
بلا خوف و خدشہ تھے جاتے وہاں ضرورت سے ہوتا تھا جانا جہاں
نہ ہوتی تھی ہرگز کسی کی مجال کرے راہ میں آکے کچھ قیل وقال
یونہی اک دفعہ جا رہے تھے میاںؓ تھے سرکھیچ کی سمت حضرتؓ رواں
برادر تھے چالیس ہمراہ تب چلے ساتھ حضرتؓ کے تھے باادب
تھا اک جا جہاں عرس کا اہتمام دکھائی دیا خلق کا اژدہام
تھے ہر سمت کے عالماں واں جمع میاں کو جو دیکھے ہوئے مجتمع
وہ سوچے کہ موقع ہے یہ بہترین کرینگے ہم اب بحث ان سے یہیں
بکثرت ہمارے ہیں پیر و جواں نہیں ہے ہمیں کوئی خدشہ یہاں
میاں سے ملے اور بیٹھے وہیں تھے سابرمتی کے کنارے کہیں
کئے حسب خواہش سوالات سب جوابات سب دلنشیں پائے جب
کوئی حجت اُنکی نہ باقی رہی تو تجویز آخر انہوں نے یہ کی
کہ دکھلاؤ تم اب کوئی معجزہ تو مہدیؑ کو ہم مان لیں بے شبہ
میاںؓ نے کہا تم کو جو معجزہ ہو مطلوب مرسل اولو العزم کا
یہ چالیس میرے ہیں طالب حقیر دکھائے گا ان میں کا ادنیٰ فقیر
ہے اب کو نئے معجزے کی طلب سوال اس کا ان سے کرو باادب

یہ سنکر وہ حیران و ششدر ہوئے
خجل اور حیراں رہے وہ وہاں
اسی عہد کا ذکر اک خوب ہے
میاں کے کوئی دائرے کے فقیر
ملا ایک انڈا انھیں مور کا
وہ لاکر میاں کے حوالہ کئے
خدا کی یہ قدرت نظر آئی صاف
نکل آیا چوزہ وہیں مور کا
وہ نر تھا جوانی جب اسکو چڑھی
پھلے پھولے خوب انکے بچے تمام
کسی نے کہا اس میں حکمت ہے کیا
میاں نے کہا ہے جو مقصودِ رب
ہوا پہلے دن جب عدو سے قتال
ہراسیمہ اعداء کو ایسے کئے
یہ پورا بیاں پیشتر آئے گا
ہنروالہ کو اک برادر گئے
انھوں نے وہاں ایک دیکھا ہجوم
برادر وہ مجمع کے نزدیک جا
کسی نے کہا ایک گھوڑا ہے یاں
قوی ہیکل اور خوبصورت ہے پر
برادر نے دیکھا جو جاکر قریب
برنگ سرنگ پنج کلیان تھا
گئے اس کے مالک سے دریافت حال

ندامت سے سر اپنے نیچے کئے
تھا جس جا سے جانا گئے واں میاںؒ
سلیمانی میں جو کہ مکتوب ہے
ہوئے جانب دشت سے تھے راہ گیر
اٹھا لائے اس کو وہ مرد خدا
میاں ہاتھ میں لیکے تھے دیکھتے
کہ انڈا اسی وقت پایا شگاف
میاں نے حفاظت سے اسکو رکھا
تو منگوا کے مادہ اسے دی گئی
میاں ان پہ رکھتے نظر تھے مدام
کہ موروں کو ہیں پالتے مقتدا
عیاں آگے ہوگا نہ پوچھو تم اب
دکھایا یہ موروں نے اپنا کمال
کہ وہ ایک پر ایک گر کر مرے
ہے اک اور نادر بیاں واقعہ
میاں کی اجازت سے کھانبیل سے
جمع تھے بہت لوگ تھی ایک دھوم
لگے پوچھنے یہ تماشا ہے کیا
ہے دیوانگی کا کچھ اس میں نشاں
یہ رکھتا ہے دیوانگی کا اثر
نظر جانور انکو آیا عجیب
تنومند باشوکت و شان تھا
کیا اسنے اظہار رنج و ملال

کہا صورتِ خوب پر کہ نظر
مجھے کیا خبر تھی یہ دیوانہ تھا
نہ رسّی سے مانے نہ زنجیر سے
نہیں ہے یہ مطلق کسی کی مجال
برادر نے اس کا سنا حال جب
کہا اُنکے مالک نے نکلو پرے
اسے چار دیوار میں کر کے بند
کوئی مفت بھی اس کا خواہاں نہیں
اسے یونہی دیوار پر سے مدام
وہ بولے کہ اک بار میں دیکھ لوں
کہے دیکھنے والے دیگر وہاں
مگر جب وہ گھوڑے کے پہنچے قریب
ہوا دنگ مالک یہ دیکھ جو حال
کہا اپنے ہاتھوں کھلاؤ میاں
تصرف یہ ان کا جو تھا برملا
وہ واپس ہوئے دل میں کہتے ہوئے
وہ کھانبیل واپس ہوئے جس دفعہ
میاں نے سنا اسپ کا حال جب
جہاد و غزا کے ہے وہ کام کا
یہ فرما کے حماد کو ساتھ لے
برادر تھے ہمراہ کچھ اور بھی
ہوئے شادماں اسپ کو دیکھکر
یہ پوچھے کہ بولو تو قیمت ہے کیا

میں بیٹھا ہوں اب بے طرح ڈر دیکھ
نظر جب یہ آیا تو فرزانہ تھا
یہ تابع نہو کوئی تدبیر سے
کہ نزدیک جاکر کرے دیکھ بھال
تو بولے میں جاتا ہوں پاس اسکے اب
میاں تم ہو معذور بس عقل کے
ہیں رکھتے بمشکل جوانمرد چند
کسی کام کا اب وہ حیواں نہیں
دیا کرتے ہیں آب و دانہ تمام
قریب اس کے جاکر وہ ہے سرنگوں
ہے اب موت آئی تمہاری میاں
ہوا انکے آگے سراپا غریب
دیا انکو وہ آب و دانہ نکال
قریب اس کے جانا تھا ممکن کہاں
جو دیکھا کہا آفریں مرحبا
یہ گھوڑا ہے زیبا میاںؒ کے لئے
میاں سے کہا آ کے سب واقعہ
یہ فرمائے خوش ہو کے محبوب رب
ہمارے لئے حق نے پیدا کیا
میاں پھر والہ روانہ ہوئے
گئے پاس گھوڑے کے شہؒ جس گھڑی
کئے اس کے مالک پہ پھر شہؒ نظر
تو یوں دست بستہ یہ اس نے کہا

کہ ہے نذر درخدمت بندگاں
جو منظورِ خاطر ہو دیویں میاں

میاں نے دیا ڈیڑھ سو روپیہ
نہایت مسرت سے وہ لے لیا

لگا کر لگام اسپ کو تب حضور
سوار ہو کے اس پر چلے با سرور

تھے حیران سب حاضریں دیکھکر
میاںؓ کے تصرف پہ کر کے نظر

(تیاری جنگ میں دیگر مہاجرین کرامؓ کا میاںؓ کی رائے سے اختلاف)

خبر پا کے تیاریِ جنگ کی
مہاجرؓ اکابر جو تھے اور بھی

میاںؓ کی روش کے مخالف ہوئے
وہ یوں صاف اُس وقت کہنے لگے

قتال ہونیوالا جو ہے ہووے گا
ولیکن یہ تیاری ہے ناروا

کریں کلمہ گویوں سے یوں قصد جنگ
نہیں ہے کوئی دین کا اس میں رنگ

ہے فرمانِ مہدیؑ کرو قتلِ نفس
نہ تیاریِ جنگ ہو شغلِ نفس

یہانتک سلیمانی کا ہے بیاں
ہے انصافنامہ میں یاں یہ عیاں

کئی ایک کتنے مہاجر بڑے
جو سینہ میں مہدیؑ کے اصحاب تھے

تھے شاہ دلاورؓ اور نعمت نظامؓ
ملک جیؓ میاں لاڑشہؓ لاڑ امامؓ

لکھا سب نے جو شاہ خوندمیرؓ کو
میں لکھتا ہوں یاں اُنکی تحریر کو

کہ تکفیر ہے ناروا خلق کی
پہ انکارِ مہدیؑ تو ہے کفر ہی

جو ہے حکم قرآن و حکم رسولؐ
وہ منکر کے حق میں کریں ہم قبول

مگر قتل ان کا نہ رکھیں روا
خلافِ شرع قصد ہے جنگ کا

یہ مضمون بھیجے میاںؓ کو تمام
میاںؓ نے بگڑ کر کیا یوں کلام

کہ برگشتہ تم مہدویت سے ہو
یہ لازم ہے تم کو رجوع تم کرو

میاں لاڑشہؓ اور ملک جیؓ نے تب
میاںؓ سے کہا آنکر باادب

کہا اے بھائی خوندمیر کہتے ہو کیا
تمہارا جو تھا علم اب کیا ہوا

میاںؓ نے کہا قولِ مہدیؑ میں جب
کریں آپ تاویل و تحویل سب

تو یاں حلم میرا رہے گا کہاں
کہو صاف تم قول شاہِ زماںؑ

کہ قوت خدا دے تو جزیہ میں لوں
کروں ان کا شمشیر سے سرنگوں

یہ تعلیم پاتے نہیں علم سے
یہ موعودِ حقؑ جنکو فرمائے تھے

وہ تھے کلمہ گو یا کوئی اور تھے
بفرمانِ مہدیؑ جو حربی ہوئے

جو ظالم ہیں اب ظلم پر متفق
وہ حربی سمجھنے کے ہیں مستحق

ہو کیوں قصدِ جنگ ان سے اب ناروا
ثبوت انکے جب ظلم کا، مل چکا

تھا سیہہ میں پہلا جو محضر ہوا
میاںؑ نے دفع اسکو یوں کردیا

ہوئی جبکہ تیاریِ جنگ تیز
قریب آگیا جبکہ وقتِ ستیز

تو پھر ایک محضر سبھوں نے کیا
تھا مضمون اس کا یہی برملا

نبیؐ اور مہدیؑ اور قرآن کی
ہے لازم کہ ہم سب کریں پیروی

ہے ہم سب کا اس بات پر اتفاق
نہو پیروی میں کوئی افتراق

ہے اقرار ہمارا یہی برملا
کہ تکفیر ہے خلق کی ناروا

نہ سب کلمہ گویوں کو کافر کہیں
نہ ہم قتل کو انکے جائز رکھیں

ہو تکفیر اور قتل جائز اگر
ہو انسخِ کتابِ خدا سر بسر

ہو منسوخ شرعِ نبیؐ بھی وہیں
پڑے گا یہی ماننا بالیقیں

بمنطوقِ اَلقیٰ الیکم سلام
ہوا لستَ مومن کا کہنا حرام

یونہی اہلِ قبلہ کی تکفیر بھی
بلا وجہِ شرعی خطا ہے بڑی

کہ مہدیؑ مبیّن ہیں قرآن کے
خلیفہ جو ہیں ذاتِ رحمان کے

ہیں شرعِ محمدؐ کے تابع امام
نہ ناسخ شرع کے علیہ السلام

قتال اور تکفیر جائز ہو گر
تو مدعی ہوں کیونکہ امورِ دگر

بغیرِ نکاح ہو تصرف روا
نسا پر بھی انکی ہمیں بے شبہ

اور اموال بھی انکے ہو دیں حلال
بوجہ غنیمت جو ہاتھ آئے مال

نہیں ہے کوئی کام بھی یہ روا
یہی حال ہے قتل و تکفیر کا

مگر جو ہے مہدیؑ کا منکر کوئی — قرآن و خبر سے ہے کافر وہی
مَنْ یکفر بہ کے مطابق خبر — ہے مَنْ اَنکرَ المھدی فقد کفر
کہے کوئی مذہب کو تم چھوڑ دو — وگرنہ مرے ملک میں مت رہو
تو لازم ہے ہم کو نکل جائیں ہم — کوئی عذر ہووے تو دکھلائیں ہم
نہ مانے وہ عذر اور تعدّی کرے — کریں ہم دفع جس قدر ہو سکے
جواباً اگر اُن سے ہو کُشت و خوں — تو شرعاً نہو کام اپنا زبوں
کریں صبر جبتک ہو اور درگذر — بفحوائے مِلّتْ صَبْرٌ و غَفَرْ
مگر امر معروف کرتے رہیں — مقرّر یہ تین اسکی ہیں صورتیں
برائی کو دیکھیں اگر ہم کبھی — تو صورت یہ ہے امر معروف کی
اگر ہو سکے ہاتھ سے رد کریں — زباں سے وگرنہ برا ہم کہیں
نہو یہ بھی ممکن تو جانیں برا — بہر نوع ہو امر معروف ادا
جو ہو اپنے ذمہ ادائے امور — ادائی کریں انکی ہم بالضرور
کریں اس طرح ہیں جو کہ نیکی کے کام — مثاب اور ماجور ہونگے مدام
خلافِ شرع سے نہ آئے جو باز — شرع سے جو باہر ہو یا کبر و ناز
قتال اس کے ساتھ ہوگا بیشک روا — قرار اس پہ ہم سب کا ہے برملا
خلاف اس کے حجت جو لایا کوئی — تو قول اس کا مسموع نہوگا کبھی
غلط قول اس کا ہے باطل خیال — بلاشک وہ ہے مبتدع اور ضال
یہ مضمون مختصر جو منظوم ہے — سو انصاف نامے میں مرقوم ہے
میاںؒ کو ہوئی محضرہ کی خبر — تھے خاموش برجائے خود راہبر
بوقت وصیت الہدادؒ سے — شہ دینؒ یہ صاف فرمادئے
مہاجر جو اس دم ہیں میرے خلاف — کرینگے وہ تم سے رجوع صاف صاف
ہے تیاری جنگ سے جو حذر — خطا انکی ہے صاف اس وقت پر
اسی محضرہ کے تحت اک دفعہ — ملک جیؒ شہ نعمتؒ اور لاڑ شاہؒ

جب آکر ملے شاہ خوندمیرؓ سے — تو ثُمَّ اَوْرَثْنا کی آیت پڑھے
میاںؑ نے کہا تب کہ اے نیکنام — کسے ظالم نفس بولے امامؑ
کہے مقتصد کس کو موعودِ ربؑ — ہے سابق بخیرات کس کا لقب
کہو تمکو معلوم ہے کچھ اگر — انہوں نے کہا یہ نہیں ہے خبر
نظر آئے گا جو بھی ہو جس طرح — کسی کو مشخص کریں کس طرح
میاںؑ نے کہا جان لو یں ہیں — یہ بندے کی کچھ بھی نظر میں نہیں
ہے ایمان میراںؑ کے فرمان پر — کہا پھر باخلاص پوچھیں اگر
تو تینوں مراتب کروں اب بیاں — کروں حال ہر ایک کا یاں عیاں
محمد خاں بہرہ نے تب یہ کہا — کہ فرمائیں خوندکارؑ بہرِ خدا
میاںؓ نے کہا بھائی نعمت اگر — یہ پوچھیں یا پوچھیں ملکجی خبر
تو بندہ کہے گا یہ حاصل ہے کیا — جو ہے ظالم نفس اٹھ جائے گا
لگے دھکہ سابق بخیرات کو — نہ کی پھر کسی نے کوئی گفتگو
یہ انصافنامہ میں ہے سب بیاں — کیا میں نے منظوم اس کو یہاں

باب ۱۶

(مخالف علماء کی جانب سے مہدویوں کے قتل کا فتویٰ اور اسکی نسبت میاںؓ کا استفتاء الٰہی علماء اور دیگر اکابرین گجرات سے اور اس کا جواب آنے پر بعض مفسدوں کا انجام)

شہادت کا رنگریزوں کی واقعہ — نتیجہ ہوا جس ڈھنڈوری کا تھا
ڈھنڈوری جو کروائے تھے مفسدین — شیاطیں، علماءِ سوء، منکرین
بنا اس ڈھنڈوری کی فتویٰ جو تھا — انہی مفسدوں کا تھا لکھا ہوا
سیاہ نامہ کی انکے تحریر تھی — کہ ہیں واجب القتل سب مہدوی
کوئی مہدویت پہ ہو مستقیم — تو اس کو کریں قتل بے خوف و بیم
کریں قتل جس جا کہ پانی نہ ہو — کوئی اس کا ہرگز امانی نہ ہو
کرے مہدویوں کی خدمت کوئی — تو ختم اس کی ہو جائے گی نسل ہی

کوئی انکو دینار اک دیوے گا / تو دینار سو اس سے حق لیوے گا
جو اک مہدوی کو کیا قتل یاں / کیا قتل گویا کہ سو رہزناں
جو ہیں وانتی واڑہ کے سو راہزن / مثال انکی اک مہدوی کا ہے تن
جو ہیں رہزناں موش خواراں تمام / انھیں جانتے ہیں سبھی خاص و عام
تو ان میں کے دس کو جو مارے کوئی / ہے مثل اُسکے مارے جو اک مہدوی
جو ان میں کے اک کو کرے گا فنا / کئے سات حج اس نے گویا ادا
یہ مضمون فتوی کا پر از فساد / لکھے تھے جو علماء سوء بد نہاد
تھے مہر اُس پہ چالیس پر اک لگے / بقولِ دگر جملہ پچپن وہ تھے
تھے ان سبکے سردار مردود تین / تھا ملا حمید ایک ان میں لعین
تھا ملا انار اللہ اک ناریا / تھا سید کبیر ان کا اک مقتدا
غرض اس سیاہنامہ پر کر عمل / بہت ظلم کرنے لگے بوجہل
تھی اک واغنی پنجۂ زاغ سی / بنائے تھے بدبخت جو آہنی
غریب اکا دکا جو ملتا کوئی / اسے واغتے تھے پکڑ کر شقی
مظالم جو ڈھانے لگے ظالماں / پناہ انکی تھے روسیہ عالماں
جو یوں دن بدن ظلم بڑھتا گیا / میاںؓ نے یہ آخر تہیہ کیا
کہ استفتاء اک بھیجیں گجرات کو / مظفر کو امراء و قضات کو
تو دیکھیں جواب اس کا آتا ہے کیا / جو آگے ہے کرنا کیا جائے گا
یہ کر مشورہ لکھے رقعہ میاں / یہ مضمون رقعہ کا تھا خوش بیاں
گروہ اک فقیروں کا ہے باخدا / ہیں چھوٹے بڑے جسکے سب پارسا
طلبگار خوشنودی ذات حق / شرع کے مخالف نہیں اک رمق
ادا کرنے والے فرائض تمام / رہِ اہلِ سنت پہ قائم مدام
کئے پیروی قرآن و رسولؐ / دل و جان سے ہیں جو ہر دم قبول
حلال انکی روزی مباح انکے کام / رہیں دائمًا محترز از حرام

تو ایسوں کو جو قتل کا حکم دے ۔۔۔ یا اخراج ان کا روا جو رکھے
شرع میں ہے اسکے لئے حکم کیا ۔۔۔ یہ مضمون میاںؓ کی تھا تحریر کا
یہ رقعہ کو دیکھے جو علما تمام ۔۔۔ جوابًا لکھے پشت پر یہ کلام
کہ جو واجب القتل انکو کہا ۔۔۔ وہ خود واجب القتل ہے برملا
میاںؓ نے وثیقہ یہ ان سے لیا ۔۔۔ وہیں کام یہ شاہِ دیں نے کیا
کئے منتخب چار تن شہسوار ۔۔۔ سوارانِ جانباز مردانِ کار
دلیرانِ جنگی و شیر افگناں ۔۔۔ کہ پیچھے ہٹے جن سے پیل دماں
تھا ہر ایک جوں ضیغمِ بے مثال ۔۔۔ مقابل میں رستم کو جانے جو زال
تھے گوہر شہ فولادی اک نامدار ۔۔۔ ملک شاہجی تھے دگر شہسوار
تھے جالوریاں دو گرامی مقام ۔۔۔ تھے سلطان شہ چاند شہ جن کے نام
کئے انکے ہمراہ اور شخص تین ۔۔۔ روانہ کئے انکے تئیں شاہِ دین
کہ ملا حمید ہے جو نسل پلید ۔۔۔ کریں اسکو فورًا جہنم رسید
یہ پابوس ہوکر نکلنے لگے ۔۔۔ تو پوچھے اسی وقت یوں شاہؑ سے
کہ ظالم کے تئیں مار کر ہم پھریں ۔۔۔ اُسی رہ سے یا راستہ اور لیں
ہے ممکن کہ پیچھا کریں کچھ لعین ۔۔۔ میاںؓ نے کہا ڈر کسی کا نہیں
بہانگ دہل تم اسی راہ آؤ ۔۔۔ اسے قتل کرنے کو جس راہ جاؤ
نہ دزدی کی خاطر چلاتا ہوں میں ۔۔۔ جو ہے راہِ حق سو دکھاتا ہوں میں
بغیر اسکو مارے اگر آؤگے ۔۔۔ تو جا اپنی تم یاں نہیں پاؤگے
فقط جا کے تم اسکو مارو نہیں ۔۔۔ جدا کرکے سر اس کا کچلو وہیں
شہِ دیں کا سنکے یہ سب کلام ۔۔۔ وہ بپھرے ہوئے شیر چھوٹے تمام
لئے جاکے ہر پیچ ہی میں وہ دم ۔۔۔ جمعرات کا روز تھا مغتنم
کہا شاہ گوہر نے موقع ہے خوب ۔۔۔ کہ ہے مہرباں ہم پہ ربِ وہوب
چلو روضۂ شیخ کی سمت اب ۔۔۔ زیارت میں ملا ملے کیا عجب

وہیں کام اس کا کریں گے تمام — یہ قدرت کی جانب سے ہے انتظام
یہ سوچے اور روضے میں داخل ہوئے — تو ملّا کے بالکل مقابل ہوئے
وہ روضہ کی جالی کے بیٹھا تھا پاس — تو سلطان شہ شاہ جی حق شناس
کئے اس کو جاکر جہنم رسید — ندا آئی دوزخ میں پہنچا پلید
وہیں اس کے سر کو جدا تن سے کر — کچل کر دیئے پھینک وہ نامور
مچی ایک روضے میں بھگدڑ وہاں — نہ ٹھیرا کوئی تھے سواراں جہاں
گرے ایک پر ایک تھے جو تمام — جمع روضۂ شیخ میں خاص و عام
بہادر فراغت ہوئے کام سے — تو واپس ہوئے چین و آرام سے
کسی نے نہ ان کا تعاقب کیا — تردد نہ مطلق کچھ انکو ہوا
ہوئے بھولا واڑہ کی جانب رواں — ملا اک لعیں راہ میں درمیاں
کہا اک برادر نے پکڑو اسے — اسے باندھ کر یاں سے لے جائینگے
کہ یہ عہدہ داروں میں ہے بدتریں — کہا شاہ گوہر نے زیبا نہیں
جو تھا کام اپنا سو ہم کر چکے — نہیں واسطہ اب کسی بات سے
میاں سے ملے آکے یہ سب سوار — بیاں کارنامہ کئے شاندار
ہوئے سنکے مسرور وہ شاہ دیںؒ — کہے انکی ہمت پہ بس آفریں
ہوا قتل جس وقت ملا حمید — پڑے بدحواسی میں سارے پلید
نہ سوجھا انھیں کچھ تو کھا بنیل جا — مکانات و مسجد دیئے واں جلا
میاںؒ بھولا واڑہ میں ٹھیرے جو تھے — یہ سنکر خبر دیکھنے واں گئے
وہاں از سر نو مکانات سب — وہ تیار کروائے محبوب رب
تھے اعداء ادھر جنگ پر متحد — ادھر تھے میاں بھی ہوئے مستعد
اس اثناء میں پھر شاہِ دیں نے کہا — کہ مارو جہاں بھی ملے ناریا
وہ ہے احمد آباد میں، جاؤ اب — کرو ختم اسکو جہاں پاؤ اب
اگر تختِ سلطان پر بھی ملے — نہ چھوڑو کرو قتل فوراً اسے

ہوئے پھر ہژبران جنگی رواں جوانان جانباز پیل افگناں
برادر تھے اک احمد آباد کے جو محمود نسّاج مشہور تھے
میاںؒ نے انھیں انکے ہمرہ کیا کہ دیں راستوں کا وہاں کے پتہ
لئے ساتھ محمود شیروں کو سب گئے جانب احمد آباد جب
انھیں اپنے مسکن پہ ٹھیرائے وہ بہت انکو آرام پہنچائے وہ
نہایت وہ خاطر مدارات سے مکاں میں بآرام انکو رکھے
کوئی چار ماہ تک نہ قابو بنا کہ تھا نارسا خوب چونکا ہوا
ہلاکت کو پہنچا جو ملا حمید تھی ہیبت اسی واقعہ کی شدید
تھے ہیبت زدہ اس کے سارے رفیق تھے گرداب حیرت میں سارے غریق
تھا تاری کو اس درجہ خوف وہراس زرہ پہ پہنتا تھا دیگر لباس
بروز جمعہ اک جماعت کے ساتھ وہ جامع کو جاتا تھا ہیبت کے ساتھ
شب و روز دربستہ رکھتا مدام کہ دخل اجنبی کو تھا مطلق حرام
رہے چار ماہ تک برادر مگر نہ قابو میں آیا تھا وہ بدگہر
وہ محمود کے ہاں تھے ٹھیرے ہوئے میاں بھی تھے خرچ انکے تئیں بھیجتے
حویلی جو ملا کی تھی شاندار قلعہ کی طرح اسکی تھی اک حصار
حصارِ حویلی میں مسجد بھی تھی مگر جا نہ سکتے تھے واں اجنبی
بوقت نماز ایک دن یار سب گئے اسکی مسجد کو اک بار سب
تھے محمود بھی ساتھ دانائے کار تو پھاٹک پہ روکے انھیں پہرہ دار
کہا بڑھکے محمود نے ان سے یوں کہ یہ روکنا ہے تمہارا زبوں
نمازی ہیں مسجد کو جاتے ہیں سب ہٹو تم کہ ضائع نہو وقت اب
بجبر و تشدد یہ داخل ہوئے تو ملا کے گھر کے مقابل ہوئے
سنا شور و غل کچھ تو دیکھا ادھر محل کے دریچہ سے وہ بدگہر
ہوئے ہاتھ پیر اس کے اک بار شل گرا ہوش کھوکر لعینِ ازل

شکار اس طرح خود بخود مل گیا / تو شیروں نے کام اس کا پورا کیا
جدا کرکے سر اس کا تن سے وہیں / کچل کر رکھے پہلوانانِ دیں
بجرأت صلابت یہ مردانِ کار / ہوئے واں سے واپس بلا اضطرار
رہے دیکھتے دور سے دشمناں / تھا مردوں کے آگے گروہِ زناں
خبر شہر میں واقعہ کی ہوئی / تو چاروں طرف بس مچی کھلبلی
سمجھے محمود جو قاتلوں سے جدا / کسی نے نہ ان پر شبہ کچھ کیا
وہ قائم تھے بر موقع واروات / دکھائے وہ اس وقت عجب نادرات
تھے شامل ادھر قاتلوں میں یہاں / تھے فریادیوں میں بظاہر یہاں
کئے اک طرف قاتلوں کو فرار / کئے دوسری سمت چیخ اور پکار
کہ لینا خبر سب گئے ہیں ادھر / جو ملاّ کو مارے ہیں اس وقت پر
اس اثناء میں آیا تھا وقت غروب / اندھیرا ہوا رفتہ رفتہ جو خوب
تھا کوتوال شہر اور اس کا پسر / خلائق تھی ہمراہ انکے دگر
یہ محمود نے جو دکھائی تھی راہ / چلے تھے تعاقب میں سب رُوسیاہ
نکل کر وہ دلّی کے دروازے سے / گئے باغ رستم کے نزدیک تھے
پتہ قاتلوں کا نہ پایا کہیں / تھے حیران وہ راہ میں سب لعیں
اس اثناء میں محمود نیکو صفات / جو دیکھے کہ کافی اندھیری ہے رات
تھے اشجار دو طرفہ جس راہ پر / یہ بہکا کے سبکو بڑھائے ادھر
انہیں راہ بھٹکا کے جنگل کے بیچ / لے آئے بتدبیر محمود کھینچ
پھر ان سے جدا ہوکے یہ جلد تر / لگے مارنے لٹ سے اشجار پر
یہ کہنے لگے اس جگہ چیخ کر / کہ کوتوال ہے یاں رہو باخبر
پسر بھی ہے اس جاے پر اسکے ساتھ / یہ دونوں بھی ہیں جان سے دھوئے ہاتھ
سنا جبکہ کوتوال نے یہ کلام / وہ سمجھا یہاں مہدوی ہیں تمام
وہ شبخون آکر کریں گے یہاں / اڑے ہوش سبکے عجب تھا سماں

کئے بھاگنے کے لئے غور جب
درختوں کی شاخوں پہ پھر ایک بار
یہ سمجھے قریب آ گئے مہدوی
جو پیچھے تھے ساتھی انھیں کو تمام
ہوئے اگلے پچھلوں سے یوں بدگماں
یہ بایکدگر اس طرح لڑ پڑے
بحالِ خرابی جو خانہ خراب
یہ محمود نے تھا چکھایا مزہ
عدو اپنے ہاتھوں ہوئے خود خراب
ہوئے سمتِ کھانبیل فوراً رواں
بفرحت میاں نے سنا سارا حال
مشرف ہوئے وہ بشارات سے
برادر جو ناری کو کر کے فنا
ہوئے سب مشرّف بشارات سے
دو ظالم ہوئے رہ گرائے عدم
وہ تھا تیسرا کون سید کبیر
جو فتوای مردود کا تھا کلام
میاںؓ نے کہا شاہ الہدادؒ سے
سیاہنامہ پر اس کی ہے دستخط
یہ پوچھو اسے ڈانٹ کر برملا
ازاں بعد رقعہ یہ دو اسکو تم
میاںؓ نے رقعہ ایک لکھا وہیں
ہو معلوم جس دن سے حضرت امام

لگے ٹھوکریں کھانے بے طور سب
کی محمود نے لٹ زنی زوردار
برے طور اب بھاگنے کی پڑی
یہ سمجھے کہ ہیں مہدوی لاکلام
تو پچھلوں نے سمجھا یہ ہیں دشمناں
سروں سے جدا ہو کے کئی دھڑ پڑے
بچے اپنے مسکن کو لوٹے شتاب
یہ ناحق عداوت کا آیا مزہ
تو محمود نکلے وہاں سے شتاب
سنائے میاںؓ کو یہ سب داستاں
بہت خوش ہوئے سنکے اُن کا مقال
برخصت مکاں کو وہ واپس ہوئے
کہے پہلے ہی آ کے تھے ماجرا
میاں کی عطا و عنایات سے
ہوا تیسرا مبتلائے الم
بصورت غریب و بسیرت شریر
تھا اس پر یہ ظالم کا پہلے ہی نام
ملو جا کے اس خانہ برباد سے
سو دکھلا کے دو گو شمالی فقط
کہ فتوئی یہ کس طور لکھا گیا
جواب اس کا جو دے سو لے آؤ تم
تھا مضمون اس کا یہ زیباترین
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السّلام

بلائے خدا کی طرف خلق کو
ہے اک خلق دشمن نبی دیکھ لو

یہ حضرتؐ کا فرماں ہمیشہ رہا
نہ معلوم عداوت کا باعث ہے کیا

ہے بندہ سے ممکن کوئی سہو و خطا
مسلمانوں کا فرض ہے برملا

کہ آگاہ غلطی سے مجھکو کریں
جو راہِ اخوت ہے اس پر چلیں

کہ قرآن سے مومن برادر ہیں سب
برادر برادر کا رہبر ہو اب

ہے لازم کریں ہم رجوع کو قبول
بسوئے قرآن وبسوئے رسولؐ

کہ فرمانِ رحماں ہے دیکھو یہ صاف
کسی امر میں تم میں ہو اختلاف

تو لوٹاؤ اسکو خدا کی طرف
خدا کے نبیؐ مصطفےٰ کی طرف

تو طرفین میں خواہ ہو کوئی بھی
ہو باہر ز حکم خدا و نبیؐ

تو لازم ہے اسکو کہ توبہ کرے
خدا اور نبیؐ کا موافق بنے

خلافِ خدا اور نبیؐ سے جو باز
نہ آیا تو جانو وہ ہے فتنہ ساز

مصر ہووے اپنے اسی حال پر
تو ہے واجب القتل وہ بدگہر

خدا کے خلیفہ امام الانام
یہ سید محمدؐ کا تھا جو کلام

اسی کو تمام آپکے تابعاں
کئے پیش، فریاد کرتے ہیں یاں

کہ جملہ مسلمان کوئی قصور
جو ہم میں ہے دکھلائیں ہمکو ضرور

بس انصاف سے بحثِ علمی سو کام
کریں ہمکو حجت سے قائل تمام

خدا انکو پکڑے گا ورنہ ضرور
یہ فریاد ہماری ہے نزدیک و دور

مگر کوئی حجت سے آیا نہ پیش
تغلّب تسلّط پہ رکھکر ہمیش

ضلالت و بدعت کا کرتے ہیں حکم
اور اس حکم میں صاف ظاہر ہے ظلم

کہ مظلوم ہم سب ہیں تا این زماں
مظالم جو ہم پر ہیں سب ہیں عیاں

کہ ناحق کچھ ہم میں سو مارے گئے
کچھ ہم میں کے زنداں میں بھیجے گئے

نکالے گئے ہم گھروں سے کہیں
جلائے کئی مسجدیں ظالمین

کئی طرح کے ظلم دکھلا چکے
ہے جیسا کہ ظاہر یہ قرآن سے

نہ ٹالے خدا بعض کو بعض سے — تو ہوں منہدم سب عبادتکدے

نہ مسجد رہے نے رہے خانقاہ — ہو ذکرِ خدا جس میں شام و پگاہ

یہاں سے یہ لازم ہوا ہے ہمیں — چلے دینِ حق جانبازی کریں

ہمیں دیگا نصرت خدا سے عزیز — یہی حق کا وعدہ ہے رکھو تمیز

کہ نصرت خدا کی کرے جو کوئی — خدا بھی کرے اسکی ہی یاوری

(خدا کی مدد دین کی ہے مدد — ہے ظاہر یہ مفہوم قولِ صمد)

اگرچہ ہیں ہم تھوڑے اور ناتواں — خدا ہے ہمارا نگہ پاسباں

یہ مضمون خط کا جو مرقوم ہے — سو انصافنامہ کا مفہوم ہے

الہدادؒ خط اور محضر لیے — روانہ ہوئے جبکہ (بابا) کھانبیل سے

تو پہنچے وہ جاکر مکانِ کبیر — تھا موجود اس دم مکاں میں شریر

ملک کے وہ آنیکی پایا خبر — پریشان و حیراں ہوا بیشتر

بہت ڈرتے مرتے وہ آکر ملا — بہت اس نے ظاہر تواضع کیا

کہ تشریف لائے مرے گھر حضور — مرے جان و دل کو ہیں بخشے سرورؔ

ملکؒ نے کہا چھوڑ دو یہ کلام — یہ تحریر کسکی ہے بولو تمام

زبان اور دل سے مسلماں ہیں جو — ادا کرتے ایماں کے ارکاں ہیں جو

ہے قتل اُن کا آخر روا کس طرح — یہ فتویٰ لکھا تم نے جو اس طرح

یہ سنکر ملک کا بیاں بے نظیر — کیا صاف انکار سیدِ کبیر

کہا اس نے واللہ میں واقف نہیں — میں ہوں بے خبر اس سے رکھو یقیں

ملک نے کہا ٹھہرے ہے پیشتر — تمہاری ہی اس پر، ہو تم بے خبر؟

تم اپنی ہی خود دستخط دیکھ لو — خلاف اس طرح سے نہ ہرگز کہو

خجالت سے سر اس کا نیچا ہوا — کہا اس نے سازش ہے یہ بے شبہ

بلا اطلاع مہر سے میرا نشاں — ہے محضر پہ یہ ثبت اے مہرباں

ملکؒ نے دروغ اس کا یہ دیکھکر — لیا ضبط سے کام اس وقت پر

میاںؒ کا نہ تھا حکم ورنہ وہیں — وہ نابود ہوتا اسی دم لعیں
میاںؒ کا جو مکتوب تھا اسکے نام — دیئے پھر الہداد عالی مقام
لیا اور آنکھوں پہ اسکو رکھا — شروع سے وہ تا آخر اسکو پڑھا
کہا واجبی ہے جو مضمون ہے — ہدایت سے مملور و مشحون ہے
دل و جاں سے ہیں ہوں میاںکا غلام — میاں کا ثناخواں ہوں ہیں صبح و شام
میاںؒ نے زبانی یہ کہلایا تھا — کہ تم سر بر آور وہ ہو برملا
تمہارا ہے گجرات پر سب اثر — کرو تم سے گر ہو سکے رفع شر
وگرنہ ہے جانو نتیجہ برا — برے طور ہے سامنا جنگ کا
ملکؒ نے یہ پہنچایا اسکو پیام — جواباً کیا عجز سے یوں کلام
یہ بندہ کرے سعیِ رفعِ فساد — رہیں مطمئن شاہ عالی نہاد
الہدادؒ لے کر جوابِ کبیر — ملے آکے از شاہ روشن ضمیر
میاںؒ نے جواب اس کا سنکر کہا — کہ حجت جو تھی ہم نے کی ہے ادا
گر جو ہے منظور رب کارزار — بہر طور ہووے گا وہ آشکار
سراپا فسادی ہے سید کبیر — وہ ہے واجب القتل بیشک شریر
پس از بندہ زندہ نہ چھوڑو اسے — کرو قتل اسکو جہاں بھی ملے

(دو مفسد ملّاؤں کے قتل کے بعد دیگر مفسدوں کی سلطان مظفر کے پاس فریاد اور ملک پیارا امیٹھا بھدی جاگیردار کھانبیل کی تفہیم سے مفسدوں کی شورش کا دفع ہونا)

دو ملا ہوئے قتل جب برملا — ندامت کو ظاہر کیا تیسرا
ہوا سارا گجرات زیر و زبر — مظفر تھا حیران یہ دیکھکر
جمع اسکے آگے ہوئے سب لعیں — بفریاد و نالہ بحال حزیں
کہ سید خوندمیر کے ہاتھ سے — یہ ممکن نہیں کوئی زندہ بچے
حکومت کا ان کو نہیں کوئی ڈر — وہ باندھے بغاوت پہ ہیں اب کمر

نہ ہر کوئی انکی جو سلطاں کرے — تو لازم ہے اب سلطنت چھوڑ دے
غضب ڈھا رہا ہے وہ مردِ فقیر — اپاہج ہیں سب اسکے آگے امیر
جبیثوں کا سُنکر خیال و قیاس — مظفر پہ چھایا تھا خوف و ہراس
ملک پیارا بیٹھا تھے حاضر وہاں — مظفر بہت ان کا تھا قدرداں
انھوں نے سنا شور و غل جو تمام — تو سنجیدگی سے کئے یوں کلام
کہ سلطان کا کام ہے عدل و داد — وہ دیکھے ہے کس سے بنا فساد
بنا خون ریزی کی کس سے ہوئی — لکھی کس نے تحریر ناواجبی
تھی چند مفسدوں نے ڈھنڈوری یہ کی — کہ ہیں واجب القتل سب مہدوی
ڈھنڈوری فسادی جو کروائے تھے — اُنہی میں سے بس دو ہیں مارے گئے
وہ جیسا کئے ویسا بھگتے ہیں جب — تو فریاد کیونکر ہو مسموع اب
ہیں سید خوندمیر ہمارے جو پیر — ہیں بیشک وہ دین خدا کے فقیر
نہیں انکو دولت، حکومت سے کام — وہ دنیا کی راحت کو جانیں حرام
انہیں کب عداوت ہے سلطان سے — غرض کب ہی کچھ شوکت و شان سے
حکومت کو پہنچے کچھ ان سے زیاں — یہ امکان ہرگز نہیں ہے یہاں
ملک پیارا نے جب یہ تقریر کی — تو سلطان کے دل پہ تاثیر کی
جو شر اسکے دل میں تھا پیدا ہوا — وہ اس وقت بالکل دفع ہو گیا
ملک پیارا کا تھا بڑا اقتدار — رہے مفسدیں ہو کے سب شرمسار

(ملک پیارا کا اچانک انتقال پھر مفسدوں کی شورش اور مظفر کا بندگیمیاںؓ سے جنگ پر آمادہ ہونا)

خداوند واحد ہے دانائے راز — جو چاہے کرے ہے وہی کارساز
تھا منظورِ رب جو وقوعِ قتال — ملک پیارا پائے اچانک وصال
غلام اک مظفر کا تھا بدنہاد — ملک کا تھا دشمن وہ اصل فساد

وہ گھوڑے پہ جب ہو رہے تھے سوار
کیا وار پیچھے سے وہ نابکار

لگا زخم کاری زمیں پر گرے
اسی دم وہ جام شہادت پیے

یہ دفتر میں مرقوم ہے جو خبر
کیا میں نے منظوم اُس جاے پر

ملک کا اٹھا اور میاں سے قدم
میاں ؓ پر لگے ڈھانے ظالم ستم

ملاعین پھر غل مچانے لگے
دبے فتنہ کو پھر جگانے لگے

مظفر جو تھا بدگہر بے ظفر
میاں ؓ کی پھر ایذا پہ باندھا کمر

سکھاوٹ سے ملاؤں کی وہ شریر
کیا عزم قتلِ شہِ خوندمیر ؓ

میاں کی شجاعت کا سنتا تھا حال
پریشان تھا سخت وہ بدمآل

میاں سے وہ ایسا تھا ہیبت زدہ
نہ شب نیند اسکو نہ دن چین تھا

وہ تھا جنگ کی فکر میں صبح و شام
کیا خواب و خور اپنے حقمیں حرام

مصاحب جو اس کے سمجھدار تھے
ارادے سے اس کے وہ بیزار تھے

جنھیں مہدویوں سے تھی آگہی
ہوتے تھے لڑنے پہ مائل کبھی

وہ سمجھے ہوئے تھے کہ انجام کار
تباہی ریاست کی ہے آشکار

(مظفر کے حکم سے عین الملک کی بندگی میاں ؓ کے دائرے کیجانب لشکر کشی)

وزیر ایک ظالم تھا عین یزید
خطاب عین ملک پایا تھا وہ پلید

وہی بے ظفر کا بنا ہمنوا
تو حکم اسکو لشکر کشی کا دیا

میاں ؓ کو وہ پہچانتا خوب تھا
نہایت وہ مردود مرعوب تھا

بفکر و تردد وہ خانہ خراب
سوار اور پیادے کیا انتخاب

سواران جنگی تھے سولہ ہزار
لیا تھا وہ چن چن کے جو نابکار

پیادے تھے چوبیس ہزار ایک رنگ
بہ تیغ و تبر اور بگرز و تفنگ

لیا تین سو فیل زنجیر دار
ارابے اور توپیں بھی تھیں بیشمار

یہ سب سازو سامان کیا جنگ کا
مگر جی لعین کا تھا چھوٹا ہوا

وہ آمادہ جب دم ہوا کوچ پر ۔ لیا ساتھ لشکر بصد کرّ و فر
خبر اسکی پائے شہِ خوندمیر رضہ ۔ بہت خوش ہوئے سُنکے روشن ضمیر
ادا شکرِ خالق کیا اس گھڑی ۔ کہ آیا ہے وقتِ امانت دہی
میاں رض کے جو ہمرہ تھے خورد و کلاں ۔ تھے شوق شہادت میں شادی کناں
کسی نے کہا اس گھڑی آنکر ۔ مناسب ہے نقلِ مکاں راہبر
میاں رض نے جواباً جو دوہرہ کہا ۔ سلیمانی میں یوں ہے لکھا ہوا

جو جیو جیوں تو اِتی بھلا جو جیتوں تو راج
دو نو پواری ہے سکھی کے منڈل باجے آج

مبارک جو دوہرہ کا مفہوم ہے ۔ سو دیکھو یہ منظوم مرقوم ہے
لڑیں اور مریں یا کہ لیوینگے راج ۔ بجیں شادیانے بہرحال آج
غرض لیکے لشکر بڑھا جب لعین ۔ کرڑی پر ہوا آکے منزل گزیں

(مقام کرڑی سے عین الملک کا قاضی شہ تاج وکیل شاہی کے ذریعہ میاں رض کو یہ پیام کہ گجرات چھوڑدو یا فوج شاہی سے جنگ کرو)

تھے اک قاضی شہ تاج شاہی وکیل ۔ وہ تھے ہمدوی اور فہیم و عقیل
کہا اُن سے عُقیل نے اب جاؤ تم ۔ یہ سیّد کو پیغام پہنچاؤ تم
کہ ہوجاؤ گجرات سے دور تر ۔ وگرنہ ہوں تیار اب جنگ پر
لیے قاضی شہ تاج یہ حکم جب ۔ میاں رض سے ملے آنکر با ادب
کہا حکم سلطاں یہ ہے شاہِ دیں ۔ ریاست میں میری نہ ٹھیریں کہیں
نکل جائیں اب آپ گجرات سے ۔ یا تیار ہوں جنگ کے واسطے
مجھے عینِ ملک نے ہے بھیجا یہاں ۔ کیا عرض بندے نے اس کا بیاں
میاں رض نے یہ سنکر بگڑ کر کہا ۔ زمیں میری میری یہ کرتا ہے کیا
یہ عقیل سے کہدو کہ اے بے تمیز ۔ سمجھتا نہیں میں تجھے کوئی چیز

مظفر بھی آکر کہے گا اگر ہٹوں گا نہیں یاں سے اک اینچ بھر

یہ پھر قاضی شہ تاج نے عرض کی کہ خوندکار میرانؑ کی عادت یہ تھی

جہاں حکم اخراج واقع ہوا نہ ٹھیرے وہاں پھر امام ہدیٰؑ

میاںؑ نے کہا ہاں یہ ہے واقعہ تھا حضرت کا جانا بامر خدا

سفر اور اقامت کئے جو امامؑ تھا ہر فعل از حکم رب الانام

خدا سے رسول خداؐ سے تھی واں ہر اک امر کی اطلاع بے گماں

یہ قاضی نے سُنکر میاں کا کلام کہا عرض اب اک کرے گا غلام

یہ ہے عرض میری کہ خوندکار بھی توجہ کریں سوئے مہدیؑ نبیؑ

رضا حق سے پاکر جو دیں خاتمینؑ سو خوندکار جانیں اسے فرض عین

میاںؑ نے یہ فرمایا اس وقت ہاں ہیں موجود سرور دونو یہاں

ہیں فرماتے دونوں بشیر و نذیر کہ آگاہ ہو سیّد خوندمیر

جو ہونا تھا امر قضا ہو چکا ٹلے گی نہ ہرگز جو ہے ابتلا

کرے صبر اگر تو تو ماجور ہو اگر مضطرب ہو تو مجبور ہو

سنا جبکہ شہ تاج نے یہ بیاں تھے بادرد و اندوہ، زاری کناں

کہا اب بجز صبر چارہ نہیں زباں کو ہلانے کا یارا نہیں

کہے قاضی شہ تاج سے پھر میاں کرو حال فوج عدو کا بیاں

انہوں نے کہا کیا کہوں خوندکار وہ ظالم ہیں بیروں ز حد و شمار

میاںؑ نے کہا آخر انداز کچھ ادھر بھی تو ہیں دیکھو جانباز کچھ

کہا اے میاں ان فقیروں کا حال ہے آٹے میں گویا نمک کی مثال

میاںؑ نے کہا تب یہ شہ تاج سے کہ صدقہ سے مہدیؑ موعودؑ کے

ہوا پر اڑے گا وہ آٹا تمام رہے گا نمک ہی نمک لاکلام

میاںؑ نے کہا پھر کہ ضُئیل ہے کیا مظفر سے اک لاکھ ہوں ایک جا

مقابل ہمارے وہ آئیں اگر خدا ہم کو دیوے گا فتح و ظفر

بفرمانِ مہدی موعود ہم — نہ پیچھے ہٹینگے کبھی اک قدم
ہو یہ بات پوری تو تم جاننا — کہ برحق ہے مہدیؑ کے تئیں ماننا
انھیں سے ہو پھر جنگ اک لاکلام — تو جامِ شہادت پییں گے تمام
رہِ حق میں ہم دفن ہوں تین جا — جدا پوست ہو سر جدا دھڑ جدا
خبر حسبِ فرمانِ مہدیؑ دیئے — میاںؑ دے چکے تھے بوجہ یقین

(بندگیمیاں کا جواب لیکر قاضی شہ تاج کا عین الملک کے پاس پہنچنا اور عین الملک کا میاںؓ کی قوت سے خائف ہوکر فکر و تردد میں پڑنا)

ہوئے قاضی شہ تاج واپس رواں — گئے جا کے عینل سے حالت بیاں
کہ ہیں جنگ پر مستعد شاہ دیں — ہے پہلے تری موت رکھ تو یقین
کہا اُس نے کتنے ہیں پیر و جواں — جو ہمراہ خوندمیر ہیں اب وہاں
کہا قاضی نے کئی گنا ہے زیاد — وہ لشکر جو رکھتے ہیں عالی نہاد
کہا اس نے کہتے ہو تم بات کیا — کہا بات میری ہے بالکل بجا
دلاور وہاں دیکھتا ہوں نہیں سات — جوانمرد جانباز عالی صفات
ہیں ویسے بہادر یہاں صرف تین — مقابل میں اُن سات کے کچھ نہیں
سنو نام ان سات شیروں کے اب — ہیں اک شاہ خوندمیرؓ محبوب رب
ہیں دوم سو سید عطن نامور — ہیں سوم الہداد روشن گہر
چہارم ہیں حماد عالی نہاد — ہیں پنجم سو یعقوب فرخ نژاد
چھٹے ہیں ملک جی سماعیل نام — تو ہیں ساتویں خانجی عالی مقام
تھی قاضی کی گفتار ہمت شکن — پریشان عینل ہوا بدچلن
دیا حکم لشکر کو جب کوچ کا — تو اثنائے رہ میں وہ اک جا رُکا
لگا دیکھنے سب کو نزدیک و دور — نہ آئے نظر دو جوانمرد سور
تو پوچھا کہاں ہیں وہ دونو دلیر — کسی نے کہا پیچھے آتے ہیں شیر

یہ سنکر وہ بزدل توقف کیا — نہ پھر اک قدم واں سے آگے بڑھا
ملک بڈھا تھے بھدوی اک امیر — وہ عینلؔ کے لشکر میں تھے تا اخیر
وہ عینل سے بولے توقف ہی کیا — کہا دو بہادر ہوئے ہیں جدا
وہ ہیں قابلِ اعتماد اور سور — مبادا کہ رہ جائیں لشکر سے دور
سنا جب ملک بڈھا نے یہ کلام — تو ہنسکر کہا اس نے اے مرد خام
توجن دو پہ رکھتا ہے اپنی نظر — ہیں خوندمیرؓ کے ایسے کئی نامور
شجاعت میں مردانگی میں ہیں پار — جو فقراء خوندمیرؓ ہیں نامدار
کہا ساتھ خوندمیر کے جو ہیں اب — وہ تھے نام آور بحالِ کسب
فقیری کی کھاتے ہیں اب روٹیاں — شجاعت رہی ان میں باقی کہاں
ملک بڈھا ہنسکر یہ بولے اُسسے — کہ گھوڑا اور میدان ہے سامنے
شجاعت کا انکی کروں کیا بیاں — تم اب اپنی آنکھوں سے دیکھو عیاں
یہ عینل سنا جب ملک کا کلام — ہوا کام ہمت کا اسکی تمام
بظاہر تھا جرأت دکھاتا مگر — ہراساں اور حیراں وہ تھا بیشتر
پڑاؤ اک جگہ تھا وہ ڈالا جہاں — کیا واں سے اک چارنؔ اُسنے رواں — سو بھاٹ
یہ چارن سے بولا کہ کھانبیل جا — جو روداد واں کی ہے آکر سنا
وہ چارن جو کھانبیل پہنچا شتاب — حضورِ میاںؓ جب ہوا باریاب
میاںؓ پر فدا ہو کے پروانہ وار — ثناء و ستائش کیا بے شمار
تھا چارن ثناء و ستائش میں جب — میاںؓ کھا کے بیٹھے تھے تنبول تب
اس اثناء میں پھینکے جو حضرتؓ اگال — مبارک دہن سے کچھ اپنے نکال
تو جھپٹے کئی طالبانِ خدا — زمیں سے لئے ذرہ ذرہ اٹھا
یہ چارن نے دیکھی جو حالت عجیب — سراپائے حیرت بنا وہ غریب
میاںؓ کے جو شیدائیوں کا تھا حال — سو چارن نے دیکھا بوجہِ کمال
ہوا جبکہ واپس وہ عینل کے پاس — تو پوچھا وہ از راہِ خوف و ہراس

که کہا نبیل کا حال سب بول اب
جو ہے راز مخفی اسے کھول اب
سواران جانباز ہیں کس قدر
ہے اب صورت حال کس طور پر
کہا لوگ آتے ہیں واں کم نظر
پہ تم سب سے تو ہیں وہی بیشتر
تعجب سے عقیل یہ بولا وہاں
سواران جنگی ہیں زائد کہاں
میں سنتا ہوں واں صرف سو ہیں فقیر
یہ تعداد انکی ہے بالکل حقیر
کہا سُنکے چارن نے ہے یہ درست
مگر سو وہ ایسے ہیں چالاک وچست
مماثل ہے سوسو کے اک اک سوار
یہ معلوم ہوجائے گا وقت کار
یہ کہکر وہ قصہ کیا سب بیاں
کہ پسخوردہ تنبول پھینکے میاںؓ
اسے طالبان خدا یوں لئے
کہ اک ذرہ اس کا نہ جانے دیئے
فدا اس طرح ان پہ ہیں جملہ یار
تو سمجھو کہ کیسے ہیں وہ جاں نثار
سنا جبکہ عقیل نے یہ ماجرا
زبانی چارن ہراسا گیا
یوں ہی تھا زباں پر ہراک کی یہ قال
کہ بیجا ہے اب جنگ کا یہ خیال
مگر عار پر نار کرکے قبول
بڑھا جنگ کے واسطے بوالفضول

(جنگ سے چار روز قبل بندگی میاںؓ کا تمام اہل بیت مہدیؑ اور بعض مہاجرینؓ کو جو آپکے پاس تھے پٹن جانے کیلئے کہنا اور ان کے انکار و عذر پر میاںؓ کیجانب سے انکو تشفی بخش جواب)

میاںؓ کو یہ جس وقت پہنچی خبر
کہ اب فوج شاہی ہے نزدیک تر
تھے جب جنگ کو چار ہی دن رہے
میاںؓ کام اس وقت پر یہ کئے
کچھ عرصہ سے سب اہل بیت امامؑ
میاں کے یہاں ہی کئے تھے قیام
مہاجرؓ بھی مہدیؑ کے تھے کچھ یہاں
پٹن سب کو بھیجے یہاں سے میاںؓ
فضائل میں ہے اس جگہ یہ مقال
میاںؓ اپنا ظاہر کئے یہ خیال

کہا ان سبھوں نے کہ اسوقت یوں
ہے رحمت سے دوری ہماری زبوں

میاں نے کہا کیوں ہو رحمت سے دور
حفاظت تمہاری مجھے ہے ضرور

نہ تم جاتے یاں سے ہو اپنی خوشی
یہ بندہ کو ہے بھیجنا لازمی

ہوا ہے مرے ذمہ امر قتال
ہے شرکت تمہاری سمجھ لو محال

میاں خواجہ نامی مہاجرؓ جو تھے
بجد ہو کے لیکن وہ ہمرہ رہے

بزور و ستم لیکے اک راہوار
بوقت قتال وہ ہوئے تھے سوار

میاں نے کہا یوں تم آئے تو کیا
لگے گا نہ دھکہ بھی تم کو ذرا

دگر نہ یہ سمجھو کہ امر قتال
نہ تھا خاص مجھ پر، تھا میرا خیال

اسی طور وہ گھومتے ہی رہے
نہ مارے کسی کو نہ زخمی ہوئے

فضائل میں مرقوم ہے یہ خبر
کیا میں نے منظوم اس جائے پر

پٹن جب گئے اہلِ بیت امامؒ
گئے دوسرے دن میاں یوں کلام

کسی جائے ہو جانیوالا کوئی
تو اب تین دن کی ہے مہلت دہی

چلا جائے جو بھی جہاں چاہے اب
نہ جانے میں کچھ ریب و شک لائے اب

جو لشکر کا منہ دیکھکر جائے گا
منافق بلاشک وہ کہلائے گا

تھی تاریخ شوال کی آٹھویں
کئے حکم جو اس طرح شاہِ دیںؒ

یہ مرقوم ہے تذکرہ[۵] میں خبر (۵ تذکرۃ الصالحین)
میاں کا ہوا حکم اس طور پر

تو حسبِ رضاءِ میاںؒ جو گئے
میاں عبدِ مومنؒ دولی جیؒ دو تھے

(وعدۂ قتال کے پورا ہونیکی خوشی میں بندگیمیاںؒ کا دشمن کے لشکر کے قریب آنیکی خبر دینے پر فرزند اکبر میاں سید جلال کا منہ مصری سے بھرنا)

کرڑی پر جو دشمن کی فوج آئی تھی
روایت ہے مذکور اس وقت کی

میاںؒ نے یہ اس وقت فرمایا تھا
کرڑی پر جو لشکر ہے ٹھیرا ہوا

خبر اسکے بڑھنے کی جو دے مجھے
یہ بندہ دہن اس کا شیریں کرے

کڈی سے وہ لشکر پس از ارتحال / بڑھا جبکہ تا موضعِ کھاریال
سنائے خبر یہ میاں کے پسر / جلالِ جواں بخت روشن گہر
تومصری کو خود کوٹ کرتب میاں / بھرے اس سے فوراً پسر کا وہاں
کہا شکر حق اب قریب آ گئی / اوا امانت کی ہے جو گھڑی

(شوال کی بارہویں شب کو بندگیمیاںؒ کے حکم سے سب طالبوں کا کبڈی کھیلنا)

تھی شوال کی بارہویں رات جب / نمازِ عشا پڑھ چکے محبوبِ رب
دیے حکم کھیلیں کبڈی تمام / بنا کر دو صف طالباں خاص و عام
دکھائیں یوں اپنی شجاعت کا حال / اور جرأت و ہمت کا اپنی کمال
لگائے کبڈی کے نعرے جواں / تو گونج اٹھا آواز سے آسماں
جو تھے دوڑتے جوش میں شیرِ دیں / دہلتی تھی پیروں کے نیچے زمیں
دیا ایک کو اک نے چکانی جہاں / تو چکرا گئیں بس نگاہیں وہاں
لیا ایک سے ایک ٹکر جو شیر / وہ ٹکر تھی ایسی کہ ہاتھی ہو زبر
نمونہ جو رن کا یہ بازی رہی / کوئی ایک ساعت وہ جاری رہی
دو سردار تھے دو طرف نونہال / شہاب اک طرف اک طرف تھے جلال
جو تھے تابعانِ شہابِ زماں / ہوئے جنگ میں بیکے سب غازیاں
شہید ہونیوالے جو تھے باکمال / بنے تھے وہ سب تابعانِ جلال
تھی مابین دونوں صفوں کے لکیر / وہاں جھکر شاہِ روشن ضمیر
تماشا یہ بازی کا دیکھے تمام / تو خوش ہو کے فرمائے عالی مقام
یہ جوشِ شجاعت کا ہے جو کہ رنگ / کرو اس کا اظہار کل وقتِ جنگ
یہ بازی جو جیتے شہابِ کمال / شہادت کا پیغام پائے جلال

(بارہویں شبِ شوال کو حق تعالیٰ کی جانب سے سب اہلِ دائرہ کو ایمان و مغفرت کی

خاص عطا اور میاںؑ کا سبکو اس بشارت سے سرفراز فرمانا اور سب اہل خانہ کو وصیت و نصیحت)

ہوئی بارہویں شب جو حق کی عطا — صبح حال اس کا میاںؑ نے کہا
کہ معلوم اس شب ہوا ہے مجھے — خدا سے محض اس کے احسان سے
جو اس روز ہیں دائرے میں ترے — یہ سب مرد و زن جملہ بخشے گئے
رحم میں بھی ماؤں کے بچے تمام — شریک اس عطا میں ہوئے لاکلام
ہوئی ہے یہ ایمان کی جو عطا — انھیں بدریوں کا ہے رتبہ ملا
یہ سب طالبوں کو سنا کر میاںؑ — کئے گھر میں بھی جا کے اس کا بیاں
وہیں شاہ دینؓ نے یہ فرما دیا — کہ پہلا یہی روز ہے جنگ کا
کہا بی بی نے ہو کے تب بے قرار — کہ ہے ہمکو کیا حکم اب خوندکار
کہا صبر پر تم ہوں ثابت قدم — تمہارا یہی کام ہے لاجرم
ہوا ہے اب حق سے یہ ایما مجھے — تری اہل کو تو مجھے سونپ دے
میں گہوارۂ حفظ میں اپنے لوں — ہوں محفوظ وہ سب باامن و سکوں
خدا کی حفاظت کے گہوارے میں — یہ بندہ ہے اس وقت دیتا تمہیں
میاں کی بہن تھیں جو خونزا بوا — انہوں نے یہ سنکر میاںؓ سے کہا
کہ ہیں دائرے میں جو بہنیں تمام — یہ ہے عرض انکی اے عالی مقام
کہ فاضل ہیں سب مرد نسواں سے — فضیلت یہ ثابت ہے قرآن سے
بشارت ہے قرآن میں لِلرِّجالِ — عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ جو واضح مقال
خصوصاً جو ہے موقع کارزار — ہیں مرد اس میں ممتاز با اقتدار
خسارت خساست ہمیں ہے نصیب — ہے غم اس کا ہمکو اے حق کے حبیب
کہ کس طرح ہم کو اجر جہاد — رہیں دور و محروم ہم نامراد
میاںؑ نے کہا ظالم آئیں اگر — رہو مستعد اپنی تم جاے پر
جو پھینکو گی تم ان پہ اک مشت خاک — تمہیں اجر دیگا خداوند پاک

یہ اب راہِ حق میں جو ہوگا قتال　　شریک اس میں بیشک ہو تم کل حال
یہ حکمِ شرع صاف ہے تم سنو　　مسلمانوں کی بستی جس جا ہے ہو
وہاں کافراں ظالماں آنکر　　محاصرہ ان کا کرینگے اگر
تو مرد اور زن بندہ آزاد سب　　مجاہد ہوں واں ہوں جو آباد سب
ہوان سب کا بیشک فریضہ جہاد　　وہ پائینگے سب اجر نیکو نہاد
بچے سو ہوں غازی مرے سو شہید　　ہے شوقِ شہادت بھی جوں شوقِ عید
جو ہے تذکرہ کی عبارت یہاں　　کیا میں نے مفہوم اس کا بیاں
کہا پھر یہ خونزا بوا نے وہیں　　یہ سب بہنیں کہتی ہیں اے شاہ دیں
کہ ظالم یہ ہوں ہم پہ حاوی اگر　　ہو کیا صورت حال اے راہبر
میاں نے کہا ہوویں تسلیم تم　　بلا پر ہوں صابر بلا بیم تم
وہ بولیں ہوں تسلیم ہم تا کجے　　کوئی حدِ تسلیم اے شاہ ہے؟
میاں نے کہا تمکو بندہ بنائیں　　تو تم بندگی میں نہ کچھہ عذر لائیں
اگر بیچدیں تمکو بازار میں　　تو اس وقت بھی مطمئن تم رہیں
جو رکھتے ہوں کچھہ ہاتھ اپنے ہنر　　رہیں پاس جسکے وہ دکھلائیں کر
کریں اسکو خدمت سے خوشنودیوں　　کہ آزاد کردے نہ رکھے زبوں
تمنا ہے میری تمام و کمال　　ہو برنام مہدیؑ تمہارا یہ حال
کہ ہوں بند و تاراج و محکوم تم　　مگر یہ ابھی اب کرلو معلوم تم
کسی دور میں سنتِ ایزدی　　کبھی بھی نہ اس طور جاری ہوئی
شہادت جو پائے ہیں پیغمبراں　　رہے انکے محفوظ پس ماندگاں
یوں ہی حفظ حق سے ہوں محفوظ تم　　رہیں حق کی نعمت سے محفوظ تم
یہ مطلع میں ہے جو مبارک کلام　　وہی تذکرے میں ہے دیکھو تمام
جو ہے حاشیہ میں عبارت یہاں　　میں کرتا ہوں اسکو بھی اس جا بیاں
تھا نزدیک آیا جو وقتِ قتال　　تو کی بی بی خونزا نے یوں عرض حال

کہ فرمائیے ہمکو ہے حکم کیا — بہرطور خطرہ کا ہے سامنا
یہ سنکر کلام ان کا بولے میاں — یہ جتنے ہیں اطفال اور سب زناں
خلائق کے ہاتھوں ہوں تاراج و بند — جو بر نام مہدیؑ ہے مجھکو پسند
سوال انکی بابت ہو در حشر جب — کہا جائیگا انکی نسبت یہ تب
کہ بر نام مہدی علیہ السلام — ہوئے بند و تاراج تھے یہ تمام
ولیکن یہ حق کی مشیت نہیں — نہ جاری ہوئی ایسی سنت کہیں
کسی بھی نبیؑ کے نہ اہل و عیال — کہیں دشمنوں سے ہوئے پائمال
نگہبان ہوگا تمہارا خدا — طفیلِ جنابِ امامِ ہداء
اور اک جا پہ یوں روایت ہے یہ — وصیت کی شہؑ کی عبارت ہے یہ
جو تھیں خواہران دائرے کی تمام — یہ فرمائے ان سبکو عالی مقام
کہ ہوتے ہیں ہم راہِ حق میں فدا — جو تم قید ہوں تو نہ جانو برا
جہاں تم رہو انکی خدمت کرو — نہ چھوڑو کبھی ہمت و صبر کو
رہِ حق میں جو قید کی جاؤگی — اسی طور تم حشر میں آؤگی
یہ فرمان ہوگا خدا کا وہاں — کہاں ہیں مری راہ کے کشتگاں
کہ قیدی بنے جنکے اہل و عیال — یہ فرمائے گا قادر ذوالجلال
تو ہم پیش ہونگے خدا کے حضور — یہ فرمائے پھر سرورِ اہلِ نور
میں سونپا خدا کو مری اہل کو — کبھی بال بھی ان کا بیکا نہو
نہو ان کو ایذا کسی طور بھی — عبارت روایت کی پوری ہوئی

(میاں سید محمود سید خوندمیرؓ کے بارے میں بندگی میاںؓ کی وصیت)

میاںؓ نے وصیت جو فرمائی تھی — ہے یہ بھی روایت اسی وقت کی
کہ خوندا بوا اور بعضے عزیز — یہ بولے کہ اے شہ پیران رستخیز
شہادت کی نعمت سے محروم ہو — رہیں کم نصیبی سے موجود جو

وہ خوندکار کی جا پہ دیکھیں کسے — دلِ سوختہ کی جلن تا مٹے
کہا شاہ دیںؒ نے مری جائے پر — ہے سیّدِ محمود رکھو خبر
کرو اسکی خدمت دل و جان سے — صلہ اس کا پاؤ گے رحمان سے
وصیت یہ سب کرکے گھر میں میاں — نکل آئے باہر پھر عالی مکاں

(دشمن کی فوج کا دور سے رونما ہونا اور اسکی بدحالی اور سراسیمگی)

تھا عینلؔ جو بدبخت برگشتہ فال — برا اس کا تھا مارے ہیبت کے حال
وہ جب کھاریال آکے ٹھیرا لعین — تھا مغلوب ہونے کا اسکو یقین
لیا عہد و پیمان لشکر سے سب — دیا انکو قسمیں کہ بھاگیں نہ اب
کیا سات حصے وہ کل فوج کے — ہزاروں سے جو موج در موج تھے
جو دستہ لیا اپنے ہمراہ تھا — سو ہر فرد اس کا تھا مانا ہوا
بہ نقارہ کوبی و طبل و علم — بڑھا وائرے کی طرف چند قدم
تھے نکھا نبل میں شاہ عالی مکاں — صدا شورِ لشکر کی پہنچی وہاں
خبر لشکر آنیکی پھیلی جو تھی — تھی شوقِ شہادت میں یاں بیخودی
برادر تھے اک، نام ان کا کبیر — وہ دوڑے ہوئے آئے پیش امیر
کہا ایک شمشیر دیں خوندکار — یہ بندہ کرے بڑھکے اب کارزار
کروں سب سے پہلے میں دشمن پہ وار — نہیں مجھکو اب طاقت انتظار
میاںؒ نے سنا یہ کلام کبیر — تو خوش ہوکے فرمائے روشن ضمیر
کرو صبر ایسی نہ جلدی کرو — چلو سبکے ہمراہ تم بھی لڑو
جو شمشیریں لے آئینگے دشمناں — اُنہی سے خبر اُنکی لو چلکے واں
جو ہتیار لے آئیں اعدا تمام — سروں پر انھیں کے وہ توڑو تمام
ہو تصدیق مہدیؑ سے نامرد مرد — دکھائے شجاعت بوقت نبرد
موافق اسی کے تھا حال کبیر — میاں کے فقیروں میں تھے جو حقیر

وہ چکرا کے گرتے تھے خوں دیکھکر
ہے اک وقت کا ذکر یہ خوبتر

گئے تھے وہ بازار کو اک دفعہ
وہاں پیش آیا تھا اک حادثہ

کہ اک سخت مجرم کا کاٹے تھے سر
تھا جلاّد کو حکم تشہیر کر

تو جلاّد سر اس کا لیکر وہاں
تھا بازار میں گھومتا ناگہاں

یہ منظر بھیانک جو دیکھے کبیر
گرے ہوش کھوکر وہ مرد فقیر

برادر خبر پا کے فوراً گئے
اٹھا لائے انکو وہ بیہوش تھے

میاںؑ کی بہن تھیں جو خونزا ہوا
میاں سے مزاحاً انھوں نے کہا

فقیروں کا خوندکار کے ہے یہ رنگ
کرینگے جو کل فوجِ شاہی سے جنگ

میاں نے کہا تم یہ کہتی ہو کیا
وہ کی ہے مجھے حق نے قوت عطا

ہوں پُتلے اگر کاغذ وچوب کے
تو بر وقت کام ان سے بندہ یہ لے

مظفر اور اس کا یہ لشکر ہے کیا
ہو اس جیسے گر سات کا سامنا

نظر آئینگے بھاگتے سب کے سب
شکست انکو ہووے گی لاریب اب

یہ ہے حجت دعوی مہدیت
ہو ظاہر بفضلِ خدا ہر جہت

سلیمانی ہیں جو کہ مرقوم ہے
سو اس کا یہ مفہوم منظوم ہے

ہے یہ بھی روایت کہ بولے میاں
کہ دھوکے میں ہیں مبتلا منکراں

وہ سمجھے ہیں ہم کو اقلّ قلیل
کہ ہو جائینگے انکے ہاتھوں ذلیل

پہ جانے رہو تم یہ تحقیق سے
یہ بندہ کا سر تن پہ جبتک رہے

ہے ممکن جھجک رکھتے ہوں کچھ عوام
کہ لیویں بلا خوف مہدیؑ کا نام

مگر خوں سے بندے کے تر ہو زمیں
جو اک مشت بھر خاک رکھو یقیں

کہ بعد اسکے ہو چپے چپے پہ یاں
زبانوں پہ نام امام زمانؑ

نظر آتے ہیں مہدوی اب جو کم
بڑھینگے وہ صبح و مسا دمبدم

بڑے شان و شوکت اور انکا وقار
جو اعداء ہیں انکے وہ ہوینگے خوار

مظفر رہے گا نہ اسکی نسل
ریاست رہے گی نہ اس کا عمل

یہ منکر فسادی ہوں سارے ذلیل | لگے گا نہ عرصہ ہے مدت قلیل
یہ بندہ جو کہتا ہے اس وقت صاف | نظر آئے یہ حال جب بے خلاف
تو سمجھو کہ بندہ جو کرتا ہے کام | بایماء حق ہے وہ سب لاکلام
رضاء نبیؐ اور مہدیؑ سے اب | ہے بندے کا اس وقت پر کام سب
اگر قول میرا یہ پورا نہو | تو کہتا ہوں میں صاف یہ جان لو
کہ نفس و ہویٰ سے کیا جو کیا | مرا کام منجانب حق نہ تھا
تھا نزدیک پہنچا جو وقت قتال | کسی نے میاںؓ سے کیا یہ مقال
مؤید ہیں منجانب حق حضور | نبیؐ اور مہدیؑ سے بھی بالضرور
قتال ہے یہ آسان حضرت کے پاس | نہیں اس سے حضرت کو خوف وہراس
یہ فقراء کے حق میں ہے کار عظیم | اٹھائیں یہ کس طور بار عظیم
کئی ان میں ایسے ہیں اے شاہ دیں | برہنہ جو شمشیر دیکھے نہیں
کئی پشت جنکے نہ جانے ہوں جنگ | وہ کیا جانیں دشمن سے لڑنے کا ڈھنگ
میاںؓ نے کہا فضل معبود سے | وسیلہ سے مہدی موعودؑ کے
یہ سب طالب حق جو ہیں خاص و عام | ہوں بینائے حق چشم سر سے تمام
تجلی کی حالت میں سب حق شناس | سوا اس کے لڑتے رہیں بے ہراس
ہو یوں استقامت کی صورت انھیں | ہوں آسان یوں انکی سب مشکلیں

(دشمن کی فوج نزدیک پہنچنے پر میاںؓ کا سب ساتھیوں کو مستعدی کا حکم)

ہوئی فوج دشمن کی نزدیک جب | منادی یہ کروائے محبوب رب
کمربستہ ہوویں برادر تمام | کہ ہے صورت جنگ اب لاکلام
برادر یہ سنتے ہی تیار ہو | میاںؓ کے ہوئے روبرو نیک خو
چہارشنبہ بارہ تھی شوال کی | کہ بدر ولایت کی آئی گھڑی
تھا بدر نبوت کا نقشہ تمام | وہی ساز و سامان تھا لاکلام

زرہ کل تھے چھ اور تلوار آٹھ — ہے بدر نبوت کا مشہور ٹھاٹھ
میاں کے جو فوجی بہادر تھے سو — نہتے تھے کئی ان میں بھی راہ رو
کمر میں تھے بعضوں کے پتھر بھرے — تھے بعض ان میں لوہے کے ٹکڑے لئے
کوئی لیکے بانسا کیا نوک تیز — کہ برچھے کا دے کام وقتِ ستیز
درختوں کی شاخوں سے کچھ لاٹھیاں — بنائے تھے بعضے کتر کر جواں
تھا شوقِ شہادت میں ہر ایک مست — فلک انکی ہمت کے آگے تھا پست
صلابت تھی ایمان کی اس قدر — نہ ہتیار پر تھی کسی کی نظر
خریدے گئے کئی دفعہ اسلحہ — بکے فقر و فاقہ میں پھر کئی دفعہ
بالآخر لڑائی کی آئی گھڑی — ضرورت تھی کئی اک کو ہتیار کی
ادھر تھے یہ بے ساز و ساماں فقیر — ادھر تھا ہزاروں کا جم غفیر
ادھر جان دینے کی تھی آرزو — ادھر بچکے جانیکی تھی جستجو
ادھر فوج شاہی ہزاراں ہزار — ادھر ساٹھ فقراء تھے مردانِ کار
یہ تھا خاص اعجاز حضرت امامؑ — جو اتنے فقیروں سے بھاگے تمام
جو تھی حجت دعوی مہدیت — وہ پوری ہوئی اس طرح ہر جہت
شبہ کا نہ باقی رہا تھا محل — پہ باقی رہے منکرین ازل
یہ مضمون سلیمانی کا تھا تمام — میں لکھتا ہوں اب تذکرہ کا کلام
ہوئے جبکہ تیار بہر قتال — وہ شاہ شجاعان روشن خصال
کسی نے زرہ ایک لا کر کہا — کہ خوندکار پہنے رہیں اب زرہ
تو ہمت شجاعت سے سب جاں نثار — کرینگے بہت شوق سے کارزار
ہو اب ظالموں کا جو یاں قتل عام — کھڑے ہو کے خوندکار دیکھیں تمام
میاںؑ نے کہا جس گھڑی کردگار — لیا تھا یہ سر تن سے میرے اتار
نہ تھا تن پہ میرے زرہ اس گھڑی — ہے یہ وقت وقتِ امانت دہی
بچاؤں اپنے سر کا کروں کس لئے — ادا امانت سے منہ پھیر کے

ملک راجہ کو پھر دکھا کر کہا — زرہ اسکو زیبا ہے دیکھو بھلا
جوان دلاور ہے یہ پیلتن — زرہ یہ کرے اپنا زیبِ بدن

(بندگی میاںؓ کا چالیس فقیروں کو دائرے کی حفاظت کیلئے رکھکر ساٹھ فقیروں کے ساتھ میدان جنگ میں جانا)

بوقت صبح شور برپا ہوا — کہ لشکر ہے کھا بنیل پر آگیا
میاںؓ کے تھے ہمراہ سو جاں نثار — سواران میں تھے ساٹھ مردانِ کار
پیادے تھے چالیس جو طالباں — انھیں دائرے پر ہی رکھے میاںؓ
تمام اہلِ دائرہ کو اک جا کر — تھے گرد انکے خط کھینچے اک راہبر
وہ چالیس پیادوں کو دکھلا کے تب — یہ فرمائے ٹھیرو یہاں سب کے سب
یہ دیکر انھیں حکم وہ راہبر — تھے آمادہ جانے کو جب جنگ پر
تھے شمشیر پر ہاتھ ڈالے میاں — گلے سے لگے آ کے محمود واں
ادھر نور دیدہ گلے کا تھا ہار — اودھر سامنے عرصۂ کارزار
اس اثناء میں حماد روشن رواں — کئے عرض آکر اے شاہ زماں
ہے حاضر مویشی کا نگرانِ کار — وہ ہے طالبِ حکم اے خوندکار
مویشی کے بارے میں ہے حکم کیا — عمل ہو وہی جسکی ہووے رضا
میاںؓ نے یہ حماد سے تب کہا — یکے گھوڑے کے دانہ کی فکر کیا
ہمارے تن و جان اور اہل و عیال — ہماری جو پونجی ہے یا جو ہے مال
سو ہم نذرِ حق پہلے ہی کر چکے — گواہ اس کے مہدیِ ہادیؑ ہوئے
کیا حق نے قدرت کے ہاتھوں قبول — یہ سر جو امانت ہوا ہے وصول
نہیں سر سے اوپر کوئی چیز بھی — مثل ہے یہ مشہور گجرات کی
جب آیا ہے وقتِ امانت دہی — تو ہے بات اب کونسی فکر کی
مگر بعد بندے کے جانے رہو — اٹھائے ان اشیاء سے اک ذرہ جو

تو حق اس سے لیوے گا اس کا حساب — جواب حق کو دے گا وہ خانہ خراب

یہ کہکر میاںؓ نے پڑھا اک کبت — عیاں جس سے ہے عہد کی اہمیت

کہ سر جائے لیکن نہ وعدہ ٹلے — جوانمرد ٹلتے نہیں عہد سے

کبت جو کہ ہندی میں منظوم ہے — سلیمانی میں یوں وہ مرقوم ہے

بچن جھیلیو بل راے بچن کوروں کل کھپیو — بچن جھیلیو کرنا دیب بچن پانڈو بن سنبھیو

بچن جھیلیو ہری چند نیچ گھر نر سنبھیو — بچن جھیلیو ہر یرام لنک بھبیکن ٹھیو

کہے بیتال سنہو بکرم نر کبیئں جیہا کیٹے — جو سر جائے تو جائے بولیو بچن نہ پلٹیے

کبت پڑھکے جب شاہ آگے بڑھے — مقابل میں تھے دشمناں سب کھڑے

(سید یحییٰؒ کی نظر کے اثر سے دشمن کا آگے نہ بڑھ سکنا اور بندگی میاںؓ کا نور نظر کو گھر بھیجنا)

روایت اک آئی ہے اس جاے پر — تھی جب فوج دشمن کی پیش نظر

میاںؓ کے تھے آغوش میں نونہال — وہ محمود دیں شاہ روشن خصال

نظر تھی جو محمود کی فوج پر — نظر کا یہ انکی تھا اس دم اثر

ہوئے فوج اعداء کے بستہ قدم — نہ تھا آگے بڑھنے کا گویا کہ دم

کھڑے جس جگہ تھے وہ ظالم تمام — نہ وہ بڑھکر آ نیکا لیتے تھے نام

میاںؓ نے جو دیکھا یہ منظر عجیب — کہا کیوں یہ آتے نہیں ہیں قریب

ہوا حق سے معلوم اسے خوندمیر — ہے آغوش میں تیرے مہر منیر

نظر اسکی جب تک عدو پر رہے — مجال اسکی کیا ہے جو آگے بڑھے

وہ لائینگے اسکی نظر کی نہ تاب — مقابل نہ آئینگے خانہ خراب

کیا پھر میاںؓ نے اسی دم جدا — وہ لخت جگر کو بصبر و رضا

تو اعداء نظر آئے بڑھتے ہوئے — میاں بھی سواروں کو لیکر بڑھے

لگے بدکلامی جو کرنے لعیں — میاںؓ نے بہ نرمی کہا یہ وہیں

خلافِ شرع مت کرو یوں کلام
یہ فرما کے وہ شاہ عالی مقام

عناں اپنے گھوڑے کی پھیرے ذرا
پلٹتے دکھائی دیئے مقتدا

الٰہداد نے جبکہ دیکھا یہ حال
کہا پہلے ہی ہونا تھا یہ خیال

میاںؓ نے کہا ہنسکے ایسا نہیں
جو ہووے پشت عدو کو ہے ظالم لعین

یہ مقصود بندے کا ہے اس گھڑی
کہ ظالم کریں انتہا ظلم کی

وہ حملہ میں اب پیش دستی کریں
جواب اس کا اچھی طرح دیکھ لیں

یہ فرما کے پھر اسپ پھیرے میاںؓ
قطعہ ایک پڑھکر یہ شاہ زماں

قطعہ

میدانِ وصلت ہر کسے سر می دہد گو می برد
من نیز از جاں خواستم سر می دہم گو می برم

من می روم تا بنگرم چندیں کہ کشتہ بر درت
اینک میان کشتگاں خود را سپردہ می روم

جو اس قطعہ کا صاف مفہوم ہے
سو دیکھو وہ اس جا پہ مرقوم ہے

یہ میداں ترے وصل کا جاں ستاں
جو سر دوے وہ لے جاوے بازی یہاں

تمنا ہے میری بھی اب جان دوں
ترے وصل کا گیند میداں سے لوں

بڑھا ہوں میں اب دیکھنے کے لئے
کہ کتنے ترے در پہ کشتہ ہوئے

اپنی کشتگانِ وفا میں شمار
ہے مقصود میرا بھی اب آشکار

یہ فرما کے وہ شاہ عالی مکاں
بڑھے جوشِ فرحت میں شادی کناں

بنامِ خدا لے کے شمشیر جب
اسے کھینچنا چاہے محبوبِ رب

کوئی چار انگل کھنچی تیغ تھی
نیام ہاتھ سے تھی نہ نکلی ابھی

اسی وقت پہنچا یہ حکم خدا
اے خوندمیر دیکھ آسماں پر ذرا

میاں نے فلک پر یہ دیکھا سماں
فرشتے تھے تلواریں کھینچے وہاں

اسی چار انگل کی مقدار میں
چمک دیکھی ہر اک کی تلواریں

ہوا حکم اگر تیغ اپنی تمام
کرے گا تو اس وقت پہ بے نیام

تو سب اہلِ عالم ہوں مقتول اب
سمجھہ تیغ رانی نہ مقتول اب

نکر تیغ کو اپنی تو بے نیام
رہے تا کہ قائم جہاں کا نظام

سلیمانی اور تذکرہ کا بیاں
جو ہے اس کا مفہوم ہے یہ عیاں

بیاں حاشیہ صـ۱۷۲ میں جو مرقوم ہے
میں لکھتا ہوں جو اس کا مفہوم ہے

وہ بدرُ الہدیٰ شاہدِ ذو الجلال
سواری کیا جب برائے قتال

تو فرمان پہنچا کہ حکم قضا
جو ہونا تھا جاری سو وہ ہوچکا

کرے صبر اگر تو تو ماجور ہو
اگر مضطرب ہو تو مہجور ہو

میاںؑ نے جو تلوار لی اس گھڑی
ہوئی حق سے فوراً وہیں آگہی

کہ سیدِ خوندمیر! تیری یہ تیغ
سمجھ لے تو اسکو ہے میری یہ تیغ

اگر تو ہوا اس گھڑی تیغ زن
تو باقی رہے گا نہ کوئی بدن

میاں نے نظر آسماں پر جو کی
تھے تلواریں کھینچے فرشتے سبھی

وہیں تیغ کو کرکے فوراً نیام
لئے ایک برچھا وہ عالی مقام

وہ برچھا تھا یا حربۂ آتشیں
جلائے گئے جس سے اعدائے دیں

سلیمانی میں ہے عبارت یہاں
کہ برچھا وہ ٹوٹا تو شاہِ زمانؑ

لئے ایک کوڑا وہ تھا اژدہا
کبھی دستِ موسیٰؑ کا تھا جو عصا

غرض جبکہ میداں میں آئے حضور
بتاکید تھے یہ سنائے حضور

کہ جو نام مہدیؑ سے چاہا اماں
تو ہاتھ اس سے روکو نہ لو اسکی جاں

دو لشکر مقابل ہوئے جس گھڑی
تجلّیِ حق مومنوں پر ہوئی

تجلّی کے عالم میں جتنے تھے یاں
سمجھتے تھے اعداء کو جوں چونٹیاں

نہ تھی جرأت صلابت جو انکو نصیب
تو اعداء پہ چھائی تھی ہیبت عجیب

تھا جب گرم ہنگامۂ رستخیز
الہداد ؓ سے بولے شہؑ اے عزیز

نظر آرہا ہے تمہیں کچھ یہاں
وہ بولے کہ اے شاہ عالی مکاں

تجلّیِ حق کا ہوا ہے ظہور
ہے چھایا ہوا اب تجلّی کا نور

خداوندِ واحد کی ہے اب نظر
اودھر قہر سے اور یہ رحمت ادھر

یہاں سے جو پر زور پھر رن پڑا ۔ گرا جس پہ قابو جسے بن پڑا
ہوا گرم ہنگامۂ کارزار ۔ تھے سرگرم پیکار مردانِ کار
وہ ساعت صدا جو کہ آتی رہی ۔ صدا تھی وہ شمشیرِ خونریز کی
مقابل ہزاروں کے یاں ساٹھ تھے ۔ لائک مگر ساٹھ کے ساتھ تھے
خدا کی یہ قدرت کا اک راز تھا ۔ یہ مہدیِ ہادیؑ کا اعجاز تھا
نرالی یہ واقع ہوئی جنگ تھی ۔ کہ عقلِ بشر اس جگہ دنگ تھی
تھی عقیلؒ کو جو دھاک پوری ہوئی ۔ کہ قوت جو تھی اسکی جاتی رہی
میاںؒ اور میاںؒ کے جو تھے جاں نثار ۔ بڑھے کاٹتے اس طرح آشکار
قدم جو تھا آگے نہ پیچھے ہٹا ۔ کیے وار جس پر نہ خالی گیا
وہ کشتوں کے پشتے لگانے لگے ۔ جو تھے سرغنے منہ چھپانے لگے
نشانے جو ہاتھی بنے تیر کے ۔ پھرے اپنے لشکر ہی کو روندتے
جو دشمن کی توپیں تھیں لائی ہوئیں ۔ پیامِ اجل خود انھیں کا بنیں
میاںؒ کا جو برچھا تھا اک اژدہا ۔ سو وہ سینکڑوں کو نگلتا رہا
نظر قہر کی جس کسی پر پڑی ۔ اسی آن موت اس کی واقع ہوئی
گیا ٹوٹ برچھا تو کوڑا لئے ۔ شہِ دین اعداء کے جب واسطے
وہ کوڑا بھی تھا اک قہرِ خدا ۔ پڑا جس پہ کام اس کا پورا کیا
سوار اور گھوڑا ہوئے دو سے چار ۔ خدا کے غضب کی پڑی ایسی مار
میاںؒ کا تھے فرّ اک تھا جے کبیر ۔ دکھائے شجاعت عجب بے نظیر
چکھایا مزہ ظالموں کو تمام ۔ دیا سینکڑوں کو اجل کا پیام
ہوئیں سات فوجیں جو یوں منہزم ۔ تو عقیلؒ کا نکلا برے طور دم
سراسیمہ ہوکر وہ بھاگا پلید ۔ سنبھلنے کی صورت نہ دیکھا یزید
تھے کچھ اس کے ہمراہ جو خانہ خراب ۔ لگے بھاگنے وہ بصد اضطراب
وہ بھاگے چلے جا رہے تھے لعین ۔ ملے قاضی شہ تاج انکو وہیں

وہ بولے کہ بھاگو نہ بیجان یوں — نہ چھوڑو لڑائی کا میدان یوں
تمہارا تھا کہنا کہ فقرا ہیں چند — کرینگے انھیں قتل و تاراج و بند
کہو تو شجاعت وہ سب کیا ہوئی — یہ کیوں فکر اب بھاگنے کی پڑی
خجل ہوکے قاضی سے بولا لعیں — کہ یہ وقتِ طعن اے برادر نہیں
ہیں اس وقت لالے پڑے جان کے — کہ دشمن ابھی تک ہیں پیچھے پڑے
یہ کہکر لیا پھر وہ راہِ گریز — جو میداں میں تھے ان سے تھا اب ستیز
میاںؒ اور فقراء میاںؒ کے تمام — تھے مصروف پیکار با جوش تمام
لیا جبکہ عینل نے راہِ فرار — جو باقی تھے بھاگے بحالِ نزار
صبح سے ہوا تھا جو آغازِ جنگ — ظہر تک تھی آوازِ تیغ و تفنگ
جب اعدا نے دیکھا کہ بگڑا ہے کام — رہا لڑنے والوں کا باقی نہ نام
زرہ پوش کٹ کٹ کے ٹکڑے ہوئے — ہزاروں ہی زخمی تھے سکڑے ہوئے
نبچے تھے جو ظالم بحالِ نزار — کئے جبکہ میدان سے وہ فرار
تعاقب کئے ان کا شیرانِ دیں — تو ڈیڑھ کوس تک وہ نہ ٹھیرے کہیں
دلوں پر تھا انکے وہ طاری خطر — نہ لی ایک کی ایک نے کچھ خبر
نہ تھی کچھ خبر راہ و بے راہ کی — یہ تھی فکر آئیں نہ پھر ھدوی

عین الملک اور اسکے ساتھیوں کا میدانِ جنگ سے بھاگ کر کھانبیل کے ایک جنگل میں پہنچکر دم لینا اور دائرے کے موروں کا وہاں پہنچکر انکو پریشان کرنا

جو میداں سے بھاگا تھا عینل لعیں — وہ جنگل میں جاکر تھا ٹھیرا کہیں
لگا کر پتہ اس کا ساتھی جو تھے — اسی جا پے جنگل میں جاکر ملے
تباہی و خواری کا اپنی بیاں — بصد درد و اندوہ کرتے تھے واں
اسی اثناء میں آیا جو وقتِ غروب — لطیفہ ہوا اس جگہ ایک خوب
میاںؒ دائرے میں جو پالے تھے مور — وہ موروں نے دکھلائی دشمن کو گور

اندھیرے میں آکر گرے سبکے سب ہوئی بھڑبھڑاہٹ وہ بے طور تب
لعینوں کے جی تھے جو چھوٹے ہوئے اس آواز سے وہ لگے کانپنے
انھیں ہوگیا یہ گمانِ قوی تعاقب میں یاں آگئے مہدوی
وہ بھاگے وہاں سے سراسیمہ حال تھے پہلے ہی سے نیمجاں اور نڈھال
مرے ایک پر ایک گر گر وہاں اضافہ ہوئے سینکڑوں زخمیاں
پڑے بدحواسی میں سارے لعین جو تھا ساز و سامان چھوڑے وہیں
ہوا بعد ازاں انکو معلوم جب کہ یہ کھیل موروں کا تھا بوالعجب
ندامت سے ڈالے گریباں میں سر پڑے سب کے سب اک جگہ آنکہ
جو عینل کے لشکر کا سامان تھا جہاں جو تھا ویسا ہی چھوڑا گیا
میاںؒ کی یہ تاکید تھی اے عزیز نہ لیں اسلحہ کے سوا کوئی انکی چیز
غنیمت کے طور ان کا لے گا جو مال نہ پائے گا ہرگز جزائے قتال
سلیمانی میں ہے جو مرقوم سب لیا میں نے اس کا ہے مفہوم سب

(عین الملک کی شکست و رسوائی اور بندگی میاںؒ کا میدانِ جنگ سے بفتح و ظفر لوٹنا)

جو عینل کے لشکر کی تھی ابتری وہ اپنوں پرایوں نے سب دیکھ لی
ملک بڈھا عینل کے ہمرہ جو تھے تماشا لڑائی کا دیکھے ہوئے
وہ عینل سے ہنسکر کئے یوں کلام کہا ہے فقیروں نے تمکو سلام
شجاعت کا کیا پوچھنا آپ کی دیئے ڈال ہتیار سب مہدوی
دیا آہ بھرکر یہ عینل جواب ملک دے رہا ہے تو مجھکو عذاب
بچا ہوں میں برچھے سے خوندمیر کے پر اب مارتا ہے تو برچھے مجھے
غرض جبکہ پہنچا تھا وقتِ ظہر شہِ دینؑ لوٹے بفتح و ظفر
بیاں قاتلوا کا ہوایاں تمام قتلوا کے ہے باب میں اب کلام

(دائرے کے محافظ پیادوں کی شہادت اور بندگیمیاںؒ کی دائرے کو مراجعت)

تھے جس وقت میدانِ رن میں میاںؒ ۔۔۔ تھے دائرے پہ چالیس تن پاسباں
خبر پا چکے تھے یہ اعداء دین ۔۔۔ گرے دائرے پر بھی آ کر لعین
کئے حملہ آکر جو یاں نابکار ۔۔۔ تھی تعداد اُنکی کوئی دو ہزار
ہٹتے پیادوں سے یہ کر کے جنگ ۔۔۔ ہوئے کھپ کھپا کر لڑائی سے تنگ
بہت سارے فقرا ہوئے یاں شہید ۔۔۔ بہت کھپ چکے اُس طرف بھی پلید
زبوں حال باقی جو تھے ظالماں ۔۔۔ ہوئے فوجِ عنیل کی جانب رواں
میاںؒ جب فتحیاب واپس ہوئے ۔۔۔ تو اثنار رہ میں یہ ظالم سے ملے
ملی فوج کے بھاگنے کی خبر ۔۔۔ ہوا انکو اپنی ہلاکت کا ڈر
یہ عنیل کے ساتھی دکھائی دئے ۔۔۔ تو پھر غازیاں ان پہ حملہ کئے
تھا ہیبت کے مارے زبوں ان کا حال ۔۔۔ اٹھائے یہ تنکوں کو ہتیار ڈال
بچانے کو جاں لیکے نام امامؑ ۔۔۔ کہے الاماں ظالماں وہ تمام
بچے اس طرح سے وہ سب نابکار ۔۔۔ بمکر و فریب ہو گئے سب فرار
میاں سب فقیروں کو ہمراہ لے ۔۔۔ وہاں سے طرف دائرے کے بڑھے
ملی راہ میں شاہِ دینؑ کو خبر ۔۔۔ کہ پائے شہادت برادر ادھر
میاںؒ نے یہ افسوس کر کے کہا ۔۔۔ یہ معلوم ہوتا اگر ماجرا
اماں لیکے ہم سے ہوئے جو فرار ۔۔۔ نہ اُن میں سے بچتا کوئی نابکار
وہیں راہ میں ایک جا ٹھیر کر ۔۔۔ پڑھی شاہ دینؑ نے نمازِ ظہر
نمازِ ظہر پڑھ چکے حضرتؓ وہیں ۔۔۔ تلے جھاڑ کے تھے جو بیٹھے کہیں
لعیں اس جگہ ایک روپوش تھا ۔۔۔ تھا تیر و کماں ساتھ اپنے لیا
وہ اک سمت سے آکے پھینکا جو تیر ۔۔۔ سو وہ چشمِ شہؑ میں ہوا جائے گیر
وہ ظالم ہوا واں سے ایسا فرار ۔۔۔ دکھائی دیا پھر نہ وہ نابکار

لگا تھا وہ جو تیر حسب قضا — نہ پیکاں ہوا چشم شہ سے جدا
خدنگ کو جدا تب کیئے کاٹکر — دیئے باندھ پٹی سے پیکان پر
جو پہنچا تھا اک آنکھ کو یوں گزند — ہوئی درد سے دوسری آنکھ بند
ہوا یہ شہادت کا شہؒ کی سبب — لڑائی ہوئی دوسرے بار جب
سواراں میاںؒ کے جو ہمراہ تھے — بہت زخم وہ بھی تھے کھائیے ہوئے
کسی کو مگر کچھہ نہ تھا اضطرار — شہادت کا باقی تھا اب انتظار
جو چشم مبارک ہوئی شہؒ کی بند — یہ فرمائے اس حال میں ارجمند
دیا ہے مجھے درد یہ میرا رب — عطا کچھہ کرے گا عوض اسکے اب
تھا پیکاں گڑھا حلقہ چشم میں — نہ تھا فرق کچھہ شاہؒ کے عزم میں
تھا اس حال میں جو سکون وقرار — عطار خدا تھی یہی آشکار
ملے گی نہ ہرگز کہیں یہ مثال — کہ ہو آنکھ میں تیر دل بے ملال
اسی حال میں شاہؒ ہوکر سوار — کئے دائرے میں تب آکر قرار
کنارے پہ تالاب کھانبیل کے — میاںؒ سب شہید ونکو مدفون کئے
ہیں مدفوں دریک قبر پرنور سب — سو ہیں گنج شہدار وہ مشہور سب
ہوا وقت شب دفن کا انتظام — تھے شہدار وہ چالیس عالی مقام
روایات میں انکے ہیں نام جو — میں لکھتا ہوں اس جا سے پر دیکھ لو
تھے یعقوب اک سید نوجواں — خسر جنکے موسوم تھے قاضی خاں
تھے شاہ جی اور مانک جی ولیج کے — میاں تاج ساکن اساول کے تھے
میاں تاج دیں تھے جو جالور کے — پٹن کے حسام الدین بھی ایک تھے
میاں قطب دیں بن رفیع خوش سیر — تھے کالا ابن یوسف بھی اک نامور
تھے پیر محمد عطا کے پسر — تھے ملتان کے پیر محمد دگر
میاں عبداللہ اک تھے ملتان کے — براہیم ملتانی بھی ایک تھے
تھے ماڑندرانی جو دیں کے حسام — تھے احمد شمس ایک عالی مقام

تھے قاسم[15] شمس اک گرامی لقب | میاں خاں[16] کمانگر بھی تھے منتخب
پھر گر تھے محمود[17] اک نامدار | تھے محمود[18] بنگالی اک مرد کار
سلیمان[19] سندھی سے تھے اک نامور | سلیمان[20] جالوری سے تھے مشتہر
بہاء الدین[21] ہندستانی تھے ایک | میاں[22] سدھن ہندی سے تھے اک مرد نیک
میاں اک جلال الدین[23] تھے ذی مقام | براہیم ہندی[24] سے تھے اک نیکنام
براہیم[25] راجن سے تھے نیکوخصال | حسن[26] ابن فیروز سے تھے باکمال
حسن[27] بن علی ایک سے تھے نامور | حسن[28] بن میاں بھائی بھی تھے دگر
میاں بھائی بھی اک تھے منگلور کے | میاں[30] پیر جی ابن یوسف بھی تھے
میاں شیخ جیو[31] سے تھے سیاہ مرد نیک | برادر علی کے تھے یوسف[32] بھی ایک
میاں[33] بڈھو نامی سے تھے اک نامدار | میاں[34] لاڑ ڈبھوی کے تھے مرد کار
میاں چھیٹ[35] بلوچ بہادر تھے فرد | میاں پیر جمشید[36] سے تھے نیک مرد
تھے اک شمس[37] دیں اہل ہندوستاں | کمال[38] الدین ہندی بھی تھے پہلواں
علاء[39] الدین تھے ایک ویلور کے | مزین سے تھے حسان[40] جالور کے
میاں الھن[41] تھے اہل ہندوستاں | رہیں رحمت حق میں سب جاوداں
سلیمانی اخبار الاسرار سے | شہیدوں کے اسماء ہیں لکھے گئے
زیادہ ہیں چالیس پر جنکے نام | پیئے بعد چند دن شہادت کا جام
ہوئے سامنے جو میاں رض کے شہید | وہ چالیس سے تھے طالبانِ رشید
میاں رض کے جو ہمراہ سے تھے عالی مقام | پیئے ساٹھ میں دو شہادت کا جام
تھے دائرے میں اڑتیس میداں میں دو | ہوئے جملہ چالیس یوں جان لو
ہوئے قاتلوا کے گواہ دو جواں | رہے مابقی غازیاں زخمیاں
یہ تھا حال سب بارہ شوال کا | سنو تیرھویں روز کا ماجرا

(شوال کی تیرھویں کی روداد بندگیمیاںؓ کی خدمت میں ملک شرف الدین باڑیوال جاگیردار سدراسن کی آمد غازیوں کے علاج معالجہ اور انکے خورد و نوش کے انتظام کے بعد ملک شرف الدین کی درخواست کی بناپر بندگیمیاںؓ کا سب اہل دائرہ کیساتھ سدراسن جانا)

صبح بدرِ کامل کا لائی پیام — ملک لیکے اترے فلک سے سلام
میاںؓ اور میاںؓ کے سب ہمراہیاں — تھے بدرِ ولایت کے سب غازیاں
بدن سبکے تھے گرچہ زخموں سے چور — تھا شوق شہادت میں کیفِ سرور
لگے تھے بہت زخم کاری مگر — نہ تھی زخمیوں کی کچھ ان پر نظر
تجلیِ حق سے جو تھے بہرہ یاب — تھے سب شادماں کچھ نہ تھا اضطراب
نہ تھا بھوک اور پیاس کا کوئی نام — تھا ذکرِ خدا اور نمازوں سے کام
لیئے ساتھ ہمراہیوں کو حضور — تھے دائرے میں ساکن بحالِ سرور
حضوری میں تھے سارے خورد و کلاں — میاںؓ تھے سبھوں پر نوازش کناں
میاںؓ کی تھی آنکھوں پہ پٹی بندھی — کسی قدر اک آنکھ لیکن کھلی
میاںؓ کی نظر سے تھا دوری کا غم — کیا دور خالق بلطف و کرم
جو نظرِ مبارک میاں کی پڑی — تنِ مردہ میں سبکے جان آگئی
اس اثناء میں آئے ملک شرفِ دیں — میاںؓ سے ملے آکے اندوہ گیں
مصدق تھے مہدیؑ کے وہ نامور — میاں کے مریدوں میں تھے ذی اثر
سدراسن تھا جاگیر کا انکی نام — ہے کھانبیل سے جو بیس میل وہ مقام
خبر تھی یہ انکو کہ ہوگا قتال — تھا شرکت کا انکو ہمیشہ خیال
یہاں آنیکی دھن میں تھے راتدن — موانع تھے درپیش لیکن کٹھن
ہوئی بارہ شوال کو جنگ جب — خبر پاکے وہ ہوگئے مضطرب

چلے سمتِ کھانبیل اسی وقت وہ — تھے دارین کے صاحبِ بخت وہ
مصدق سپاہی جو پاس اُنکے تھے — وہ پروانہ وار انکے ہمراہ ہوئے
تھے اسی وہ یا ساٹھ تھے کل سوار — چلے نام مہدیؑ پہ ہونے نثار
سنے جنگ کا آکے جبدم وہ حال — کئے سخت اظہار رنج و ملال
کہ شومیِ قسمت سے یہ کمتریں — رہا دور قدموں سے اے شاہ دیں
رکھے اپنا حضرت کے قدموں پہ سر — لگے کرنے زاری وہ روشن گہر
اٹھے درد کے حال میں تب میاںؓ — گلے سے لگائے انھیں اس زماں
کہا پھر کہ اے شرفِ دیں غم نہ کر — شہادت سے ہووے گا تو بہرہ ور
فتح تھی فقیروں کے جو نام کی — نہ تھی اس میں ممکن تری حاضری
جو تو جنگ میں کل کی ہوتا شریک — خلائق کو ہوتا گماں ٹھیک ٹھیک
کہ گجرات کا ایک نامی امیر — تھا فقراء کی امداد پر تا اخیر
اسی کی شجاعت کا تھا یہ اثر — کہ لوٹے ہیں فقراء بفتح و ظفر
نہ تھا جنگ میں کل کی تو جو یہاں — یہ تھی حکمت خالقِ دو جہاں
مگر ایک افسوس بندے کو ہے — ترے دیکھنے کی تھی کل ایک شئے
شجاعت جو دکھلائے بھائی کبیر — وہ منظر تھا اے شرفِ دیں دلپذیر
کہ بندہ کا فتراک تھامے ہوئے — برادر وہ دادِ شجاعت دیے
یہ بندہ جسے مارنے کو بڑھا — لپک کر یہ اس کا کئے سر جدا
وہیں لیکے ہتیارِ مقتول کے — ضرورت جسے دیکھی اسکو دیے
اڑا آتا عدو کو تھا یہ جنگجو — اڑاتا ہے جوں باز کنجشک کو
پلک مارنے کی نہ لگتی تھی دیر — سوار ہو کہ پیادہ وہ ہوتا تھا ڈھیر
زہے بخت بیدار بھائی کبیر — کریں مدح جنکی بشر خورد میر
میاںؓ نے یہ پھر شرفِ دیں سے کہا — کہ اب زخمیوں کی خبر لو ذرا
مداوا کرو ہو سکے جس قدر — بندھو پٹی ہر ایک کے زخم پر

غذا کا بھی انکی کرو انتظام ۔۔۔ کہ بھوکے ہیں کل سے برادر تمام
جو حاضر ہے غلہ خدا کا دیا ۔۔۔ اسے جلد پکوا کے لاؤ بھلا
کمربستہ فوراً ہوئے شرفِ دیں ۔۔۔ بجا لائے ہر حکم فوراً وہیں
بہت جلد وہ زخمیوں کا علاج ۔۔۔ کئے حسبِ ارشاد عالی مزاج
وہ کھچڑی کا منگوا کے سودا تمام ۔۔۔ کئے جلد پکوان کا انتظام
سویت ہوئی تب بحکم میاںؓ ۔۔۔ ہوئے سیر سب کھا کے پیر و جواں
مٹا بھوک سے جن کو تھا اضطرار ۔۔۔ ہوا اسکو کامل سکون و قرار
میاںؓ سے کئے عرض تب شرفِ دیں ۔۔۔ تمنا یہ رکھتا ہے اب کمترین
کہ سدراسن یاں سے چلیں خوندکار ۔۔۔ لئے اپنے ہمراہ سب تابعدار
تو ہو زخمیوں کی وہاں دیکھ بھال ۔۔۔ بتدبیرِ احسن بوجہِ کمال
جو ہو حکم عالی تو بندہ ابھی ۔۔۔ تگ و دو کرے حمل اور نقل کی
میاںؓ نے یہ کی عرض انکی قبول ۔۔۔ کلی آپکے دل کی ہوئی کھلکے پھول
وہ سب کھاچیں اپنی دیہات سے ۔۔۔ اسی دم طلب ہر جگہ سے کئے
ہوئے نکلے یاں سے میاںؓ کو رواں ۔۔۔ بہمراہی جملہ خورد و کلاں
تھا پنجشنبہ شوال کی تیرھویں ۔۔۔ جو کھانبیل سے واں گئے شاہ دیںؓ
وہاں ایک ہی رات رہنا ہوا ۔۔۔ صبح پھر ہوا سامنا جنگ کا

(شوال کی چودھویں تاریخ جمعہ کے دن دوسری جنگ بمقام سدراسن بندگیمیاںؓ اور آپکے سب ہمراہیونکی شہادت)

فراری تھا عینلؔ جو کھانبیل سے ۔۔۔ بہت منفعل اپنے تھا فعل سے
بچے ہمراہی بھی اسکے جو بچ رہے ۔۔۔ ندامت سے سر اپنے ڈالے ہوئے
بہت آہ و زاری وہ کرکے پلید ۔۔۔ کئے عہد و پیمان باہم شدید
کہ فقرار سے یوں فاش کھاکر شکست ۔۔۔ کریں ہم نہ اب حوصلے اپنے پست

مرینگے یا مارینگے اب ہم تمام
ہٹیں گے نہ میدان سے ایک گام

ملے رہزنوں موش خواروں سے سب
دیئے اُنکو زر کی طمع بے ادب

نہ تھا اپنی طاقت پہ جب اعتماد
مدد رہزنوں سے لئے بدنہاد

لئے اس طرح ایک فوج گراں
دوبارہ بڑھے جنگ کو ظالماں

تھی تاریخ چودہ جمعہ کا تھا دن
سدراسن میں تھے شاہِ دیں مطمئن

علی الصبح دشمن کی آمد ہوئی
صدا گونجی نقّارۂ جنگ کی

تو نوبادۂ باغ بدرالہدیٰ
خجل جسکے جلوہ سے شمس الضحیٰ

ولایت کے گلشن کا سروِ چماں
جلالِ جواں بخت روشن رواں

مسرت کناں آیا پیشِ پدر
کہ باباجی لشکر ہے نزدیک تر

میاںؒ نے کہا شکرِ حق صد ہزار
کیا وعدہ حق اپنا پروردگار

یہ فرمائے شہ اب ہیں گھڑیاں کٹھن
ہماری شہادت کا ہے آج دن

کریں آگے بڑھکر قتال و جدال
نہوں غمزدہ تاکہ اہل و عیال

کہ دیکھیں وہ گر منظرِ ہولناک
مبادا کہ ہوں رنج و غم سے ہلاک

الہدادؒ کا تن تھا زخموں سے چور
تھا شوق شہادت کا لیکن وفور

اٹھے وہ بھی تھے جنگ کے واسطے
میاںؒ انکو یہ کہہ کے ٹھیرادئے

کہ اے بھائی دادو سنو میری بات
تمہاری ہے باقی ابھی کچھ حیات

تمہارے ہی رہنے میں رازِ خدا
کہ ہو یار برداری دائرہ

مری جائے پر رہیے اے خوشخصال
کرو میری اولاد کی تم سنبھال

ہے شوقِ شہادت تمہیں اے عزیز
نہ محروم ہونگے تم اے باتمیز

لگے ہیں یہ جو زخم تمکو شدید
انہی سے تم ہوینگے آخر شہید

گذر جائے گی اک مدت جہاں
تو یہ زخم ہونگے ہرے ناگہاں

ہو رحلت تمہاری شہادت کے ساتھ
کروگے بہرحال نعمت یہ ہاتھ

سپاہی ملک شرف دیں کے جو تھے
مکاں پر میاںؒ انکو ٹھیرادئے

وہ تھے تیر انداز سب خوش خصال
گئے پاسبانی بوجہ کمال

یہ فرزندِ اکبر کو فرمائے شاہؑ
کہ چل میرے ہمراہ اے نورِ نگاہ

کسی نے اس اثناء میں شہؑ سے کہا
مناسب ہے اس وقت اے مقتدا

جلال جواں سال کو روک دیں
کہ آئیں نہ اس روز کی جنگ میں

میاںؑ نے کہا یہ نہ ہوگا کبھی
جدا مجھ سے ہوگا نہ یہ اس گھڑی

یہ فرزندِ جانی ہے نذرِ خدا
کروں نام مہدیؑ پہ اسکو فدا

یہ ہدیہ ہے میرا جو حق کے حضور
قبول اسکو فرمائے گا حق ضرور

اسے نام مہدیؑ پہ قرباں کروں
وہیں ساتھ اس کے سر اپنا بھی دوں

کہے پھر پسر سے وہیں راہبر
بڑھا اپنے گھوڑے کو اے خوش سیر

چکھا ظالموں کو مزہ ظلم کا
جہنم کا دکھلا انھیں راستہ

پدر کے قدم چوم کر تب پسر
عدو پر گرا تیغ کو کھینچ کر

جو تیغ جلالی اٹھی اوج پر
بپا ایک طوفاں ہوا فوج پر

ہوا جس طرف حملۂ حیدری
صدا اُس طرف الاماں کی اٹھی

تھے رستم جواں سال سید جلال
مقابل جو آیا ہوا پائمال

اسی معرکے میں بڑھے شاہ دیںؑ
لگے دشمناں تھرتھرانے وہیں

میاںؑ کے تھے ہمراہ جو جاں نثار
لگاتار اعدا پہ کرتے تھے وار

ہوئے حملہ آور جدھر راہبر
پڑے ڈھیر پر ڈھیر مردے ادھر

تھے حماد و خانجی جہاں صف شکن
گئے چوکڑی بھول سب بد چلن

تھا اوسان خطا کر کے عنبلؔ کھڑا
نگاہوں میں نقشہ تھا پھر موت کا

سلیمانی کا تھا یہ جملہ بیاں
روایت ہے اک حاشیہ کی یہاں

تھا جب گرم ہنگامۂ کارزار
تھے معروفِ پیکار مردانِ کار

میاںؑ نے کہا اک جگہ ناگہاں
کہو میرا نورِ نظر ہے کہاں

کسی نے وہیں آ کے دی یہ خبر
کہ جام شہادت پیے ہیں پسر

کیا شکر حق شاہِ دیں نے ادا
وہ الحمدللہ ہوا ہے قبول
سلیمانی ہیں ہے یہاں یہ بیاں
ہوئے جبکہ زخموں سے بالکل نڈھال
سر ان کا کٹے تن سے ظالم جدا
نظر دیر تک جب نہ آئے پسر
کسی نے کہا تب کہ اے شاہ دیں
میاںؓ نے کہا شکر پروردگار
کیا حق نے ہدیہ یہ میرا قبول
یہ پھیرے چھری ہیں جو معصوم پر
مرینگے یہ سب ایک کو ایک مار
غضبناک ہو کر بڑھے پھر جو شاہؓ
جو یوں بھاگتے آئے دشمن نظر
فتح آج بھی اپنی ہے لاکلام
ملک شرفِ دیں بھی ہیں امداد پر
یہ سنکر کہا شاہ گوہرؒ نے واں
میاںؓ کی نگاہوں پہ پٹی ہے اب
ہوں کتنے ہی دشمن جہنم رسید
میاںؓ کی نظر تھی ہماری سپر
نظر کا شہِ دینؓ کی آفتاب
ہماری شہادت ہے اب بالضرور
تھے مصروف پیکار سب مرد کار
مقابل جو ہوتا تھا کوئی لعیں

کہا پھر کہ ہدیہ یہ میرا جو تھا
یہ فرمائے اس وقت ابن بتولؓ
پسر شاہ دینؓ کے وہ عالی مکاں
تو گھیرے انھیں ظالماں بدسگال
ہوئے نامِ مہدیؑ پہ وہ یوں فدا
تو دریافت فرمائے تب راہبر
وہ جام شہادت پیئے نازنیں
ہوئی نذر میری قبول آشکار
گیا باغ جنت میں جنت کا پھول
پھرے گی وہی انکے حلقوم پر
نصیب انکو ہوگا نہ چین و قرار
تو پسپا ہوئے سینکڑوں روسیاہ
کہا بعض یاروں نے یہ دیکھکر
تہ تیغ ہونگے یہ اعدا تمام
پھریں آج بھی ہم بفتح و ظفر
کہ رکھو نہ ہرگز تم ایسا گماں
شہادت کا ہوگا یہ جانو سبب
ہے منظورِ رب ہم بھی ہوں اب شہید
نہ تھا وار دشمن کا جو کارگر
ہے قدرت کے ہاتھوں جو زیر حجاب
قُتِلوا کے وعدہ کا ہے اب ظہور
میاںؓ کے تھے اطراف پروانہ وار
تو کٹ کر وہ گرتا تھا ظالم وہیں

مقابل سے لڑنے کی پائی نہ تاب — لیئے سبکو نرغے میں خانہ خراب
محاصرہ شیروں کا آساں نہ تھا — ہزاروں کٹے روسیاہ اس دفعہ
میاں کے جو اطراف تھے نامور — ہوئے جب شہیدان میں سے بیشتر
میاںؓ پر بھی تب حملہ آور ہوئے — پس پشت سے ظالماں آ گئے
کئے وار پر وار سب ظالماں — تو جام شہادت پیئے تب میاںؓ
تھے ہمراہیوں میں بس اب شاہ کے — عطنؒ اور خانجی دو باقی رہے
یہ حملہ پہ حملہ جو کرتے ہوئے — کئے میمنہ میسرہ ایک سے
تھے میداں پہ چھائے ہوئے مرد کار — رکھے کاٹ اعداء کے تئیں بے شمار
میاںؓ کی شہادت جو واقع ہوئی — ہوئی انکو اس بات سے آگہی
تو دوڑے یہ دونو میاںؓ کے قریب — نظر انکو آیا یہ منظر عجیب
کہ جس جائے لیٹے تھے شاہ زماںؓ — وہیں سارے ساتھی تھے پروانہ ساں
شہِ دیںؓ کے قدموں پہ رکھ رکھ کے سر — دیئے جاں تھے طالباں بیشتر
بہت قابلِ رشک تھا یہ سماں — اُسے دیکھکر بولے یہ غازیاں
میانجی نہیں درد فرقت کی تاب — بُلا لو ہمیں بھی میاں اب شتاب
یہ کہتے ہوئے وہ جو ٹھیرے تھے واں — انھیں دیکھ کہنے لگے ظالماں
کریں انکو زندہ گرفتار اب — اسی پر کریں ختم پیکار اب
یہ سُنکر وہ دونو دیئے یوں جواب — گرفتار ہمکو کریں تم شتاب
کریں جلد پورا یہ تم اشتیاق — وگرنہ پڑے جوروؤں پر طلاق
مقابل ہمارے تم آؤ ادھر — جو رکھتے ہو کچھ مردمی کا اثر
یہ کہکر وہ پھر ظالموں پر گرے — پرخچے اڑائے کئی ایک کے
یہ کرتے ہوئے اکے دو دو کے چار — تھے میدان میں دو کے دو استوار
تھے حیران اعداء انھیں دیکھکر — شجاعت پر انکی یہ کر کے نظر
گرے غول بن کر جب ان پر پلید — ہوئے شیر دونو یہ زخمی شدید

رہا جب نہ حملہ کا تاب و تواں
پھرے اس طرف جس طرف تھے میاںؓ

شہِ دینؑ کے قدموں پہ جاکر گرے
وہیں جان حق کے حوالے کئے

یہ سب جاں نثارانِ حضرت امامؑ
میاںؓ کو ملاکر تھے چوپن تمام

جو ہے انکے اسماء کی تفصیل سب
سلیمانی سے اسکو لکھتا ہوں اب

میاں شاہ[1] خوندمیر و سید[2] عطن
جلال[3] جواں سال سیمیں بدن

بھئے سید[4] خانجی پہلوانِ دیں
اور حماد[5] دلدار روشن جبیں

سماعیل[6] حماد کے تھے پسر
میاںؓ کے تھے داماد روشن گہر

ملک[7] جی جو پہری بھی مشہور تھے
تھے داماد وہ بھی میاںؓ کے بڑے

ملک اک تھے یعقوب[8] ابن حسن
تھے گوہر شہ[9] فولادی اک تہمتن

ملک شرف[10] دیں جو ہوئے جاں نثار
ملے دوسری جنگ میں نامدار

ملک[11] جی بیانی میاںؓ کے خسر
براہیم[12] خاں ایک تھے نامور

میاں میرانجیو[13] ابن بخن بھی تھے
میاں تھے جلال[14] ایک واپیچ کے

سماعیل[15] واسیجی تھے اک جواں
شہاب[16] ایک تھے دین کے پہلواں

تھے رحمت[17] بن دولت بھی اک پارسا
میاں بخن[18] تھے ساکن سارسا

برادر اک اور انکے محمود[19] تھے
تھے سلطان[20] شہ ایک جالور کے

میاں یوسف[21] لنگاہ ناجی تھے ایک
میاں یوسف[22] تھے ابن احمد بھی نیک

برادر اک احمد کے قاسم[23] بھی تھے
تھے احمد معین الدین[24] اک دوسرے

نظام الدین[25] تھے ایک نیکو سیر
تھے فیروز شہ[26] حمزہ اک نامور

میاں عمر[27] افراد تھے نیک حال
میاں تاجن[28] افراد تھے باکمال

میاں حاجی[29] طاہر تھے اک نیکنام
میاں تھے کبیر[30] ایک عالی مقام

میاں شیخ جیو[31] اک تھے کھنبات کے
میاں عبداللہ[32] سندھ کے ایک تھے

میاں خاں[33] پہ تھے اک خانِ عالی مکاں
جلال[34] ابن شمس اک تھے روشن رواں

تھے شیخ محمد[35] بھی اک نیکنام
تھے بٹنی[36] جواں ایک سدھوا نام

پٹن کے معلم علی[۳۷] ایک تھے ۔۔۔ میاں ایک قاسم[۳۸] تھے سرکھیج کے
میاں احمد شہ[۳۹] اک تھے سرکھیج وال ۔۔۔ برادر تھے مشہور سدی[۴۰] بلال
تھے اک سدی یعقوب[۴۱] نیکو سیر ۔۔۔ میاں عالم[۴۲] اک اور تھے نامور
تھے حاجی محمد[۴۳] خراسان کے ۔۔۔ ابوالخیر[۴۴] تھے ایک ملتان کے
میاں مجھن پٹنی[۴۵] تھے اک مرد کار ۔۔۔ جلال[۴۶] ابن مجھن بھی تھے ذی وقار
تھے اسحٰق[۴۷] بھوج ایک نیکو صفات ۔۔۔ میاں زین دیں[۴۸] ایک تھے نیکذات
علاء الدین[۴۹] ابن میاں خاں تھے ایک ۔۔۔ میاں پیر بخشو[۵۰] بھی تھے مرد نیک
نظام[۵۱] محمد تھے اک نامور ۔۔۔ میاں میراں[۵۲] پٹنی بھی تھے خوش سیر
براہیم[۵۳] خاں پہلواں دین کے ۔۔۔ میاں خاں کمند گر کے داماد تھے
میاں پیرجی[۵۴] بُرجہ تھے شیر دیں ۔۔۔ یہ تعدادِ شہداء ہے روشن تریں
ہوئے اس طرح جملہ چوبن شہید ۔۔۔ شمار ان میں چار اور پائے رشید
الہداد ایک اور میاں چاند دو ۔۔۔ ملک راجہ تھے تیسرے جان لو
تھے چوتھے کوئی اور عالی مقام ۔۔۔ پیئے بعد چند دن شہادت کا جام
یہ چار اور دو روز اوّل کے تھے ۔۔۔ جو گنج شہیداں میں شامل ہوئے
ہوئے اس طرح جملہ سوتن نثار ۔۔۔ بنام امام زماں آشکار

(خاتمہ ذکر شہادت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

میاں چاند تھے اک مجاہد جلیل ۔۔۔ تھے بروقت جنگ وہ نہایت علیل
میاںؓ کی زبانی مبشر وہ تھے ۔۔۔ بشارت شہادت کی تھے پا چکے
ہوئے جب صحت یاب وہ نیکذات ۔۔۔ میاں کی انھیں یاد آئی وہ بات
کہ ظالم فسادی ہے سید کبیر ۔۔۔ وہ ہے واجب القتل بیشک شریر
پس از بندہ زندہ نہ چھوڑو اسے ۔۔۔ کرو قتل اسکو جہاں بھی ملے
میاںؓ کا وہ یہ قول پورا کئے ۔۔۔ وہیں خود بھی جام شہادت پیئے

ملک راجہ تھے اک جواں مرد کار — وساڑہ کے موضع کے جاگیردار
میاںؒ سے وہ بروقت جنگ آملے — وہ تیار تھے جنگ کے واسطے
اس اثنار میں آئی خبر ناگہاں — وساڑہ پہ چڑھ آئے ہیں کافراں
میاںؒ نے یہ سنکر انھیں دی رضا — کہ جانا تمہارا وہاں ہے بھلا
تم اور سب برادر تمہارے وہاں — کریں جنگ بازمرۂ مشرکاں
نہ دو پشت دشمن کو تم زینہار — شہیدوں میں یاں پاؤ گے تم شمار
میاںؒ کی شہادت یہاں جب ہوئی — شہادت وہاں انکے تئیں بھی ملی
برادر دو رنگریز ہوئے تھے شہید — میاں کے مبشر تھے ہردو رشید
میاںؒ کا یہ تھا انکے حق میں کلام — یہ دونو مری فوج کے ہیں امام
بلند کرکے تصدیق کا وہ علم — رکھے معرکے میں جو پہلے قدم
ہوئے یوں امامت سے وہ سرفراز — ہو جس طور کوئی امام نماز
ہیں سالار بدر ولایت میاںؒ — اٹھائے جو یہ خاص بار گراں
میاںؒ اور میاںؒ کے جو تھے ہمرہی — انہی کے لئے جنگ یہ خاص تھی
بالاجماع ہوتا جو یہ کارزار — تو شرکت کے ہوتے سبھی ذمہ دار
تھا منظور رب جو ہوا اختلاف — مہاجر اکابر گئے تھے خلاف
تھے صدہا مہاجر ہزاروں فقیر — خواص وعوام و کبیر و صغیر
مگر اپنی اپنی جگہ سب رہے — میاںؒ اور ساتھی میاںؒ کے لڑے
ہوا جب سرانجام امر قتال — ہوا منکشف سب پہ تب اصل حال
رجوع اور افسوس سب نے کیا — ہے مرقوم آگے یہ سب ماجرا
شہیدان بدر ولایت تمام — تھے آسودہ جس جائے عالی مقام
میاںؒ کے تھے قدموں سے لپٹے ہوئے — پہنچکر جو قدموں پہ تھے جاں دیئے
تھے دشمن انھیں دیکھکر شادکام — ملاعین گھیرے کھڑے تھے تمام
شجاعت کا کرتے تھے اپنی بیاں — بہت کر رہے تھے چنیں و چناں

تھا بزم شیاطیں میں بحد سرور
تھا عینک اضل ان کا صدر الصدور

تھا اک اس کا پالا ہوا بدچلن
بہت شوخ و نازاں و نازک بدن

وہ شہداء کی لاشوں کے آکر قریب
اشارہ کیا پاؤں سے بدنصیب

میاںؒ کے قریب آیا جب وہ لعیں
پڑی غیب کی مار اس پر وہیں

تھے حماد یا کوئی دیگر شہید
کیے اس کو فوراً جہنم رسید

کرامت شہیدوں کی دیکھی یہ جب
ہوئے غرق حیرت شیاطین سب

کئے سات سر تھے تنوں سے جدا
چپانیر لے جانے کو اشقیار

میاںؒ اور میاںؒ کے برادر پسر
تھے خانجی اور حماد سب نامور

ملک شرف دیں اور میاں کے خسر
سر ان سب کے ظالم لئے کاٹ کر

تھے بدبخت بعضے یہ باندھے خیال
ہوں تاراج شہداء کے اہل و عیال

مگر دوسرے انکے ساتھی جو تھے
نہ آمادہ اس فعل پر وہ ہوئے

یزیدی رہے بازیوں جو تمام
ہوا قدرت حق سے یہ انتظام

شہیدوں کے سر ٹوکرے میں رکھے
چپانیر کو ظالماں لے چلے

کئے واں سے چلکر پٹن میں مقام
رکھے ٹوکرے کو کہیں بدلگام

وہاں واقعہ ایک آیا نظر
تھے حیران ظالم جسے دیکھکر

ہوا اس جگہ جبکہ وقت نماز
وہاں آشکارا ہوا ایک راز

کہ سر ٹوکرے سے نکل کر تمام
صف آرا ہوئے اور میاں تھے امام

سروں نے نماز اس طرح کی ادا
جو دیکھے سو حیرت میں تھے مبتلا

بہت سے مخالف مصدق ہوئے
سروں کا یہی واقعہ دیکھ کے

کہا یہ انہوں نے وہیں صاف طور
یہ برحق تھے ان پر ہوا ظلم و جور

سلیمانی میں یہ جو مذکور ہے
یہی حاشیہ میں بھی مسطور ہے

سلیمانی میں یہ بھی ہے تذکرہ
کہ بزم شیاطیں میں یہ طے ہوا

چپانیر کو ہے بہت فاصلہ
کرو پوست کو ہڈیوں سے جدا

اٹھا ایک برچھی بیدیں وہیں　　جدا پوست کرنے لگا وہ لعیں

اس اثنار میں عینل کے ساتھی جو تھے　　ملک شرفِ دیں کی ملاقات کے

لئے شرفِ دیں اور خانجی کے سر　　بتدبیر احسن بزور و اثر

لے آئے وہ سُدراسن اُن دو کو جب　　دھڑوں سے ملا کر کئے دفن تب

جہاں باڑیوالوں کا ہے مقبرہ　　وہیں شرفِ دیں دفن ہیں ایک جا

ٹِٹّن میں ہوئے دفن سرپانچ جو　　سدراسن میں دھڑ اُنکے ہیں جان لو

چپانیر کو پوست تھے جو گئے　　اسی جائے پر دفن وہ ہو گئے

جو فرمانِ مہدیؑ تھا پورا ہوا　　"سروتن جدا پوست ہووے جدا"

گئے جب کہ میداں سے سب بدگہر　　الہدادؒ پہنچے وہاں زود تر

تھا زخموں سے گرچہ بدن چور چور　　بنائے شہیدوں کے جاکر قبور

تھے چالیس پر سات سالم جو تن　　کئے ایک ہی قبر میں سبکو دفن

تھے اجسام بے سر جو عالی حسب　　علیحدہ علیحدہ کئے دفن تب

کئے عمر زخموں میں اپنی تمام　　پئے خود بھی آخر شہادت کا جام

ہوئے بدریوں میں جو آخر شہید　　وہ ہیں شہ الہدادؒ پیر رشید

تھے وہ شاہ دیں افضل التابعین　　میاںؓ کے ہوئے خاص جو جانشیں

میاںؓ سے صحابہؓ کو تھا جو خلافت　　رجوع اس سے سب نے کیا جبکہ صاف

الہداد ہی سے کہا سب نے حال　　کئے سخت اظہارِ رنج و ملال

دلاورؓ ولغمتؓ و شاہ نظامؓ　　اکابر رہے خوش ملکؒ سے تمام

وہ ان سب صحابہؓ سے تھے فیضیاب　　خلیفہ گروہ کے ہیں عالیجناب

تھا نوسو چوالیس ہجرت کا سال　　کہ شاہ الہداد پائے وصال

تھی تاریخ رمضان کی چودھویں　　ہوئے راہیِ خلد وہ شاہ دیں

رجوع صحابہؓ کا ہے جو بیاں　　ہے انصافنامہ میں پورا عیاں

میاںؓ کی شہادت کا یہ واقعہ　　ہے مہدی موعودؑ کا معجزہ

ہے دنیائے دوں دار ناپائدار — ہوئے دشمناں سخت برباد وخوار
مظفر ہوا کس طرح سے تباہ — ہیں اوراق تاریخ اسکے گواہ
ملے خاک میں جلد ظالم تمام — ہے شہداء کو حاصل حیاتِ دوام
جو تھا قَاتَلُوا اور قُتِلُوا کا بار — پئے ذاتِ موعودؑ پروردگار
اٹھائے ہیں اس بار کے تئیں میاںؒ — میاںؒ اور میاںؒ کے سبھی تابعاں
میاںؒ کے جو ہمراہ اٹھائے ہیں بار — ہیں اس بار سے وہ ہوئے بہرہ دار
ہوا بہرۂ عام شہداء کا دن — بفضلِ خدا ختم املاء کا دن
ہے تحریر رشدیؔ سعادت قریں — کہ شوال کی آج ہے گیارھویں
جمعہ کو میاںؒ کی شہادت ہوئی — جمعہ کو یہ پوری عبارت ہوئی
تیرہ سو چہتر ہے ہجرت کا سال — کہ انجام پایا یہ ذکر قتال

بتائید ایزد بارشاد پیر
ہوا یہ رقم نامۂ دلپذیر

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدیؔ مہدوی غلام حضرت پیرومرشد مولانا میانسید دلاور مدظلہ العالی
ابن مرشدنا و مولانا میانسید ابراہیم عرف مبارک حضرت مولوی منور میانصاحبؒ بنبیرۂ
حضرت میانسید یعقوب توکلی قدس سرہٗ العزیز

(کتبۂ احقر سید محمد خوندمیری)
(عوامی پریس چنچلگوڑہ)

(قطعۂ تاریخی مشتمل بر سالِ تصنیف)

ہیں گروہِ مبارک کے جو نقلیات — انتخاب ان کا جب یہ مکمل ہوا
کہا ہاتف نے رشدی سے کہدیے یہی — بوستانِ ولایت بنا دلکشا

۱۳۷۴ھ

(قطعۂ تاریخی مشتمل بر سالِ طباعت کتابِ ہذا از مصنف)

حبذا احوالِ شاہ خوندمیرؒ — گنج اسرارِ ہدایت طبع شد
از مہرِ اخلاص رشدی گفت سال — ذکرِ صدیق ولایت طبع شد

۱۹۵۶ + ۱ — ۱۹۵۷ء